بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم
مکشوفاتِ
منازلِ احسانؑ
المعروف بہ
مقالاتِ حکمت
دارالاحسان
احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

[illegible]

تاریخ ـــــ ۲۲۔ رمضانُ المبارک، چہارشنبہ ۱۴۰۲ھ

جلد چہارم

طبع : ـــــــــ اوّل
مطبع : ـــــــــ نشار آرٹ پریس لمیٹڈ۔ لاہور
طابع : ـــــــــ دارالاحسان، فیصل آباد

مقامِ اشاعت

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین
دارالاحسان ۵ فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

زمین و آسمان (کے خزانوں) کی کنجیاں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور پاک ہے اللہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ

اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے کوئی معبود نہیں

اِلَّا ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ

مگر اللہ وہ اوّل ہے اور وہ آخر ہے اور وہ ظاہر ہے اور وہ پوشیدہ ہے

یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہٖ

وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ (ہمیشہ) زندہ ہے اسے (کبھی) موت نہیں۔ اس کے ہاتھ میں

الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ مِائَۃَ مَرَّۃً

بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۰۰ بار)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت اللہ کے اس فرمان "آسمان وزمین کی کنجیوں" کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے فرمایا کہ اے عثمانؓ! تو نے مجھ سے ایک ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی آسمان اور زمین کی کنجیاں یہ (کلمات) ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ . . . . . . الخ

اے عثمانؓ! جس نے اس وظیفہ کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا اس کو اس کے بدلے میں دس نوازشیں حاصل ہوں گی۔

پہلی۔ اس کے اگلے گناہ معاف کیے جائیں گے۔

دوسری۔ اس کو آگ سے نجات لکھ دی جائے گی۔

تیسری۔ اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو رات دن اس کی آفتوں سے، بیماریوں سے حفاظت کرتے ہیں۔

چوتھی۔ اس کو خزانہ ثواب کا دیا جاتا ہے۔

پانچویں۔ اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔

چھٹی۔ اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے قرآن کریم، توراۃ، انجیل اور زبور پڑھ لیں۔

ساتویں۔ اس کے واسطے بہشت میں گھر بنے گا۔

آٹھویں۔ اس کا حور العین سے نکاح کر دیا جائے گا۔

نویں ۔ اس کے سر پر عزت کا تاج پہنایا جائے گا ۔

دسویں ۔ اس کے گھر کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اے عثمانؓ! اگر تو طاقت رکھے تو کسی دن بھی یہ وظیفہ تجھ سے فوت نہ ہو ۔ تو کامیاب ہونے والوں میں سے کامیاب ہوگا اور اگلوں پچھلوں میں سے بڑھ جائے گا ۔

اسے ابن مردویہ، ابویعلیٰ، ابن ابی عاصم، ابوالحسن قطان نے طوالات میں، یوسف قاضی نے اپنی سنن میں، ابن ابی حاتم ابن سُنّی اور بیہقیؒ نے اسماء اور صفات میں روایت کیا ہے ۔
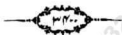
۳۴۰۰

یہ دریا تیرے لیے ، پہاڑ تیرے لیے ، ہوائیں تیرے لیے ، فضائیں تیرے لیے نباتات تیرے لیے ، معدنیات تیرے لیے ، پھل تیرے لیے ، پھول تیرے لیے فتح تیرے لیے ، نصرت تیرے لیے ، سطوت تیرے لیے ، تمکنت تیرے لیے حکمت تیرے لیے ، حکومت تیرے لیے ، مہر تیرے لیے ، مہ تیرے لیے جمال تیرے لیے ، جاہ تیرے لیے ، فرش تیرے لیے ، عرش تیرے لیے حوریں تیرے لیے ، غلمان تیرے لیے ، مصطفائی تیرے لیے ، مجتبائی تیرے لیے اور ساری خدائی تیرے لیے ۔

تُو نہ لے تو تُو ہی بتا کوئی کیا کرے ۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۱

تیرا دَر اکرم الاکرمین کا دَر، اور تُو منگتوں کا منگتا ؟ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۲

یہی حاجت اگر قاضی الحاجات کے حضور پیش کی جاتی ، بلا مشروط برآتی ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۳

یہ دریا تیرے لیے، پہاڑ تیرے لیے، ہوائیں تیرے لیے، فضائیں تیرے لیے، نباتات تیرے لیے، معدنیات تیرے لیے، پھل تیرے لیے، پھول تیرے لیے، فتح تیرے لیے، نصرت تیرے لیے، سطوت تیرے لیے، تمکنت تیرے لیے، حکمت تیرے لیے، حکومت تیرے لیے، مہر تیرے لیے، مہہ تیرے لیے، جمال تیرے لیے، جلال تیرے لیے، فرش تیرے لیے، عرش تیرے لیے، حوریں تیرے لیے، غلمان تیرے لیے، مصطفائی تیرے لیے، مجتبائی تیرے لیے، عجائب تیرے لیے، غرائب تیرے لیے اور ساری کی ساری خدائی تیرے لیے ہے ۔

تو نہ لے، تو تو ہی بتا کوئی کیا کرے ۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ :

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۴

تیرا در اکرم الاکرمین کا در، تیرا داتا بادشاہوں کا بادشاہ، اور تونگتوں کا منگتا ہ ڈوب مرتے کا مقام ہے۔

اپنی حاجت، ہر حاجت اپنے قاضی الحاجات سے مانگ۔ دیا جائے گا، کبھی خالی نہ لوٹے گا۔ اللہ رب العلمین، بادشاہوں کے بادشاہ خود فرماتے ہیں:

مجھ سے مانگ میں دوں گا، یقیناً اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

○

اللہ تبارک و تعالیٰ کا آسمانِ دنیا کیطرف نزول فرمانا

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن شهاب عن ابی عبد الله الاغر و عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الی السماء الدنيا حتى يبقى ثلث الليل الاخر فيقول من يدعونی فاستجيب له و من يسالنی فاعطيه و من يستغفرنی فاغفرله

حضرت یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ۔ شہاب، ابو عبداللہ اغرہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے آخر تہائی رات میں ہر رات آسمانِ دُنیا پر اُترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے میں اس کی دُعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں، کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸)

حدثنا قتیبة بن سعید قال
نا یعقوب وھو ابن عبد الرحمن القاری
عن سھیل عن ابیه عن ابی ھریرة
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ینزل الله تبارك و تعالی الی السماء
الدنیا کل لیلة حین یمضی ثلث
اللیل الاول فیقول انا الملك
انا الملك من ذا الذی یدعونی
فاستجیب له من ذا الذی یسالنی
فاعطیه من ذا الذی یستغفرنی
فاغفرله فلا یزال کذالك حتی
یضیئ الفجر -

حضرت قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن
قاری، سہیل، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو
اللہ تبارک وتعالیٰ نچلے آسمان پر ہر رات نازل ہو
کر فرماتے ہیں، میں ہی بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں
کون ہے جو مجھ سے دُعا مانگے اور میں اس کی دُعا
قبول کروں، ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ
میں اس کو عطا کروں، اور ہے کوئی مغفرت مانگنے
والا (اپنے گناہوں سے) کہ میں اس کی مغفرت کروں۔
صبح کے روشن ہونے تک اللہ سبحانہٗ یونہی فرماتے
رہتے ہیں۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفحہ ۲۵۸
جامع الترمذی الجلد الاول صفحہ ۵۹

○

حدثنا اسحق بن منصور
قال نا ابو المغیرة قال نا الاوزاعی
قال نا یحیی قال نا ابوسلمة بن عبد
الرحمن عن ابی ھریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا مضی

حضرت اسحاق بن منصور، ابومغیرہ، اوزاعیؒ
یحییٰ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے
اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے

شطر الليل او ثلثه ينزل الله تبارك وتعالى الى السماء الدنيا فيقول هل من سائل يعطى هل من داع يستجاب له هل من مستغفر يغفرله حتى ينفجر الصبح

آسمان کی طرف اور فرماتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے دوں، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کی جائے، ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ وہ بخشا جائے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

○

حدثنی حجاج بن الشاعر قال نا محاضر ابو المورع قال نا سعد بن سعید قال اخبرنی ابن مرجانة قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل الله تبارك وتعالى فى السماء الدنيا لشطر الليل و ثلث الليل الآخر فيقول من يدعونى فاستجيب له او يسألنى فاعطيه ثم يقول من يقرض غير عديم ولا ظلوم۔

حضرت حجاج بن شاعر، محاضر ابو المورع، سعد بن سعید، ابن مرجانہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان دنیا کی طرف آدھی رات کو یا پچھلی رات تہائی کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دُعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں پھر فرماتا ہے، کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا۔ نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

قال مسلم بن مرجانة هو سعيد بن عبد الله و مرجانة۔

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

○

حدثنا عثمان بن ابى شيبة قال نا جرير عن الاعمش عن ابى سفيان

حضرت عثمان بن ابو شیبہ، جریر، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے

عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقھا رجل مسلم یسأل اللہ خیرا من امر الدنیا و الاخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک علی کلّ لیلۃ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دنیا کی بھلائی کی دعا مانگے، تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفحہ ۲۵۸

حدثنا عثمان و ابوبکر ابنا ابی شیبۃ و اسحاق بن ابراھیم الحنظلی و اللفظ لابن شیبۃ قال اسحٰق انا و قال الاخران نا جریر عن منصور عن ابی اسحاق عن الأغر ابی مسلم یرویہ عن ابی سعید و ابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یمھل حتی اذا ذھب ثلث اللیل الاول نزل الی السماء الدنیا فیقول ھل من مستغفر ھل من تائب ھل من سائل، ھل من داعٍ حتی یتفجر الفجر۔

حضرت عثمان اور ابوبکر بن ابو شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابواسحاق، اغرابی مسلم، ابی سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو اترتا ہے آسمان دنیا پر اور فرماتا ہے، کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو توبہ کرے، کون ہے جو کچھ مانگے کون ہے جو دُعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے، یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفحہ ۲۵۸

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن مصعب عن الاوزاعی عن یحیی ابن ابی کثیر عن ھلال بن ابی میمونۃ

حضرت ابوبکر بن ابو شیبہ، محمد بن مصعب الاوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، ہلال بن ابو میمونہ، عطار بن یسار، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن عطاء بن یسار عن رفاعة الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یمهل حتی اذا ذهب من اللیل نصفه او ثلثاه قال یسألن عبادی غیری من یدعنی استجیب له من یسألنی اعطه من یستغفرنی اغفر له حتی یطلع الفجر۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نصف شب یا آخری تہائی حصہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر رونق افروز ہو کر ارشاد فرماتا رہتا ہے کہ میرے بندے میرے غیر سے نہ مانگیں۔ مجھ سے مانگیں میں ان کو عطا کروں گا۔ مجھ سے دُعا کریں میں قبول کروں گا۔ مجھ سے بخشش چاہیں میں بخش دوں گا حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔

سنن ابن ماجة صفحه ۹۷

○

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل ربنا تبارك و تعالیٰ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل فیقول الا عبد امن عبدی یدعونی فاستجیب له الا ظالم لنفسه یدعونی فاغفرله الا مقتر رزقه الا مظلوم یدعونی فانصره الا عان فافك عنه فیكون كذلك حتی یصبح الصبح ثم یعلو جل و عز علی كرسیه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیسرا حصہ رات رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر آجاتا ہے اللہ فرماتا ہے کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا گناہ معاف کروں۔ کوئی رزق کا بھوکا ہے میں اس کو روزی دوں۔ کوئی مظلوم ہے جب مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں کوئی مجرم ہو تو میں اس کی گردن آزاد کروں۔ یہ آواز طلوع فجر تک رہتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کرسی پر بلند ہو جاتا ہے۔

رواه الطبرانی فی الكبیر و

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت

الاوسط بنحوه و قال فيه الا مظلوم يذكرني فانصره الاعان يدعوني فاعينه قال فيكون كذلك حتى يضئ الصبح و يحيى بن اسحاق لم يسمع من عبادة ولم يرو عنه غير موسى بن عقبه و بقية رجال الكبير رجال الصحيح -

کیا ہے اور اوسط میں یہ بھی ہے کہ کوئی مظلوم ہے جب مجھے یاد کرے میں اس کی امداد فرما دوں ، کوئی امداد طلب کرنے والا ہے جب مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں ۔ اسی طرح آواز آتی رہتی ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۴

عن عثمان بن ابى العاص الثقفى عن النبى صلى الله عليه و سلم قال تفتح ابواب السماء نصف الليل فينادى مناد هل من داع فيستجاب له هل من سائل فيعطى هل من مكروب فيفرج عنه فلا يبقى مسلم يدعو بدعوة الا استجاب الله له الا زانية تسعى بفرجها او عشارًا -

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔ آواز دینے والا ندا کرتا ہے ، ہے کوئی پکارنے والا کہ اس کی دعا منظور کی جائے ، ہے کوئی سوالی کہ اس کو دیا جائے ، ہے کوئی مصیبت زدہ اس کی تکلیف دور ہو جو مسلمان دعا کرتا ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے مگر زانیہ عورت جو اپنی شرم گاہ کو فروخت کرتی ہے یا چونگی اور ٹیکس لینے والا ۔ (جبرًا ناروا)

رواه الطبرانى و رجاله رجال الصحيح -

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی صحیح ہیں

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۳

عن عطاء بن يسار قال
حدثني رفاعة بن عرابة
الجهني قال صدرنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم من مكة
فجعلوا يستاذنون النبي صلى
الله عليه وسلم فجعل يستاذن
لهم فقال النبي صلى الله عليه
وسلم ما بال شق الشجرة الذي
على رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابغض عليكم من الشق الاخر، فلا
يرى من القوم الا باكيا قال يقول
ابوبكر الصديق ان الذي يستأذن
بعد هذا في نفسه لسفيه فقام النبي
صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى
عليه وكان اذا حلف قال والذي
نفسي بيده اشهد عند الله ما منكم احد
يومن بالله واليوم الاخر ثم يسدد الا سلك
به في الجنة ولقد وعدني ربي عزو
جل ان يدخل من امتي الجنة سبعين
الفا بغير حساب ولا عذاب واني

حضرت عطاء بن یسارؒ حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنیؓ سے
حدیث بیان کرتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیساتھ مکہ مکرمہ سے حجۃ الوداع کے دن واپس لوٹے تو لوگ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہونے کی اجازت
طلب کرنے لگے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
اجازت دیتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کے
نزدیک درخت کی وہ ٹہنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قریب ہے ناپسند ہے اس حصے کی نسبت جو دور کی طرف ہے (کیا تمہیں
اجازت لیکر مجھ سے دور جانا میرے قرب کی نسبت زیادہ پسند ہے)
راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پھر کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو
روتا نہ ہو پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا
اب جو شخص اپنے جی میں اجازت لینے کی خواہش کریگا وہ بڑا بیوقوف
ہوگا پھر آپ کھڑے ہوکر خطبہ دیا اللہ کی تعریف و ثنا بیان کی اور آپ کی
عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ قسم کھاتے تو فرماتے قسم ہے اس ذات کی
جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس شخص کی اللہ کے ہاں گواہی دونگا جو شخص
تم میں سے اللہ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن کو دل سے
مانے۔ پھر اسلام پر سیدھا سادا چلتا رہے اللہ تعالیٰ
اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا۔ اللہ
نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں
سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت

اجوان تدخلوها حتی تبوؤا و	میں داخل فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ تم جنت میں
من صلح من ازواجکم و ذریاتکم	مع اپنی بیویوں اور اولاد کے داخل ہو گے۔جب
تبوئکم فی الجنة ثم اذا مضی شطر	رات کا آدھا حصہ یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے،
اللیل او قال ثلثاه ینزل الله الی	اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے، پھر فرماتا
سماء الدنیا ثم یقول لا اسأل من	ہے، میرے بندے میرے سوا کسی سے نہیں
عبادی غیری من ذا الذی یسألنی	مانگتے۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو
فاعطیه من ذا الذی یدعونی فاجیبه	دوں۔ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار
من ذا الذی یستغفرنی فاغفرله؛	کو قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے معافی مانگے،
حتی ینفجر الصبح۔	میں اس کو معاف کروں حتیٰ کہ پو پھٹ جاتی ہے۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عز وجل لابن خزیمۃ صفحہ ۸۸،۸۸

○

حدثنا محمد بن یحیی قال ثنا	حضرت محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن ہارون بُردیؒ
موسی بن هارون البردی قال ثنا	ہشام بن یوسف، معمر، سہیل ؒ، ابو صالح، حضرت
هشام بن یوسف عن معمر عن سهیل	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
ابن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ینزل	تعالیٰ ہر رات جب تیسرا حصہ رات کا گزر جاتا ہے
الله تبارك و تعالی کل لیلة اذا مضی ثلث	نزول فرماتا ہے۔فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں، میں
اللیل الاول یقول انا الملك انا الملك	بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں
من ذا الذی یسألنی فاعطیه؛ من ذا الذی	اس کو دوں۔ کوئی ہے جو مجھے پکارے میں اس کی
یدعونی فاستجیب له؛ من ذا الذی یستغفرنی	پکار قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے،

فاغفرله ؛ فلا یزال کذالك الی الفجر ۔ میں اس کو بخش دوں ۔ فجر تک یہی فرماتے رہتے ہیں ۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عزوجل لابن خزیمۃ صفحہ ۸۶

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۵

میری بیٹی ! تیری یہ شلوار سکرٹ کو مات کر رہی ہے ۔ نامعلوم تو اسے پہنتی جھجکتی کیوں نہیں ، سارا جسم نظر آتا ہے ، دُور سے آتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۶

وہ دیکھ ، بی بی پٹھانی دس گز موٹے کپڑے کی شلوار پہنے کس تمکنت سے اکیلی اپنے ڈیرے پہ بیٹھی رہی ہے کسی سے کوئی خوف نہیں کھاتی ، اور تم ــــــ اللہ اکبر !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۷

باپ کیوں نہیں روکتا ؟
باپ اتنے جوگا ہے ہی نہیں ، بے چارے کی مجال ہی کیا جو اُف تک کرے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۸

البتہ داد ضرور دیتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۰۹

تیرے ایک وقت کے کھانے پہ ایک گھنٹہ لگتا ہے، جب کہ یہ دس منٹ کا کام ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۱۰

جس بات پہ تم شرماتے ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فخر کرتے تھے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۱۱

کسی خصلت کو اپنا، فصاحت کوئی چیز نہیں۔ کوئی رنگ نہیں چڑھاتی، کوئی گل نہیں کھلاتی اور نہ ہی کوئی پھل لاتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۱۲

میں نے تجھ کو دیکھ لیا تو نے مجھ کو۔ کیا یہ کافی نہیں؟ جو دیکھ کر مطمئن نہیں ہوتا، کسی اور طرح کبھی

نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۱۳

ذکرِ دوام منزل کا عمود اور صلوٰۃ الوسطیٰ کی تین معروف تشریحات میں سے ایک ہے ذکرِ دوام قائم کر۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۱۴

ذکرِ دوام منزل کا جزوِ اعظم، دیگر اذکار معاونین ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۱۵

ذکرِ دوام وضو، تعیینِ وقت و تعداد کا پابند نہیں، ہر حال میں ہر وقت جاری رہتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۱۶

ذکرِ دوام ہی اے جانِ من تیرا اسمِ اعظم و مونس ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٤١٧

خرافات وواہیات سے اجتناب کر، کلیتاً اجتناب، ذکرِ دوام کی برکات کا نزول ہو۔
مَاشَاءَ اللہ ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٤١٨

ذکرِ دوام اقلیمِ قلبوت میں سلطان الاذکار اور رفیق الاعلیٰ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٤١٩

ذکرِ دوام ایک بار قائم ہو کر پھر کبھی باطل نہیں ہوتا۔ مدِمقابل کو باطل کر دیتا ہے۔ مَاشَاءَ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٤٢٠

ذکرِ دوام ماسوا سے مطمئن کر دیتا ہے، کر کے دیکھ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٤٢١

ذکرِ دوام کی برکات حیات و ممات کی قید سے بالاتر ہیں۔ ذکرِ دوام سے ترکِ تام، اور

ترکِ تام بلوغ الی المرام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۲

ذکرِ دوام:

مژدۂ حیاتِ دوام۔ ذکرِ دوام سے ذاکر کی قبر زندہ اور فیض بار رہتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۳

ذکرِ دوام۔ تاریخ کا ایک باب، اور اللہ اسے ہمیشہ اپنے مقبول بندوں کی زبانوں پہ جاری رکھتے ہیں۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۴

ذکرِ دوام کی قطاریں جب فرش تا عرش استوار ہو جاتی ہیں، رنگ بندھ جاتا ہے، دنگ کر دیتی ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۵

ذکرِ دوام جب قائم ہو جاتا ہے، خیالات کو پاک کر دیتا ہے۔ خیالات جب پاک ہو جاتے

ہیں، متحد ہوجاتے ہیں، یکسو ہوجاتے ہیں، اور ایک مرکز پر مرکوز ہوکر بلند ہوجاتے ہیں۔

اے ہمنشیں!

فاعلم : اچھی طرح سے ذہن نشین کرے۔ خیالات کی بلندی انسانی معراج کا ابتدائی زینہ ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۲۶

ذکرِ دوام جب جسم الوجود میں گھر کرلیتا ہے، کسی ہم و غم، یاس و حزن کو قریب پھٹکنے نہیں دیتا۔ اے ہمنشیں یہ چاروں چیزیں ابلیس ملعون کے مہلک ہتھیار ہیں۔

ذکرِ دوام ذاکر کی راہنمائی کا ضامن ہے۔ بات بات پر اور قدم قدم پر رہنمائی کرتا ہے یہ کام ایسے کر، یہ مت کر، کبھی مت کر، طریق بتاتا ہے، ڈھنگ بتاتا ہے، خطرے سے آگاہ کرتا ہے اور بچاتا ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۲۷

ذکرِ دوام تیرے میرے بس کی بات نہیں، عنایت الٰہی پر موقوف ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۲۸

اسم اعظم کی تو ہر کسی کو خبر نہیں ہوتی، البتہ ذکرِ دوام میں اسم اعظم کی تاثیر ہوتی ہے، اگر اسے اسم اعظم کا نعم البدل کہیں تو بے جا نہیں۔ الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

۳۴۲۹

ذکرِ دوام۔ اَللّٰہُ مَعِیْ وَ ھُوَ مَعَکُمْ کی حقیقت اور ذاکر و مذکور کے وصل کی واحد سبیل ہے۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۰

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ "پہ جتنا بھی غور کرو کم ہے، ذکر کے بدلے ذکر کا وعدہ اور یہی اے جانِ من: وصل کی اصل ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۱

سانس تن کی، ذکر من کی زندگی ہے۔ جس طرح سانس کے بغیر تن زندہ نہیں رہ سکتا، اسی طرح ذکر کے بغیر من زندہ نہیں ہو سکتا اور کبھی نہیں ہو سکتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۲

اگر اس تن میں تیرا من زندہ نہیں، تو یہ زندگی، زندگی کے بازار میں کوئی زندگی نہیں، اور اس مضمون پر یہ ختم الکلام ہے۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۳

ذلّت کے انتہائی مقام پہ پہنچ کر نفس جب عزت کی وادی میں داخل ہوتا ہے (ایک نے کہا، ماسوا سے (دوسرے نے کہا) کون ومکان کی ہر شے سے مستغنی و بے نیاز ہوتا ہے اور کسی کی کسی بھی شان کو کسی خاطر میں کبھی نہیں لاتا اور اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۴۳۴

جب تک نفس سکرات الموت، عذاب القبر اور یوم الحشر کے مناظر کو دیکھ نہیں پاتا، مقامات کے پھندوں میں الجھا رہتا ہے اور اہلِ طریقت کے نزدیک یہ مقام کوئی مقام نہیں، بازیچۂ اطفال بھی نہیں۔

طریقت کے جملہ احوال و مقامات ذکرِ دوام ہی سے پیدا اور وارد ہوتے ہیں۔ ما شاء اللہ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۴۳۵

انسانیت کا بلند ترین مقام انسانیت کا احترام ہے اور احترام ایک وسیع المعانی خصلت ہے صرف رسمی "آؤ جی، آئیے جی" ہی کا نام نہیں۔ اور اللہ ہی اپنی بارگاہ ربِّ ذو الجلال والاکرام سے جسے چاہتا ہے، یہ خصلت عنایت فرماتا ہے اور اس مضمون پہ بھی یہ ختم الکلام ہے۔

مَاشَاءَ اللہُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہِ۔ الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین

۳۴۳۶

امت کی محبت اور خیر خواہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے محبت کا اولین ادب ہے اور محبت میں ایسی باتوں کا، جیسی کہ ہم ایک دوسرے سے کرتے ہیں، نام تک نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۷

نفاق ملت کی ضد اور ملت نفاق پہ نالاں ہے۔ نفاق ختم کر، جس طرح بھی ہو ضرور کر۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۸

بے نیاز کے نیاز کا ناز اگر نیاز مند کو ماسوا سے مستغنی و بے نیاز نہ کرے، تو کیا وہ ناز اور کیا وہ نیاز مند۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۹

در تک پہنچنا ضروری ہے، اندر جانا ضروری نہیں۔ درِ جاناں تک پہنچنا امکانی اور باریابی غیر امکانی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۰

حاضری پہ اکتفا کر۔ شاہی آداب کی تاب کے ہم تم متحمل نہیں ہو سکتے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۱

اے ہمنشیں! ہم اپنی اس ناداری پہ جتنا بھی روئیں، کم ہے۔ تو ہی بتلا، ہم میں مسلمانی کا کون سا انداز پایا جاتا ہے۔

مسلمان اللہ کے سوا کسی سے کبھی کوئی خوف نہ کھاتا۔ نہ ہی کسی سے کوئی امید رکھتا۔ اللہ کو اپنے پاس حاضر و ناظر جان کر ہر خوف سے بے خوف ہو کر اپنی منزل پہ گامزن رہتا۔

اَللّٰہُ مَعِیْ (اللہ میرے ساتھ ہے) کے نشے میں مخمور ہو کر کون و مکان کی ہر شے سے مستغنی و بے نیاز ہوتا۔

جس کام کے کرنے کا ارادہ کر لیا کر کے رہتا، کسی کے بھی روکے کبھی نہ رکتا۔

بُرائی و بے حیائی کے قریب تک نہ پھٹکتا۔ جس کام کو سرِ بازار کرنے کی جرأت نہ رکھتا خلوت میں بھی نہ کرتا۔

کبھی جھوٹ نہ بولتا، غیبت نہ کرتا، چغلی نہ کھاتا، حسد نہ کرتا، کسی کو کبھی عار نہ دلاتا، نہ ہی کبھی طعنہ دیتا،

غرضیکہ اپنے سینے کو کینے سے ہمیشہ پاک رکھتا۔ کسی کمال کا دعویٰ نہ کرتا۔ ہر کمال کو اللہ ہی کی عنایت سمجھ کر سجدۂ شکر کرتا، کبھی اپنی طرف منسوب نہ کرتا۔

اگر کسی ابتلا میں مبتلا ہوتا اسے اپنے گناہوں کی شامت سمجھ کر توبہ کرتا۔

وہ تسلیم و رضا کا پیکر ہر گناہ کا اعتراف کرتا۔ کسی دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔

توبہ کرتا۔ اگر توبہ سے پھر جاتا، پھر کرتا۔ پھر پھر جاتا، پھر کرتا، حتیٰ کہ ربوبیت کی رحمت اپنی آغوش میں لے کر بخش دیتی اور پھر کبھی نہ پھرتا۔

ملت کی آبرو پہ اپنی آبرو لٹا دیتا، خود مٹ جاتا لیکن ملت کی ناموس پہ حرف نہ آنے دیتا اور ہم نے اے ہمنشیں! ملت کے شیرازے بکھیر دیے، بھرے میلے بچھاڑ دیے۔

وہاں کیوں گئے؟ نام کی خاطر۔ یہ کیوں کیا؟ نام کی خاطر۔ یوں کیوں کہا؟ نام کی خاطر اگر ملت کے لیے ہوتا، بلائیں لے لیتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۲

جب تک تُو، اپنے من کے خیال اور تن کے فعل میں ابلیس کی تلبیس کو نہیں پہچانتا، عارف نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۳

دیکھنے کی چیز تو یہ ہے کہ اس وقت شیطان تیرے جسم الوجود میں کس انداز سے کیا کام کر رہا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴

ذکرِ دوام :

ذکرِ دوام، سیستانِ مَن کا مدرستم ہے۔ کسی مدِمقابل کو اندر آنے نہیں دیتا، دھکیل کر باہر نکال دیتا ہے۔ اڑنے والے کو پچھاڑ کر تارُ دیتا ہے۔ بالآخر جب شیطان لعین کو خبر ملتی ہے کہ اس کے لشکر میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہو رہا، مار پہ مار کھا رہا ہے تو بذاتِ خود میدان میں آتر آتا ہے اور یہی اسے جانِ من وہ جہادِ اکبر ہے جس کی بابت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر سے واپسی پر صحابہ کرامؓ کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہم جہادِ اصغر سے اب جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

شیطان و سالک کا کسی میدان میں گتھم گتھا ہونا ایک دیکھنے کی چیز ہوتی ہے۔ بڑے بڑوں کے پتّے پانی ہو جاتے ہیں، فرش والے فرش پہ اور عرش والے عرش پہ اس جنگ کو دیکھا اور داد دیا کرتے ہیں۔ مبصر ساکت ہوتے ہیں۔ کسی کی طرف داری مطلق نہیں کرتے۔ قابلِ داد کرتب کی ضرور داد دیتے ہیں، اگرچہ شیطان کی طرف سے ہو۔

اور یہ جنگ فیصلہ کن ہوتی ہے، جب تک دونوں میں سے ایک فریق ہار کر، یا میدان چھوڑ کر بھاگ نہیں جاتا، جنگ جاری رہتی ہے

ذکرِ دوام کے نور کی تاب نہ لاتے ہوئے شیطان جب مایوس ہو کر میدان سے فرار ہونے لگتا ہے، ذکرِ دوام کے نوری فرشتے آتشیں گرزوں سے گھیر گھیر کر میدان میں لاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے ایک مقام پر محصور و مقہور کر کے اس کے ماتھے پہ کلنک کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں۔

شیطان ابلیس ہے، ملعون ہے، اور بھی جس بُرے نام سے ملقب کرو، درست ہے لیکن ہے بے حد غیرت مند! اپنی ناکامی پہ واویلا کرتا ہے جس مقام پر کسی جوان نے اسے

شکست دے کر ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگایا ہوتا ہے، اسی مقام پہ ایک مدت بیٹھا اپنے سر پہ راکھ ڈالتا رہتا ہے۔

یہ جو "کلنک کا ٹیکہ" اردو ادب میں مشہور ہے، وہی ٹیکہ ہے جو شیطان کو پچھاڑ کر اس کے ماتھے پہ لگایا جاتا ہے۔

اصل مردانیت شیطان کو ہرانا ہے اور شیطان معلم الملائک رہ چکا ہے، تیرے میرے فضائل و مسائل سے بالکل نہیں گھبراتا۔ کبھی بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ شیطان کی عیاری و مکاری تیرے اور میرے تخیل سے بالاتر ہے۔ کسی کی کوئی دلیل اسے قائل نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی کوئی ضرب اس کا سر پھوڑ سکتی ہے مگر ذکر اور صرف ذکر۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۵

اس ذلیل و رذیل و کمین سے شیطان نے کیا لینا ہے؟ شیطان شیخ الشیوخ کی گھات میں رہتا ہے۔ کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ نامی گرامی دعویداروں کو سبز باغوں کی سیر کراتا اور انگلیوں پہ نچاتا ہے۔ دلیری پہ دلیری دے کر مات کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ آسمان پہ بے جا کر قہقہہ لگا کر اور یہ کہہ کر "بتلا میرے پٹھے! اب کس بل تجھ کو پھینکوں؟" عیاری کی حد کر دیتا ہے اور یہ اس کا روز کا معمول ہے۔

اسی طرح اس نے ایک دو نہیں، لاکھوں کو مارا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۶

بیٹے کنجر سے شیطان نے کیا لینا ہے۔ شیطان تیری گھات میں ہے۔

اے میرے ہمنشیں!

اگر تو نے اسے پُٹھیاں کر کے منہ کے بل نہ گرایا، اور ٹانگوں سے گھسیٹ کر اُلٹا نہ لٹکایا، تو کیا تیری مردانگی اور کیا یہ شیخیت۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۷

اے میرے نوجوان!

وقت تیری قیمتی متاع ہے اسے ضائع نہ کر۔ جب بھی کسی نے اپنے وقت کی قدر کی، کامیاب ہوا۔ آج ہمیں وقت کی اہمیت کا احساس نہیں اور کسی کو بھی نہیں۔ نوجوان کا سارا دن ریڈیو پہ گانا سنتے گذر جاتا ہے۔ قومیں کام ہی کی بدولت کامیاب ہوئیں۔ جس بھی قوم نے دنیا میں ترقی کی ایک مرکز پہ متحد ہو کر کی اور کام کر کے کی۔

جس بھی کام کو کرو، خوش اسلوبی سے کرو، محنت سے کرو یہاں تک کہ پسینہ پسینہ ہو جاؤ اور پسینہ ہی مزدور کے کام کی زکوٰۃ ہے۔

امیر بیٹے کا نوجوان۔ اللہ اللہ کوئی کام نہیں کرتا، کام سے نفرت کرتا ہے، راحت و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے، یہ سمجھتا ہے کہ کام کرنا مزدوروں ہی کا کام ہے، امیروں کا نہیں، امراء دنیا میں کام کرنے نہیں، عیش کرنے آئے ہیں۔ شب و روز ایک ہی دھن میں گذار دیتا ہے۔ کسی ایک شغل میں مشغول ہو کر دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اگرچہ بٹیر بازی ہو۔ اللہ اللہ!

ساری دنیا جاگ اُٹھی، ہم سوتے ہیں، نہایت بے فکری سے پاؤں پسارے سو رہے ہیں کوئی کروٹ نہیں بدلتے، آنکھ نہیں کھولتے، نامعلوم کب بیدار ہوں اور کیسے؛

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۴۴۸

اے میرے نوجوان!

ذکر کی قطاریں باندھ دو، جو فرش تا عرش مستقیم و استوار ہوں۔ بال بھر خلا باقی نہ رہے، جو کبھی ٹوٹ نہ سکیں جنہیں کوئی توڑ نہ سکے۔ تیرا ذکر دوام غفلت کے پردوں کو چاک کر دے حجابات کو اٹھنے پہ مجبور کر دے۔ کسل کو جلا دے، قلب کو جلا دے۔ اپنی جلالت کی تپش سے کثافت کو بھسم کر کے راکھ بنا دے اور محجوب لطافت کو چمکا دے۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۴۴۹

توبہ کے فضائل پڑھ کر صبح و شام ہزار بار توبہ کرنی شروع کر دی۔ نہ کوئی بُرائی چھوڑی نہ بےحیائی یہ توبہ کیسی؛

سچے دل سے پکی توبہ کر اور صرف ایک بار کر مثلاً یوں:

"یا اللہ! میں تیری عزت و عظمت والی بارگاہ رَبّ[1] ذوالجلال والاکرام میں سچے دل سے پکی توبہ کرتا ہوں کہ اس ساعت تا موت فلاں برائی اور فلاں بے حیائی کبھی نہ کروں گا۔"

---

[1] اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق کی فریادیں بحیثیت ربّ ذوالجلال والاکرام سنتے اور قبول فرماتے ہیں

اور پھر اس پہ ثابت قدم رہ۔ یہ توبہ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۰

دنیا سے نفرت، دین سے رغبت، دانائی کی جڑ ہے۔ دنیا دار دین سے اور دین دار دنیا سے مانوس ہو ہی نہیں سکتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۱

مقالاتِ حکمت کے صفحہ نمبر ۵ اپر مندرجہ مقالہ نمبر ۳۴۰۵۔
"میری بیٹی ایتری شلوار سکرٹ کر رہی ہے۔ نامعلوم تو اسے پہنتی کیوں نہیں جھجکتی، سارا جسم نظر آتا ہے، دُور سے آتا ہے"
کے جواب میں:
اب ہمیں ایسا کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیسے مردوں کے تہبند شلوارں کو مات نہیں کرتے ہ کسی دن غور سے دیکھنا، بالکل سچ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۲

احوال تابع افعال۔ ناپسندیدہ افعال، ناپسندیدہ احوال۔ اللہ کے ہاں ناپسندیدہ افعال سے بندے کے ناپسندیدہ احوال ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ہر ہم، ہر غم، ہر درد، ہر کرب، ہر مرض، ہر اضطراب، ہر فتنہ، ہر فساد، ہر بلا، ہر وبا، تیرے اپنے ہی افعال کی شامت ہے
ناپسندیدہ افعال ختم، ناپسندیدہ احوال ختم۔ ماشاء اللہ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۳

سلوک کے دو مقامات ہیں۔ اصلی اور نقلی۔
ہر سالک نقلی مقام سے گزر کر ہی اصل مقام میں داخل ہوا کرتا ہے۔
کثرت نقلی اور وحدت اصلی مقام ہے۔
کثرت وحدت سے ہے، لیکن وحدت میں کوئی کثرت بالکل نہیں سما سکتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۴

غیریت نقلی اور احدیت اصلی مقام ہے اور ساری دنیا میں غیریت سے پاک گنتی کے چند نفوس ہوتے ہیں جو عموماً نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں اور وہ وہ ہوتے ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کو ہر فعل کا، خیر ہو یا شر حقیقی فاعل گردانا کرتے ہیں اور یہ یقین رکھا کرتے ہیں کہ جیسے آج ہو رہا ہے، اسی طرح ہو رہا ہے جیسا کہ چاہیے۔ کائناتِ عالم خود سر نہیں، ارادتِ ازلی کے تحت نقل و حرکت پہ گامزن ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۵۔ عقل مقامِ نقل اور جنون مقامِ اصل ہے۔
اَلْجُنُوْنُ فُنُوْنٌ وَ الْعِشْقُ مِنْ فَنِّہٖ۔ عقل کا پرندہ جنون کی چوٹی پہ پرواز نہیں کر سکتا۔ متحیر ہو کر گر پڑتا ہے۔ بعض دفعہ ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۶

گو مگو نقلی اور یکسو اصلی مقام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۷

نقلی مقام کی واردات سراب و فریب اور اصلی کی شہود و صواب۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۸

نقلی مقام منتہیٔ برکات اور اصلی مہبطِ برکات۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۹

طلب و تمنا نقلی اور فقر و غنا اصلی مقام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۰

نقلی میں جستجو اور اصلی میں ترک ہے۔ ترکِ تام۔ جستجو اپنے مقام پر پہنچ کر ختم ہوئی۔ ماشاءاللہ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۱

لگن نقلی اور لگن میں مگن اصلی مقام ہے۔ اپنی دھن میں یوں محو رہنا۔ جیسے کہ چاند میں چکور۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۲

نقلی مقام گیان و گمان، اور اصلی، ایمان و یقین و احسان جہاں بھی یہ تینوں یکجا ہوئے ایک رنگ بندھ گیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۳

چون و چرا نقلی اور تسلیم و رضا اصلی مقام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۴

نقلی مقام یاس و حزن اور اصلی قرار و سکون

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۵

ملامت جسے کہ تو ذلت سمجھتا ہے، قرب و ولایت و نجات کا زینہ اور فقر کی سان ہے، جب تک کوئی ہتھیار سان پر نہیں چڑھتا، کارگر نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۶

ملامت فقر کی قبا ہے، قبا کے نیچے لباس ہوتا ہے جو اصلی ہوتا ہے اور نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۷

محبوبیت جب زندیقیت کے پردوں میں مستور ہو کر جلوہ گر ہوتی ہے کُنْ فَیَکُوْنُ کا مقام رکھتی ہے۔ اس مضمون پر یہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۸

محویت طریقت کا بلند ترین مقام اور وہ مرکز ہے جس پر کہ متوجہ کی توجہ ایک بار مرکوز ہو کر پھر کبھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتی۔ اگرچہ طنابیں ٹوٹنے لگیں۔ محویت کی تاریخ داستانوں سے بھری پڑی ہے۔

محویت کا جو مقام میرے آقا، میرے دلبر، میرے جانی،

حضرۃ سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ العزیز

کو عنایت ہوا، نادر المثال اور قابلِ داد و تحسین ہے۔

آپ بارہ سال کلیر میں گولر کی شاخ کو تھامے محوِ الی اللہ رہے۔ اللہ اللہ!

آدم علیہ السلام کی اولاد کے ریکارڈ مات کر گئے۔

اسی طرح محویت کا ایک اور مقام اللہ کے ایک بندے کا ہے، جو کسی سمندر کے کنارے کسی حسن و خوبیاں کے خیال میں محو و منہمک تھا۔ اس کی توجہ کو اس مرکز سے ہٹانے کے لیے جب کوئی بھی حیلہ کارگر نہ ہوا، شیطان اس کی ماں بن کر سامنے آیا۔ کہنے لگا:

"تم کچھ بھی ہو، اور کسی بھی منزل کے حامل ہو، میں تیری ماں ہوں۔ وہ ماں، جس نے تجھے پالا پوسا اور یہاں تک پہنچایا، میرا تم پر حق ہے کہ تم میری خبر گیری کرو۔ مجھ سے التفات کرو، میری طرف توجہ دو اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں آج ابھی سمندر میں چھلانگ لگا کر تمہارے سامنے جان دے دوں گی، چنانچہ اس کی ان باتوں پر جب کسی قسم کا ردِ عمل نہ ہوا تو اس نے قدرے توقف کے بعد دھڑام سے سمندر میں چھلانگ لگا دی لیکن وہ اللہ کا بندہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اپنی دھن میں بدستور محو رہا۔ گویا کامیاب ہوا۔ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۹

مومن حدُودُ اللہ کا پابند ہی نہیں، محافظ بھی ہوتا ہے، اگرچہ مصلی ہو، جب تک جان میں جان رہتی ہے۔ کسی حدود کو توڑنے نہیں دیتا، کسی کو جرأت ہی نہیں پڑتی کہ اس کے سامنے کسی حد کو توڑے۔

۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے، ہجرت کے دوران سدھوال جگراؤں لودھیانہ میں مہاجرین کا کیمپ تھا۔ ایک دن چند ڈوگرے گنیں لیے کیمپ میں آن دھمکے۔ ایک بوڑھے کی نوجوان لڑکی کو بازو سے پکڑ لیا اور اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کرنے لگے۔ ابھی وہ دو ہی قدم چلے ہوں گے کہ ایک نوجوان جو پولیس کی تین پیستے والی قمیص پہنے بیٹھا کھانا پکا رہا تھا، لپک کر اُٹھا، ادھر اُدھر دیکھا، کوئی ہتھیار نظر نہ آیا تو چولہے سے جلتی ہوئی ایک کلہاڑی کھینچ لی اور اس جوش سے ان کے سر پر جا دھمکا کہ ان کے اوسان جاتے رہے اور ہکا بکا اسے تکتے رہ گئے۔ اس نوجوان نے آگے بڑھ کر اس زور سے وہ کلہاڑا ایک ڈوگرے کے سر پر مارا کہ اس کا سر ککھڑی کی طرح پھانک پھانک ہو گیا اور وہ زمین پر گرنے سے پہلے جہنم میں جا پہنچا۔

اگرچہ اس کے دوسرے ساتھی ڈوگرے کی گولی سے وہ باغیرت نوجوان شہید ہو گیا لیکن یہ دھاک بیٹھ گئی کہ پھر کئی ماہ تک یہ کیمپ وہاں رہا، کسی ڈوگرے کو کیمپ میں داخل ہونے کی کبھی جرأت نہ ہو سکی۔

ایک شہادت کی برکت وعظمت پورے کیمپ کی عصمت کی پاسبان اور محافظ بنی۔

ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۰

فراست ـــــ کشفِ روح ، کشف ـــــ کشفِ قلب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۱

فراست ـــــ معتبر ، کشف ـــــ غیر معتبر، مشکوک ، محتاجِ تصدیق

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۲

فراست کو کشف پر ایسی ہی فوقیت حاصل ہے جیسی کہ روح کو قلب پر

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۳

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز جمع کر کے نہ رکھتے تھے (ترمذی عن انسؓ)
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم ، نہ کوئی بکری اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔ (مسلم عن عائشہؓ)
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں ، اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے مگر صرف اس قدر کہ میں اس سے قرضہ ادا کر سکوں۔ (بخاری عن ابو ہریرہؓ)

طریقتِ اسلام کا تقاضا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنتِ مطہرہ کو بھی پورا کریں تاکہ کامل اتباع کے دعویدار اور وراثت کے حقدار کہلا سکیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۴

اے ہم نشین! فاعلم: اچھی طرح از بر کر۔ دین اور دنیا دو چیزیں ہیں۔ ایک نظر دونوں پر کبھی نہیں جم سکتی۔ جب آپ نے اپنی نظر دنیا سے اٹھالی، تب ہی جاکر دین پہ جمے گی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۵

یہ دنیا جس کے پیچھے تم مارے مارے پھرتے ہو، مُردار کی مانند ہے اور مردار کا کوئی طالب نہیں ہوتا مگر کتا اور گدھ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۶

کُتا اپنے ہم جنس کا مردار نہیں کھاتا لیکن ہم سب کھاتے ہیں۔ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ (الحجرات)

"کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اس کو ناپسند کرو گے" الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۷

یہی وجہ ہے کہ تیری آنکھوں میں کوئی شوخی نہیں، اور نہ ہی گفتار میں بیباکی۔ ورنہ ان آنکھوں کی کون تاب لاتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۸

ترکِ تام سے مراد ہر شے کا ترک ہے۔ مکشوفات کا بھی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۹

ترک سے مکشوفات ہیں، نہ کہ مکشوفات سے ترک

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۰

مکشوفات ترک کے تابع ہیں، ترک مکشوفات کے نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۱

طریقت الاسلام میں نفیِ تام کا اصطلاحی نام ترک ہے اور ترک کے دو مقامات ہیں۔

ترکِ ممنوعات اور ترکِ تمنا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۲

بُلبل نے جسے جا کے گلستان میں دیکھا
ہم نے اسے ہر خارِ بیابان میں دیکھا
روشن ہے وہ ہر ایک ستارے میں زلیخا
جس نور کو تو نے مہِ کنعان میں دیکھا
برہم کرے جمعیت کونین جو پل میں
لٹکا وہ تری زلفِ پریشان میں دیکھا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۳

حضور اقدس رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نور کائناتِ عالم کی ہر شے میں جلوہ گر ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۴

سمندر کی سطح پر خس و خاشاک، تہ میں جواہرات، زمین کی سطح پہ نباتات، تہ میں معدنیات۔ سطح ظاہر، تہ باطن۔ فکر اور صرف فکر تہ تک پہنچتا ہے۔ اگر جواہرات و معدنیات سطح پہ ہوتے، کوئی قدر نہ ہوتی، ضائع ہو جاتے۔ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۵

فکر حکمت کا منبع، کاشف الاسرار اور بلوغ الی المرام ہے۔ چنانچہ طریقت الاسلام میں ذکر کے بعد فکر کو اہم مقام حاصل ہے۔
فکر سے مراقبہ، مراقبہ سے مشاہدہ اور مشاہدہ ہی سے فیض ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۶

مفکر کے فکر کی محویت انسانیت کی معراج ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۷

فکر ہی فقیر کو نفس کی پہچان کراتا، ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لاتا، اور ذلت سے عزت تک پہنچاتا ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۸

شاید کسی کو نہ پتہ ہو۔
اس نفس نے ہی تجھ کو تیرے اللہ تک پہنچانا اور میل کرانا ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۹

خناس کی رفاقت نے تیرے نفس کو مکدر اور مذموم القابات سے ملقب کیا ہوا ہے ورنہ اس نفس کو اللہ رب العلمین یوں خطاب فرماتے ہیں :

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (الفجر)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۰

پہلے بننے والوں سے جا کر پوچھ، بن کر وہ کیا بنے۔ اور پھر ان کا کیا بنا؟ کیا ہی خوب ہوتا، کوئی کچھ بھی بنتا نہ ہی کچھ بننے کی تمنا کرتا، اگر طلب و تمنا کو مٹا کر اس راہ میں آتا، رنگا رنگ کے مراتب پاتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۱

کمالات کی نفی میں اثبات کا ظہور ہے، کسی اور طرح بالکل نہیں اور یہ بھی اس مضمون پہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

◎

۳۴۹۲

اے میرے نوجوان!

حقیقت کو منظر پہ لاکر ہستی کی دھجیاں اُڑا دے اور خاک کو خاک میں ملا دے۔ کوچۂ جاناں کے در کا غبار بن کر پامالِ ناز ہو جا، سرفراز ہو جا۔

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۴۹۳

غبار مٹی کے تودے کا انکسار۔ تودا جب ہستی کی بستی لٹا دیتا ہے، غبار بن جاتا ہے تودا کثیف، غبار لطیف۔ تودا ساکن، غبار متحرک، تودا نیچے کو، غبار اوپر کو اٹھا کرتا ہے غبار اُڑتے اُڑتے ہر جگہ جا پہنچتا ہے، جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا، پہنچ جاتا ہے، غبار سراپا نیاز ہے، اسی لیے سرفراز ہے۔ مقامات کی دنیا میں غبار کا کوئی مقام نہیں جس غبار کو ہم نفرت سے دیکھا کرتے ہیں بارگاہِ ناز تک پہنچ جاتا ہے۔

غبار بے رنگ ہے لیکن ہر رنگ پہ چھا جاتا ہے، جس پہ پڑ جاتا ہے، ماند کر دیتا ہے رُخِ جاناں تک پہنچنا غبار ہی کا کام ہے۔ غبار بے وقر ہے، بے اثر نہیں۔ محرمِ جاہ ہے، نارسائے بارگاہ نہیں، عشق نے غبار کی پرواز پہ رشک کرتے ہوئے صرف ایک ہی تمنا کی، کہ کیا ہی خوب ہوتا، اگر وہ کوچۂ جاناں کے در کا غبار ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

◎

۳۴۹۴

غبار پاؤں کے تلووں کے وصل سے مسل کر غبار بنتا ہے۔ اس وقت اس سے پست کسی اور کا مقام نہیں ہوتا۔ جب گھس گھس کر کاجل بن جاتا ہے، پرواز کرنے لگتا ہے، گویا اس پست ترین ہستی کو بلند ترین مقام کی باریابی کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ بلا روک ٹوک جہاں چاہے جا سکتا ہے اور جس پہ بھی چاہے پڑ سکتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۵

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ

"اور وہ تمہارے ساتھ ہے (خواہ) تم کہیں بھی ہو"

مراقبہ معیّت :

اللہ تبارک و تعالیٰ خالق السمٰوٰت والارض رب ذو الجلال والاکرام ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہے چنانچہ بادشاہوں کے بادشاہ اللہ رب العٰلمین کے حضور بولنا گستاخی، تدبیر نفاق اور ہستی میں شرک ہے۔

بادشاہ کے حضور میں دست بستہ خاموش کھڑے رہنا شاہی ادب اور سلامتی کا موجب ہے، کسی بھی معاملہ میں ظاہری ہو یا باطنی، تیری تدبیر اے جانِ من! کیا مقام رکھتی ہے؟
تدبیر پہ تکیہ مت کر اور کچھ مت بن؛ یہی تین چیزیں عبدیت کی جسم و جان ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۶

عبد کا معبود کے حضور یوں حاضر ہونا اور معبود کا عبد کے نفس سے ہمکلام ہونا فیض موسوی کی حقیقت جاریہ ہے جو ازل سے چلی اور ابد تک رہے گی ؛ مَاشَاءَاللہ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۴۹۷

ایک سوال کے جواب ہیں ؛
اللہ تبارک و تعالیٰ کی سب سے بڑی صفت بیان کرو ۔
"سَتّارُ العُیُوبْ"
اگر رب اپنی مخلوق کی پردہ پوشی نہ فرمائے ، ساری کی ساری غرق ہو جائے ۔ نہ کسی کی آن رہے نہ نشان ۔
وہ دیکھتا ہے ، سنتا ہے ، جانتا ہے مگر کچھ نہیں کہتا ، کچھ نہیں کرتا ۔ ذرا سی توبہ پہ بخش دیتا ہے ۔

سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الرُّوْحِ ۔

اُمت کے اعمال جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوتے ہیں ، سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مطہر پہ کیا کچھ گذرتی ہوگی ؛ اگر کسی کو اس کا ادراک ہو جائے دم گھٹ کر مر جائے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۴۹۸

اے میرے نوجوان!
تیرا کوئی عمل تیرے مولائے غمگسار روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کو مغموم نہ کرے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۹

اَز بر کر۔ میرا یہ قول اور میرا یہ فعل میرے مولا کے حضور پیش ہونا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۰

اے کاش! تو دوزخ میں جل کر راکھ بن جاتا۔ خاک بن جاتا، پر اُن کے حضور ایسے اعمال پیش نہ کرتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۱

نہ کوئی کسی کا حمایتی ہے، نہ مخالف۔ مگر اعمال

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۲

نیک اعمال حمایت کرتے ہیں، بُرے مخالفت

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۳

حمایت رحمٰن کی طرف سے ہے اور مخالفت شیطان سے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۴

حمایت پہ شکر کر، مخالفت پہ صبر، بے شک شکر کو صبر پہ فوقیت حاصل ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۵

جو پارس لوہے کو سونا نہ بنائے، نقلی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۶

مُردے کا قبر کی تنگ و تاریک گھاٹی میں ہزاروں سال قیامت کے انتظار میں تڑپنا کوئی معمولی منزل ہے؟ یہ منزل ہم سب پہ وارد ہونے کو ہے۔ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۷

قبر میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔
عذاب، فتنہ اور واویلا۔
ہائے دنیا میں وہ کام کیوں نہ کیے جو یہاں کام آتے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۸

قبر کی یہ تنہائی مرنے سے پہلے مگر اس دنیا میں کاٹی جاسکتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۹

واویلا کرنے والوں میں بادشاہوں کا پہلا نمبر ہے۔ کاش ہم دنیا میں کچھ بھی نہ ہوتے، اگر ہوتے تو کسی کے خادم ہوتے۔ سارا دن خدمت کرتے، مخدوم کی جھڑکیاں سنتے اور آج یہاں مزے سے آرام کی نیند سوتے۔ اگر ہمیں آج کی خبر ہوتی تو تاج و تخت کبھی قبول نہ کرتے۔
سلطان محمود غزنوی کی قبر پر کسی نے مراقبہ کیا، بولے مجھ کو مرے سینکڑوں سال گزرے میرے دورِ حکومت میں جتنے قتل ہوئے، ایک ایک کا حساب لیا جا رہا ہے اور ابھی تک میں ان کے حساب سے فارغ نہیں ہوا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۰

مُردے کی مطلق کوئی تمنا نہیں ہوتی، مگر یہ اور صرف یہ، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دوبارہ زندگی بخشے اور وہ دنیا میں جاکر اللہ کی عبادت کرے، شب و روز ذکر و فکر میں محو و منہمک رہے، کوئی بھی دم یاد سے خالی نہ گزرے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۱

مُردہ اور صرف مُردہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اس کا کوئی اور مونس و غمگسار نہیں۔ نہ ماں، نہ باپ، نہ بیوی، نہ بچے، نہ بہن، نہ بھائی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کو دوست نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی طرف متوجہ ہوتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۲

ساری دنیا کے سارے رشتے مطلب ہی کے رشتے ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۳

اس کی اور صرف اس کی نظروں میں دنیا اور مافیہا کی کوئی بھی چیز کوئی وقعت نہیں رکھتی مچھر کے برابر بھی نہیں اور نہ ہی کوئی منصب کوئی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے اور صرف اس کے نزدیک

اللہ کے سوا ہر شے ہیچ و بیکار ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۴

مردہ ماُمورات و منہیات کا عارف ہوتا ہے اور منہیات سے اجتناب مردے ہی کا کام ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۵

زندہ ظاہر کا عارف ہو سکتا ہے، باطن کا نہیں، باطن کا عرفان مردے ہی کا مقام ہے اور مُردوں کی طرح جینا اہم امور میں سے ہے۔ اہم ترین

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۶

عار مت دلا۔ دل مت دکھا، طعنہ زنی سے باز آ۔ تم جانتے نہیں اور جانتے نہیں کہ جانتے نہیں۔

آدم زاد قدر کا مقدور اور ارادتِ ازلی کا مجبور ہے اور تقدیر تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مرقوم ہوئی۔ بندہ جب دوزخ کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے، تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے دوزخ میں گرنے والا گرتے گرتے جنت میں جا گرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۷

لوگوں کو دیکھنے والو! کبھی اپنے اندر بھی نظر ماری ہے؟ کسی دن جھانک کر دیکھنا، پھر کبھی کسی کی طرف دیکھنے کی جرأت نہ ہوگی۔

جو ساری دنیا میں ہے، نیر سے اپنے اندر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۸

ہر شے انتہا کو پہنچ کر بدل جاتی ہے۔ خیر ہو یا شر۔

گناہ کے بعد توبہ اور توبہ کے بعد حضوری ہے۔ حضوری میں گناہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خوف کے مارے کپکپی طاری رہتی ہے، مبادا کوئی نامعقول حرکت سرزد ہو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۹

ندامت: عبدیت کا پیراہن ہے جو کبھی چاک نہیں ہوتا۔ جسے پہن کر کوئی بے باک نہیں ہوتا۔

ندامت: کسے سوا کوئی اور پیراہن عبدیت کو نہیں پھبتا، نہ ہی سجتا ہے۔

ندامت: جسے توبہ را جاتا ہے، عبدیت کی زینت ہے، عبدیت کے جملہ پیراہن نقلی اور یہ اصلی ہے۔

ندامت: توبہ کی اصل اور بخشش کی موجب ہے۔

ندامت کا لبادہ اوڑھ کر جدھر چاہے جا، کوئی نہیں روکتا۔

ندامت کا لبادہ کسی نے نہیں اوڑھا، جس نے بھی اوڑھا قطبیت کا اوڑھا۔ اگر کوئی اوڑھ لیتا، پاک پرسوں میں مستور ہو جاتا۔

ندامت؛ شہرت کی گرشالی ہے۔ اگر شہرت کے ساتھ ندامت نہ ہوتی، نفس پھول کر کُپّا بن جاتا۔

ندامت؛ عجز کی انتہا اور مقبولیت کی ابتدا ہے۔ توبہ کی دنیا میں ندامت سے آگے اور کوئی مقام نہیں۔

ندامت؛ عنایت ہے، اپنے آپ کوئی بھی نفس بھلا کبھی نادم ہو سکتا ہے! کبھی نہیں

اے جانِ من!

تو کیا جانے کہ ندامت کی آغوش میں کیا چھپا رہتا ہے؛ عبد و معبود کے مابین وصل کا مژدۂ جاں فزا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰

عبد کا معبود پر یہ بھی حق ہے۔ توبہ کرے، قبول کرے۔ نادم ہو، بخش دے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱

ندامت سے درگذر اور نادم کی دلجوئی سنّت الٰہیہ ہے جو کبھی نہیں بدلتی۔ نادم ہو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۲

تیری توفیق کے بغیر اے بادشاہوں کے بادشاہ! تیرے جلال کی کون تاب لا سکتا ہے،
تیرے بندے تیری ہی توفیق سے تاب لا سکتے ہیں، سرکوئی نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۳

مکتب میں جلال، مطب میں جمال، عجز میں کمال اور کبر میں زوال ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۴

حال ماضی کا شاہد ہے۔ جو چیز ماضی میں تھی، حال میں بھی ہے، اگر حال میں نہیں، ماضی
میں بھی نہ تھی۔ جس نے ماضی کو دیکھنا ہو، حال کو دیکھے، حال کو ماضی پر فوقیت حاصل ہے۔

اللہ حافظی ، اللہ ناصری ، اللہ حاضری ، اللہ ناظری
اللہ معی ، فاللہ خیرًا حافظًا ۔

حاضر سے ہمکلام ہونا امکانی ہے، غیر امکانی نہیں اور یہی فیض موسوی کی حقیقت ہے
کلام کی ابتدا بادشاہ سے ہوا کرتی ہے، غلام سے نہیں۔ غلام کا اپنے آقا کے حضور دست بستہ
سرنگوں کھڑا ہونا ہی غلام کا مقام ہے۔ غلام کا بادشاہ سے ہمکلام ہونا غلام کی حرکتِ احمقانہ لیکن
بادشاہ کا غلام سے ہمکلام ہونا اندازِ خسروانہ ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۵

آج تو زمین کے اوپر کِس خرام ناز سے اٹکھیلیاں کرتا ہوا آزاد پھر رہا ہے ، بالکل ہی آزاد جو چاہے کرے اور جدھر چاہے جائے ۔ تجھے کوئی روک نہیں سکتا ۔ اور نہ ہی تو کسی کے روکے رُک سکتا ہے ۔

کل تو زمین کے نیچے مجبور ہوگا ، ہل بھی نہ سکے گا ۔ اپنے کسی دوست کی قبر پر جا کر عبرت حاصل کر ۔ اُس کا حال گویا تیرا ہی حال ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۶

کوئی لڑکا کسی لڑکے کو کسی بُرے نام سے نہ پکارے ، نہ ہی اساتذہ صاحبان ۔ مثلاً "ٹیڈی" "آڈو" "لڈو" وغیرہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۷

اے میرے نوجوان !

میدان تیری کسی خصلت کے نمونے کا مدت سے اور شدت سے منتظر ہے ، نز نصرت کا اللہ نصرت تیری خصلت کی منتظر ہے ۔

بیدار ہو ، کمر کس ، سامنے آ ، کوئی کرتب دکھلا ،
کسی جوہر کا مظاہرہ کر ۔

تیری داستانیں گویا دیو پری کی داستانیں ہیں۔ ان کو کون زندہ کرے گا؟ جواب دو!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۸

جیتے تو وہ بھی ہیں۔ جینا سیکھ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۹

جب تک وجود سے غیریت دور نہیں ہوتی۔ اَللّٰہُ مَعِیْ کا ظہور نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۰

معیت غیریت کے پردوں میں مستور بھی ہے، محجوب بھی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۱

ان پردوں کو کون چاک کرے گا؟ تُو یا "وہ"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۲

کرتا کیوں نہیں ؟ ۔ پھر کب کرے گا ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۵۳۳

کوئی صاحبِ علم و فضل "مغیریت" کی تشریح فرما کر طالبانِ طریقت پہ احسان فرمائیں۔ کونسی چیز مغیریت ہے، جسے کہ وجود سے دور کیا جائے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۵۳۴

کیا آپ کے گھر کے سب جی نمازی ہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟
کیا آپ کے گھر میں آج قرآنِ کریم کی تلاوت ہوئی، کیا باقاعدہ ہوتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟
سارا دن گزر گیا ۔ اپنے دل سے پوچھ۔ آج کیا نیکی کی اور کونسی بُرائی چھوڑی ؟

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۵۳۵

بزم میں بات ، میدان میں صفات ۔ بات بات ، صفات باقیات الصّٰلحٰت ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۵۳۶

مکان کوئی چیز نہیں، مکین سے واجب التعظیم ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۷

بیج جب تک بویا نہیں جاتا، پودا نہیں بنتا، کھانا جب تک کھایا نہیں جاتا، بھوک نہیں مٹتی، پانی جب تک پیا نہیں جاتا، پیاس نہیں بجھتی، لحاف جب تک اوڑھا نہیں جاتا، سردی نہیں ہٹتی اور علم پہ جب تک عمل نہیں کیا جاتا، زندگی نہیں بنتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۸

عمل جب اپنے مقام پہ مقیم ہو جاتا ہے، عامل کو ماسوا سے کلیتاً مستغنی و بے نیاز کر دیتا ہے عمل کو یہ مقام ازل سے ملا، ابد تک رہے گا، کبھی نہیں بدلتا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۹

علم غیریت کی نشاندہی کرتا ہے عشق غیریت کے پردوں کو چاک کرتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۰

جسم الوجود سے غیریت کا اخراج وحدۃ الوجود کی اصل اور حاصل ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۱

جسم الوجود میں غیریت ہے اور اصلیت، غیریت جب دور ہوئی، اصلیت باقی رہی، اور اصلیت هُوَ الْاَوَّلُ، هُوَ الْاٰخِرُ، هُوَ الظَّاهِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ کا شہود ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۲

شہود کا ورود وہبی ہے کسبی نہیں۔ اور سلوک کی ساری منزل میں، اگرچہ چالیس سالہ ہو، شیطان اپنے جری لشکر سمیت سالک کے مدِمقابل میدان میں اترا رہتا ہے اور کوئی بھی موقعہ ذرا سا بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

جب تک کوئی شیطان کا عارف نہیں ہوتا عارف ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ اس مضمون پہ ختم الکلام ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۳

انسانی جسم الوجود میں، ۱۔ خنّاس کا وجود غیر ہے، ۲۔ ہمزات الشیاطین کے وجود غیر ہیں۔

جو افعال، جس بھی قسم کے افعال ان سے سرزد ہوں، غیر ہیں، ہر قول و فعل جو اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل اور اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے، خناس و ہمزات الشیاطین ہی سے سرزد ہوتا ہے اور غیر ہے۔
انسان کی اپنی ضمیر ان افعال کی نشاندہی کرتی ہے۔ کسی سے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۴

بے جا توہین، بے جا تکریم کا کفارہ ہے، تکریم پہ خوش، توہین پہ ملول عین نفس ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۵

محبوب کا محبت کو جمال سے مشرف فرما کر محبوب ہو جانا، اور محب کا انتہائی بیقراری کے عالم میں سرگرداں رہنا اور کہنا۔

پردہ اٹھا اوئے توں پردہ نشیناں
سانوں رج کے درشن کر لین دے

کا اصطلاحی نام عشق ہے۔ جس عاشق نے اپنے معشوق کو دیکھا ہی نہیں، عشق کیسا؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۶

مُحب جب تک اپنے محبوب کو پا نہیں لیتا چین نہیں پاتا، باز نہیں آتا، کبھی نہیں آتا، ایک

ہی خیال میں محو، اسی میں منہمک، کیسے کیسے پیچ و تاب کھاتا اور کسی بھی بے رخی کو کسی خاطر میں نہیں لاتا اسی لگن میں ہستی کی بستی نثار کر ساری کی ساری نثار کر، درِ جاناں پر لُٹ جاتا ہے، کبھی کبھی مایوس ہو کر نسل کی طرح لوٹنے لگتا ہے، اس وقت اس کا حال قابلِ دید بھی ہوتا ہے اور داد بھی جب کوئی بھی حیلہ کارگر نہیں ہوتا، اس در پر دھونی رما کر کشمکش دہر سے نجات پا جاتا ہے، پھر کوئی بھی اسے اس در سے کبھی اُٹھا نہیں سکتا اور نہ ہی وہ کسی کے اُٹھائے اُٹھ سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ دریا کی طرح ڈیلٹا بناتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے۔

جھیل سے نکلا تھا، سمندر میں جا گرا۔ اللہ اللہ!

اور اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔ ما شاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۷

اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ محبوب کو اپنے محب کی محبت پہ ناز ہوتا ہے، افتخار نہ ناز، اور محبت کے دفتر میں یہ اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔ ما شاء اللہ!

اِس مضمون پہ بھی یہ ختم الکلام ہے!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۸

اِتحاد:

ملت کی پکار ہے، ذات کو ملت پہ قربان کر، ذات کو ملت پہ قربان کر، انتشار اپنی آغوش میں

مایوسی کے سوا کوئی شئے نہیں رکھتا اور اتحاد عالمگیر اقبال کا امین ہے۔ ایک مرکز پہ متحد ہو اور دنیا پہ چھا جا، تیرے دشمن تیرے انتشار سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

چوہے بلوں سے نکل کر بلّی کو گھور رہے ہیں۔ تیرے اتحاد کی قوت کی کون تاب لاسکتا ہے
نام و نمود ختم کر، ملّت پہ متحد ہو، بے شک ملّت تیری آبرو اور تو اس کا پاسبان ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۹

ذات کوئی چیز نہیں۔ ذات کی حیات ملّت سے ہے، اور ملّت اِتحادِ بین المسلمین کا اصطلاحی نام ہے۔ متحد ہو، اتحادِ ملّت کی روحِ رواں ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۰

اے میری جان!

تو زمین پہ اللہ کا خلیفہ اور اقوامِ عالم کی راہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے۔ تیری اس فرقہ وارانہ کشیدگی نے ملّت کے شیرازے بکھیر دیے، ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ورنہ جب تک تو متحد تھا، غالب تھا، اور ہر کسی پہ غالب تھا۔

تیرے اتحاد کی تاریخ کے قصے اب تک دنیا کو نہیں بھولے، اس کشیدگی نے تیری قوت اور تیری عظمت کو بڑی ٹھیس پہنچائی، ہر کسی کو جو ڈر ہے تیرے اتحاد کا ہے اور تجھے کوئی متحد دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

اغیار کو اسلام کی عبادات و مقامات سے کوئی خوف نہیں، اسلام کے اتحاد کا خوف ہے اللہ کرے مسلمان پھر سے متحد ہوں اور عالمگیر اسلامی اتحاد ہو۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے مومن ایک فردِ واحد کی مانند ہیں۔ (یعنی ایک شخص کے جسم کے اعضاء کے مانند) جب اس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے تو سارا بدن اس کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کے لیے مانند مکان کے ہے۔ یعنی سارے مسلمان ایک مکان کے مانند ہیں کہ مکان کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے بتایا کہ سارے مسلمان اس طرح ملے اور جڑے ہوئے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۱

دنیا خدائی خصلت کے نمونہ کا اکھاڑا ہے۔ ہر شے فانی۔ خصلت، باقیات الصالحات خصلت کے سوا کوئی اور تذکرہ نگار خانۂ دہر میں زندہ نہیں رہتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۲

فرعون سے ــــــ کلیم علیہ السلام نہیں، نمرود سے ــــــ خلیل علیہ السلام نہیں

کلیمؑ اور خلیلؑ کے وارث! اپنے کردار سے وراثت کا ثبوت پیش کر۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۳

تیرے آباء کی خصلت تیری پیشوائی کے سوا اور کیا کام آسکتی ہے۔ زندگی کے میدان میں کوئی اپنی خصلت پیش کر۔ دادا کے نانا کی خصلت پر مت اترا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۴

اخلاط میں فساد موادِ فاسدہ کا باعث اور موادِ فاسدہ صحتِ انسانی کی تباہی ہے۔
منضجات و مسہلات کے معمولات رطوباتِ فاسدہ کے اخراج کا مؤثر ذریعہ اور دیرپا صحت کی ضمانت ہیں کیوں کہ موادِ فاسدہ کا بروقت اخراج ہی صحت کا ضامن ہے۔ وہ زود اثر اور تیز ادویات جو فاسد مادے کو فوری طور پر جلا کر جسم میں بھسم کر دیتی ہیں۔ درحقیقت امراض کے لیے کھاد مہیا کرتی ہیں۔ جس کے باعث بہت سے موذی امراض تیزی سے جنم لیتے اور پرورش پاتے ہیں۔ جن میں سے ایک سرطان ہے۔
موادِ فاسدہ کا اخراج صحت ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۵

آتے جاتے کو دیکھ۔ جو آتے جاتے کو دیکھ نہیں سکتا، اندر بیٹھے کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَهُوَ فِیْ اَنْفُسِکُمْ اور وہ تیرے سانس میں (پوشیدہ) ہے۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ:

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۶

کمہار کا کوئی قصور نہیں، کمہار نے فنکاری کی حد کر دی۔ حضرت! مٹی ہی ایسی ہے، آوی کی تپش کی تاب نہیں لا سکتی، ذرا سی آنچ سے تڑک جاتی ہے۔ آگے بھی اس کا پکا یا ہوا کوئی ساغر کسی مینا نے تک نہیں پہنچا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۷

کونڈے کنالی تو بن سکتے ہیں، ساغر و مینا نہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۸

محبوب کے ارشاد کی تعمیل محبت کا ادب ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۵۹

محبوب نے محب سے کہا "یہ کام مجھ کو پسند ہیں، کیا کہ" ان کاموں کے نزدیک تک نہ پھٹکا۔
جن کاموں کے متعلق تنبیہ کی "مت کر میں ان سے بیزار ہوں" ایک بھی نہیں چھوڑا، تیری محبت کے کیا کہنے؟
افسوس کا مقام نہیں تو کیا ہے؟

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۶۰

جو بھی کوئی دیانت داری سے اپنا کام کرتا ہے، اس کے پاس کسی اور کام کے لیے کوئی وقت نہیں ہوتا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۶۱

توکل متوکّل کا امتیازی نشان ہے، متوکّل اگر متوکّل علی اللہ نہیں تو کیا ہے؟

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

۳۵۶۲

اللہ ربّ العٰلمین فرماتا ہے:

میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو دوں، کوئی ہے جو مجھے پکارے میں اس کی پکار قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہو، مجھے پکارے تو میں اس کا گناہ معاف کر دوں، کوئی رزق کا بھوکا ہے میں اس کو رزق دوں۔ کوئی مظلوم ہے جو مجھے پکارے میں اس کی امداد کروں، کوئی مجرم ہو میں اس کی گردن آزاد کر دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے دُعا کرے، میں اس کی دُعا قبول کروں مجھ سے مانگے، میں اس کو دوں۔ میرے بندے میرے سوا کسی سے نہیں مانگتے۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں۔

اُمّی:۔ بیٹا، بیدار ہو، بادشاہوں کے بادشاہ، رَبّ ذوالجلال والاکرام سے اپنی حاجت مانگ، جو چاہے مانگ۔

بیٹے نے آنکھیں ملتے ملتے کہا:

اُمّی! تینوں گھر دیاں خرچاں دا پتہ ای ہے نا، توں ای منگ لے۔

الحمد للحی القیوم
فالق خیر الناد قین

۳۵۶۳

جسم رُوح کا مکان ہے۔ مکین اپنے مکان کو صاف ستھرا رکھتا ہے۔ ذرا سی بھی غلاظت کہیں رہنے نہیں دیتا۔ کیا یہ مکان صاف ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ پھر کب کرے گا؟ مکین جب مکان چھوڑ کر چلا گیا؟

الحمد للحی القیوم فالق خیر الرازقین

۳۵۶۴

مکان کی چھت میں کوئی شگاف نہ ہو، موری نہ ہو۔ کسی بھی جگہ کوڑے کرکٹ کا ڈھیر نہ ہو، انسانی ضروریات کی ہر شے مکان کے اندر موجود ہو، کسی بھی شے کے لیے باہر جانے کی حاجت نہ ہو۔ بیرونِ در محتسب متعین ہو۔ بے شک ایسا مکان امن و سلامتی کا امین ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۵

ایسا مکان اگرچہ گھاس پھونس کی کٹیا ہو، روئے زمین پہ جنت کا مظہر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۶

تیرے مکان میں مکان کے مکین کا ذکر جاری رہے، شب و روز رہے۔
ذکر کے نور کی تپش مکین کی آبرو اور ماسوا کی موت ہے۔ مکان کے مکین کا ذکر۔ زندہ باد

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۷

خانہ بدوشوں کے گھٹتے شیروں کے مقابلہ کا دم بھرتے، تیری معیت نے ٹرٹے بنا دیا

افسوس!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۸

فعل سے قول کی تصدیق کر ۔ آگ گلزار

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۹

اپنی تعریف پہ خوش ہونا انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے ۔ وہ صفات جو بیچارے میں نام کو نہیں ہوتیں اُسن کر پھولے نہیں سماتا ، ڈُڈُو بن جاتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۷۰

نفس کی صحیح صفات رذیل و ذلیل و کمین و عیار و مکار ہے اور ایسے سننا کسی کو پسند نہیں زنگارنگ کے القابات سے ملقب ہو کر پگڑ باندھ لیتا ہے ۔

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ :

یا اللہ ! ہمارا یہ حال تیری رحمت کا منتظر ہے ، مذموم ہے ، مستحسن نہیں ، صدیوں سے چلا آرہا ہے ، نا معلوم کب بدلے ۔ فاعلم ۔ گلاب کا یہ پھول مٹی سے نکلا ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۷۱

مخلوق خالق کی عارف نہیں ہو سکتی ۔ اپنے نفس کی ذلالت و رذالت و خباثت و غلاظت و

عیاری ومکاری کا عارف ہو۔ ہر وقت یہ دیکھ، اس وقت شیطان تیرے اندر کہاں ہے؟ اور کیا کام کرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین

۳۵۷۲

پھر اسے کان سے پکڑ کر باہر لا۔ پاؤں سے گھسیٹ کر سر باز ارلا اور چھتر اڑ کر۔ کیا ایسی جرأت کوئی کر سکتا ہے؟ یہ شرف اللہ نے رندوں ہی کو بخشا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین

۳۵۷۳

بادشاہوں کے بادشاہ رب ذوالجلال والاکرام کس شاہانہ تمکنت سے اپنی ارادت وقدرت و جبروت کا اظہار فرماتے ہیں:

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

”جب وہ کسی چیز کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے، فرماتا ہے ہوجا، پس وہ ہو جاتی ہے“

یعنی جو کچھ بھی دنیا میں ہو رہا ہے، اور ہو گا، وہ اللہ رب العلمین قادر المقتدر ہی کے ارادہ وامر سے ہو گا۔ بدون ارادتِ الٰہی کوئی بھی شے کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہر شے کا ہونا نہ ہونا سب اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں محفوظ ہے۔ کسی کی بھی اپنی کوئی مرضی نہیں۔ کسی کو بھی کسی پہ کوئی قدرت حاصل نہیں مگر اللہ اور صرف اللہ کے حکم سے۔ جب تک حکم نہیں ملتا، کوئی کچھ بھی کرنے پہ کوئی

قدرت نہیں رکھتا۔ اور جب اللہ رب العالمین کسی چیز کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کسی تردّد و تکلف سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ فرماتا ہے ہو جا۔ یعنی جیسے میں کرنے کا ارادہ کرتا ہوں ہو جا۔ پس وہ چیز اسی وقت اسی طرح ہو جاتی ہے، کوئی دیر نہیں لگتی۔

میری جان!

تیرے میرے بس میں کوئی شے نہیں۔ بالکل نہیں۔ ہر شے قدر کی مقدور۔ اور امر کی مامور ہے۔ اگر ایسے نہ ہوتا، کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یا حیّ یا قیوم!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵،۴

اہلِ ذکر کے تین مقامات:

ذاکر مذکور کے اور مذکور ذاکر کے روبرو ہو۔ دم بھر کے لیے بھی اوجھل نہ ہو۔

ذاکر مذکور کے آداب کا پابند ہو۔

ذاکر کا مذکور کے حضور بولنا گستاخی، تدبیر نفاق اور ہستی عین شرک ہے۔

بالآخر ہر وقت، ہر حال میں مذکور کا ذکر جاری رہے۔ دم بھر کے لیے بھی بند نہ ہو۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵،۵

تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کے بے شمار صیغے ہیں۔ جو صیغہ "دار الاحسان" میں رائج ہے یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

۳۵۷۶

خیالات جب پاک ہو جاتے ہیں، متحد ہو جاتے ہیں، جب متحد ہو جاتے ہیں، یکسو ہو جاتے ہیں، جب یکسو ہو جاتے ہیں، بلند ہو جاتے ہیں۔

اے ہمنشیں!

خیالات کی بلندی انسانی معراج کا ابتدائی زینہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

۳۵۷۷

ایک صاحب نے سوال کیا کہ:

حسینیت اور یزیدیت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ کیا کہہ سکتے ہو؟

جواب:

حُسینیت نیکی اور یزیدیت بدی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

۳۵۷۸

بندہ اللہ کی رضا کو راضی نہیں کر سکتا۔ رضا جب راضی ہونے پہ آتی ہے معمولی سی بات پہ راضی ہو جاتی ہے۔

اللہ کا ایک بندہ قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک قبر پہ بڑی دیر کھڑا رہا۔ لوگوں نے عرض کی یہ سانسیوں کا قبرستان ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کے گھر لے چلو۔ اس کی بیوی سے پوچھا، اس کا کوئی نیک عمل بتلا۔ بولی۔ ہم جرائم پیشہ سانسی ہیں، ہمارا کونسا عمل نیک ہو سکتا ہے؟ پھر سوچ سوچ کر بولی کہ جب اس پہ موت طاری ہونے کو تھی، میں نے اسے حاجت کے لیے قبلہ رُخ بٹھایا، یہ بولا۔ میرا منہ اس طرف سے پھیر کر کسی اور طرف کر، مسلمان اس طرف کا بڑا ادب کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا تعظیمِ کعبہ کی برکت سے اللہ نے اسے بخش دیا۔ واللہ اعلم بالصواب:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۷۹

جب تک رضا راضی نہیں ہوتی، بندہ راضی نہیں ہو سکتا۔ بندے کا راضی ہونا رضا کے راضی ہونے کی دلیل ہے۔

زیادہ واضح لفظوں میں، جب تک اللہ اپنے بندے پہ راضی نہیں ہوتا، بندہ اللہ پہ راضی نہیں ہوتا۔ بندے کا اللہ پہ راضی ہونا اللہ کا بندے پہ راضی ہونے کی بدولت ہوتا ہے۔

جو بندہ اللہ پہ راضی ہو جاتا ہے، عطا و بلا سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ دونوں کو اللہ کی طرف سے حکمت پہ مبنی سمجھ کر راضی رہتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۰

تیری رضا کو راضی کرنے کے لیے اے بادشاہوں کے بادشاہ! تیرے چاہنے والوں نے کیسے کیسے روپ دھارے۔ سرِ بازار ناچے جیسے یہ بوڑھا۔ نہ تمیں میں نہ تیرہ میں۔

یارب! راضی ہو! آمین! آمین! آمین!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۱

بندہ صبر نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا؟ بندگی کا بلند ترین مقام شکر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۲

اِعتماد۔ غلام کی صفات کا سردار ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۳

اِتحاد ایک وجود ہے۔ جس بھی اکھاڑے میں اترا، جیت گیا، کسی میدان میں کبھی ہار نہ کھائی۔ ہار نہ کھائی۔ جو بھی قوم ایک مرکز پہ متحد ہو جاتی ہے، غالب ہو جاتی ہے۔

غلبہ، اتحاد کے تابع ہے۔

اتحاد نصرت اور نصرت فتح ہے۔

اِتحاد کثرت کو کسی خاطر میں نہیں لاتا، نہ ہی کسی سے خوف کھاتا ہے۔ متحد ہو اور اتحاد کی برکات دیکھ۔ جس گھر میں اتحاد ہوتا ہے، گاؤں بھر میں اس کا دبدبہ ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۴

روئی کے ریشوں کے اتحاد سے لیس بنتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۵

دنیا بھر کے ملبوسات روئی و ریشم کے ریشوں کے اتحاد ہی سے بنے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۶

اِتحاد بین المسلمین کا مطلب:

حضورِ اقدس واکمل واکرم واجمل واطیب واطہر، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت متحد ہو۔ متحد ہو کر ساری دنیا پہ غالب ہو۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! اٰمِیْن! اٰمِیْن! اٰمِیْن!

اور اتحاد بین المسلمین کا یہ نعرہ پورے جوش و دبدبہ سے گونجتا رہے گا، کبھی دب نہیں سکتا، کبھی مٹ نہیں سکتا، اور نہ ہی کبھی اپنا رُخ بدل سکتا ہے ــــــــ حتیٰ کہ

قیامت برپا ہو ۔ یَا حَیُّ : یَا قَیُّوْمُ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۷

یہ نعرہ ایک عالمگیر حقیقت ہے ۔ ہر دور کا ہر دانشور، عربی ہو یا عجمی، اس کی تائید کرے گا ۔ ما شاء اللہ یہاں تک کہ اسلام کا دشمن بھی اس نعرے کو اللہ کی آواز گردانے گا ۔ ماشاء اللہ یہ نعرہ قبروں میں مُردوں کو جلا دے گا ۔ ما شاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۸

اتحاد ملت کا عمود ہے، اسے مضبوطی سے تھام !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۹

اِتحاد بین المسلمین ملّت کی حیات اور کفر کی موت ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۰

کفر مُسلمان کے مقامات والقابات سے نہیں، اتحاد سے لرزتا ہے ۔ اتحاد کفر کے لیے موت کا پیغام ہے ۔ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۱

نہ مانو، تو کر کے دیکھو!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۲

بندے آتے رہیں گے، جاتے رہیں گے، اُدلتے رہیں گے، بدلتے رہیں گے۔ **اتحاد بین المسلمین** کا نعرہ کبھی نہیں بدلے گا۔ بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا بے شک یہ نعرہ اسلام کی جان اور ملت کی آبرو ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۳

اتحاد دانش کا نچوڑ ہے۔
دنیا بھر کے دانشور اتحاد کے حامی اور انتشار کے مخالف ہیں۔
دنیا کا کوئی دانشور اتحاد کی مخالفت کبھی نہیں کرتا۔
دنیا کا کوئی دانشور انتشار کی تائید نہیں کرتا۔
دانش کا حاصل تو ہے ہی اتحاد۔ جہل بھی انتشار کی تائید نہیں کرتا۔
سلوک کا مفہوم اتحاد ہے۔
اتحاد سلوک کا مفہوم اور دانش کا نچوڑ ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۴

دِل رنجور ہیں، ایک دوسرے سے دُور ہیں۔ متنفر ہیں۔ بیزار ہیں۔ کوئی مژدہ جانفزا سنا۔ کوئی محبت کا جام لا۔ جو دلوں کی دوری دور کر دے۔ مخمور و مسرور کر دے۔ کائنات کی تخلیق کا باعث محبت ہی تو ہے۔ طیب و مُبارک محبت یہ جام بھی کوئی جام ہے ؟

دل توڑنا بازیچۂ اطفال اور جوڑنا عزم الامور ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۵

دین کا پیغام ایک دوسرے سے محبت اور خیر خواہی ہے۔ اتحاد میں محبت اور اتحاد ہی میں خیر خواہی ہے۔

محبّت کر۔ خیر خواہ بن، اور دنیا پہ چھا۔ ما شاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۶

محبت کے نغمے سناتا چلا چل
جو رُوٹھے ہوئے ہیں مناتا چلا چل
دِلوں کو بَساتا لُبھاتا چلا چل
چلا چل مسافر چلا چل چلا چل

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۷

اپنے لیے نہ سہی، اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجلّ کے لیے متحد ہو جا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دائم وقائم نبوت و رسالت کے لیے مُتحد ہو جا۔ مِلّت کی بقا کے لیے متحد ہو جا، اور ضرور ہو جا۔ بیشک اتحاد وقت کی اہم پکار ہے۔

الحمد للحی القیوم
قالہ خیر الرازقین

۳۵۹۸

جور وستم کو مٹانے کے لیے متحد ہو جا۔ مظلوم کی حمایت کے لیے متحد ہو جا۔ اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے متحد ہو جا۔ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام سنانے کے لیے متحد ہو جا۔

الحمد للحی القیوم
قالہ خیر الرازقین

۳۵۹۹

نفس وقلب وروح کے باہم ارتباط واتصال واتحاد سے اتباع اور اتباعِ تام سے مِلی اتحاد ہے۔

الحمد للحی القیوم
قالہ خیر الرازقین

۳۶۰۰

تیرا کوئی خیال، تیرا کوئی قدم، تیرا کوئی فعل، تیرا کوئی قول، تیری کوئی حرکت مِلی اتحاد کے خلاف نہ ہو کسی بھی انداز میں اور کبھی نہ ہو۔ اتحادِ مِلّت کی آبرو، اتحادِ مِلّت کی عزت، اتحادِ مِلّت کا اقبال، اتحاد

ملّت کا وقار، اور اتحاد ہی ملّت کی پکار ہے۔ ملّت کی اقبال مندی کے لیے متحد ہو۔

آمین : آمین : آمین

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۰۱

ملّی اتحاد ایک وجود ہے، قوی الجسم وجود۔ آج یہ مضروب ہے، مفلوج ہے، مدقوق ہے مجذوم ہے۔ کیوں ؟

اس کا علاج کون کرے گا ؟

مرض کی تشخیص کرو، علاج تجویز کرو، اور سب مل کر کرو۔ عام حکمار کو دعوت دو، کوئی صحیح علاج پیش کرے۔ ملّت کی زبوں حالی کسی سے بھی دیکھی نہیں جاتی۔ دلوں کو تلملائے جا رہی ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۰۲

جس وجہ سے بیمار ہوا اور جس علاج سے شفا نہ ہوئی واجب الترک ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۰۳

ایک جوگی سے :

ویرانے میں سوچ سمجھ کر بین بجانا، سارے سانپ چوہے کھانے والے ہی نہیں ہوتے۔ پھنیر بھی ہوتے ہیں۔

۳۶۰۴

ایک بنگالی سے ۔

یہ مسجد ہے ۔ خبردار اگر کوئی پٹاری یہاں کھولی ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۰۵

حضور اقدس واکمل واکرم واجمل واطیب واطہر، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کی شانِ اقدس غیر مسلم منکروں کے نزدیک :

نام لیو جس اچھر کا کر یو چوگنتا
دو ملائیو پنج گن کر یو بیس سے دیا اُڑا
بچے بچے سو نوگن کر یو اس میں دُو دیو ملا
یہ معنی لولاک لما کے نانک دے بتلا
ہے ذات محمد حاضر ناظر ہر شے میں سرِجا

کائناتِ عالم کی کسی بھی شئے کا نام لیں ۔ پھر ابجد کے حساب سے اس ترکیب سے ہر شے کے عدد ۹۲ ہوں گے اور حضرت "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹۲ اعداد ہیں ۔

غور طلب بات یہ ہے کہ :

پہلے چار سے ضرب کیوں دی ؟ پھر اس میں دو جمع کیوں کیے ، پھر پانچ سے کیوں ضرب دی ؟ پھر بیس سے کیوں تقسیم کیا ؟ پھر نو سے کیوں ضرب دی اور بعد میں دو کیوں ملائے ؟

کوئی صاحب علم و فضل ریاضی کی اس ضرب ، تقسیم اور جمع کے اس فلسفہ کی تشریح فرمائیے ۔

کوئی عارف، کوئی صاحبِ علم و فضل، غیر مسلم مفکّر کے اس قول کی تردید کرے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۰۶

نئی پود کے اذہان مختل ہوئے جا رہے ہیں، کیا کریں، کدھر جائیں؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۰۷

منافرت و مناقشت میں اب کونسی کسر باقی ہے؟ ہو سکے تو یہ الاؤ محبت کے پانی سے بجھاؤ۔ ہمارا یہ حال کسی بھی طرح مستحسن نہیں، تبدیل نہ ہوا تو مستقبل کا مؤرخ ہماری یہ غلطی کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اس کمی کو کبھی نظر انداز نہیں کرے گا بلکہ تاریخ میں ہمارے اس حال پہ کڑی نکتہ چینی کے باب کا اضافہ کرے گا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۰۸

یہ دنیا ممکنات کی دنیا ہے۔ یہاں کیا نہیں ہو سکتا؟

کوئی ایسا معمہ نہیں، جو حل نہ ہو سکے، کوئی ایسا عقدہ نہیں، جو وا نہ ہو سکے، کوئی ایسا راز نہیں جسے کوئی پا نہ سکے۔ جیسے مقطعات۔

کوئی ایسا نکتہ نہیں جو کُھل نہ سکے۔ کوئی ایسا مقام نہیں جو انسان کی زد سے باہر ہو، کوہ قاف بھی نہیں، بندے وہاں تک بھی جا پہنچے۔ کوئی ایسی منزل نہیں جو طے نہ ہو سکے، کوئی ایسی چوٹی نہیں،

جو سر نہ ہو سکے، کوئی ایسی وادی نہیں جسے کسی نے عبور نہ کیا ہو، کوئی ایسا در نہیں جہاں تک کسی کی رسائی نہ ہو، کوئی ایسی اُلجھن نہیں جسے سلجھایا نہ جا سکے، کوئی ایسی رکاوٹ نہیں جو دور نہ ہو سکے، کوئی ایسی بیماری نہیں جس کی دوا نہ ہو اور تاریخ انسانی کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جسے قرآنِ حکیم اور سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حل نہ کر سکیں۔

جب حال یہ ہے تو پھر اتنے بندوں میں کیا کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جو ملت کے انتشار کا تدارک کر سکے، وہ معمولی مسائل جو آج غیر معمولی اہمیت اختیار کر گئے ہیں کیا ان کا کوئی مناسب حل نہیں ڈھونڈا جا سکتا، کیا ہمیں انہی فروعی مسائل میں الجھ کر باہم ٹکراتے رہنا چاہیے، کیا ہمیں اپنی ساری قوت یونہی ضائع کرتے رہنا چاہیے؟

آخر ہم سوچتے کیوں نہیں، کہ جو قوت غیروں کے خلاف استعمال ہونے کے لیے تھی، اپنے ہی خلاف ہو رہی ہے، ہم کسی کا کچھ نہیں بگاڑ رہے، اپنے گھر کی بنیادوں کو آپ کمزور کر رہے ہیں اپنا خرمن خود تباہ کر رہے ہیں، اپنی قوت خود زائل کر رہے ہیں اور اپنے تیشے سے خود کو ہی گھائل کر رہے ہیں اور اس حرکت کا نہ ہمیں احساس ہے نہ افسوس، بلکہ ہم باہمی اختلافات کی آگ کو اور بھڑکائے جا رہے ہیں۔

ہماری اس نا اتفاقی نے ہمیں یہاں لا کھڑا کیا ہے کہ وہ سب جنہیں ہمارا نام سُن کر لرزنا چاہیے تھا، ہمارا تمسخر اڑا رہے ہیں مگر ہم ہیں کہ کانوں میں انگلیاں ٹھونسے باہمی بے اتفاقی کا طبل بجائے جا رہے ہیں۔ گویا ابھی ہمارے ساتھ کچھ برا ہی نہیں اور ابھی ہمارا کچھ گیا ہی نہیں۔

کیا یہ صورتِ حال اصلاح کی متقاضی نہیں؟

کیا یہ دفتر اب بند نہیں ہونا چاہیے؟ کیا یہ روش اب ترک نہیں ہونی چاہیے؟ یہ دلخراش منظر بدلنا نہیں چاہیے؟

سنو! وقت پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ:

اے ملّت کے بہی خواہو!
حرکت میں آؤ۔ اللہ کا برکت والا نام لے کر اٹھو اور نفرتوں کی یہ دیواریں گرانے کی تدبیر کرو۔ بچھڑے ہوؤں کو ملانے کی کوشش کرو۔ گرے ہوؤں کو اٹھانے کی سعی کرو۔ ملّت کی بگڑی بنانے کا جتن کرو۔ کوشش تو کرو۔ کوشش تمہارے ذمّے ہے، انجام اللہ کے سپرد۔ تمہاری محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔
ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

اتحاد بین المسلمین: زندہ باد

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۰۹

نظریہ مت بدل۔
نظریہ اہلِ نظر سے عطا ہوتا ہے اور کبھی نہیں بدلتا۔ اکتسابی نظریات بدلتے رہتے ہیں۔ نظر کا نظریہ کبھی نہیں بدلتا۔
نظر، نظر سے نظریہ حاصل کرتی ہے۔ نظر کا عنایت کردہ نظریہ منجانب ناظر، شک و شبہ سے منزّہ۔ ماشاء اللہ!
عالم گیر حقیقت کا ترجمان: ــــــــــ اتحاد بین المسلمین: زندہ باد

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۰

غلبہ ایمان کی میراث ہے۔ ایمان کی غیرت کو جوش دلانے کے لیے دورِ حاضر کا ابتلا کافی ہے

اللہ کرے ایمان کی غیرت جوش میں آئے اور باہمی اختلافات کا خاتمہ کر دے۔ آمین۔ دنیا کے اسلام کے تمام مسلمان ایک مرکز پہ متحد ہوں۔ متحد ہو کر غالب ہوں۔

تمکنت ہی وقار اور تمکنت ہی ملی شعار ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۱

ذکر دوام، ہمدم کا مقام ہے۔ ما شاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۲

تنقید عقیدت کی برکات کو کھا جاتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۳

متحد ہو کر اتحاد کی برکات دیکھ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۴

مشرق تیرا، مغرب تیرا، شمال تیرا، جنوب تیرا، تو زمین پہ اللہ کا خلیفہ۔ اقوام عالم کا رہنما ہے۔

متحد ہو اور اتحاد کی قوت و برکات کا ظہور دیکھ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وضو سے باطن پاک رکھ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۶

جس کے ساتھ جو کچھ بھی ہُوا، تیری ہی طرف سے ہُوا اور تیری طرف سے ہونا عطا ہو یا بلا
حکمت پہ مبنی، اور بندوں ہی کی بھلائی کے لیے ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۷

ہمارا کیا حساب لو گے؟
کسی حساب میں کون پورا اتر سکتا ہے، بندوں کے معاملات تیری رحمت کے محتاج ہیں
یَا حَسِیْبُ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۸

عزت و ذلت دونوں عارضی،

ذکر وطاعت ، باقیات الصالحات :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۹

بندے میں لطافت آسکتی ہے ، لطیف نہیں ہو سکتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۰

انسان کے جسم الوجود میں چھتیس ۳۶ کوٹھڑیاں اور نوؑ دروازے ہیں ۔ خیر اور شر انہی دروازوں سے گزر کر کوٹھڑیوں میں پناہ گزیں ہوتے اور اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۱

یہ انسان کا باطن ہے ۔ ہر کوئی اس کی تلاوت کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۲

جسم الوجود میں ہر وقت شر کے دو اہم نمائندے محوِ عمل رہتے ہیں ۔ ایک ناگ ، دوسرا کتا ۔ جب تک یہ دونوں جسم الوجود سے قطعی دور نہیں ہوتے ، خیر و نور کا باب نہیں کھل سکتا ۔

©

۳۶۲۳

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس گھر میں کتا ہو، رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

○

ف:۔ جس تن میں کتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے کیسے آسکتے ہیں؟
اے میرے نوجوان! اگر تم نے اپنے اندر کے ناگ کو نہ مارا تو کیا مارا؛ اور اگر اسی طرح اس کتے کو نہ بھگایا تو کسے بھگایا۔ اسے اس طرح بھگا کہ جیتے جی پھر کبھی اندر جانا تو دور کی بات ہے نزدیک پھٹکنے کی جسارت نہ کرے اور یہ امور عزم الامور ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۲۴

اقلیم قلبوت کے اندر کی سیر شیخ اکمل کی معیت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۲۵

جب تک یہ دونوں جسم الوجود سے دور نہیں ہوتے، طریقت کا کوئی اسرار نہیں کھل سکتا اس حال میں جملہ مکشوفات نفس کے سراب و فریب سے مُبرّا نہیں ہوتے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۲۶

سانپ موذی ہے اور کتا نجس العین۔ جہاں موذی ہو اور نجس العین۔ وہاں کن انوارات کی توقع کی جاسکتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۷

کیا تیرے نزدیک ابھی ان کے نکالنے کا وقت نہیں آیا؟ یہ تیرے ساتھ کیا کیا نہیں کرتے اور کب نہیں کرتے؟ جو چاہتے ہیں منوا لیتے ہیں لیکن تیری ایک بھی نہیں مانتے۔ مردانگی کے جوہر دکھلا، انہیں گھسیٹ کر باہر لا۔ ایک اکھاڑا جما۔ اگر تو نے یہ نہ کیا، تو کچھ بھی نہ کیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۸

جسم الوجود کے ان دَروں کی ناکہ بندی کر؛ اور یہ شرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لشکروں کے سردار تقویٰ ہی کو بخشا ہوا ہے۔
کوئی غیر اندر نہ رہے، اور نہ ہی باہر سے اندر آئے۔

ماشاءَ اللہ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۹

منازلِ احسان کا ایک خوفناک مقام :

میاں جگالے : اس ویرانے میں سوچ کر بین بجانا۔سارے سانپ چوہے خور ہی نہیں، پھنیر بھی ہوتے ہیں۔جگالے نے تیور چڑھاتے ہوئے کہا کہ وہ اصلی جگالہ ہے، یہ کسب اسے وراثت میں ملا اور پشتوں سے پیشہ چلا آتا ہے، کسی بھی نسل کا کوئی ناگ اس کی زد سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کی بین کی آواز کو سن کر اپنے بل میں رہ سکتا ہے۔یہ وادی کیا وادی ہے، ہم نے تو دمشق جیسی وادی کو بھی نہیں چھوڑا۔

میری اس پٹاری کو دیکھ : اس میں ان سب کا سردار، جو دمشق کی وادی کا سلطان تھا، بند ہے سپیرا سانپ سے نہیں، سانپ سپیرے سے ڈرا کرتا ہے۔

بابا جگالہ بڑی دیر بین بجاتا رہا، سانپ آتے اور سلام کر کے جاتے رہے، کسی نے کسی بھی قسم کی کوئی گستاخی بالکل نہ کی، نہ ہی کسی کو پکڑا۔جگالے نے تھک کر بین بجانا بند کی، سر پکڑ کر بیٹھ گیا جس موذی کو مارنے کے لیے ہم سب مل کر ایک جتھے کی شکل میں آئے، ابھی تک نہیں آیا، کیوں نہیں آیا؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا، نہ ہی کبھی کہیں آج تک ہوا کہ ہماری بین کی آواز پہ سانپ حاضر نہ ہوں مست ہو کر اپنے اپنے بلوں سے نہ نکلیں۔دیوانہ وار جھومتے اس حد پہ نہ آئیں۔اور جب تک جانے کی اجازت نہ ملے، اپنی مرضی سے کبھی واپس نہ جائیں۔

سوچ سوچ کر جگالہ پھر جوش میں آ کر اٹھا، اور بین بجانا شروع کی۔تماشائیوں کا ٹھٹھ لگا ہوا تھا دور دور سے لوگ جوگی کے جوہر دیکھنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ایسا اکھاڑا کہیں کہیں اور کبھی کبھی لگتا ہے۔

جوگی نے بین پہ رنگا رنگ کے دلکش نغمے الاپے لیکن وہ موذی حاضر نہ ہوا۔

جوگی نے جھنجلا کر اپنی بین پھینک دی، جوش میں آگر بولا میں کبھی ہو سکتا ہی نہیں، کہ میرے اس راگ پہ جو میں نے ابھی اپنی بین پہ گایا ہے، وہ حاضر نہ ہوتا"۔

اُٹھا، اور اِدھر اُدھر بے تابی سے گھومنے لگا۔ دفعتًہ اس کی نظر ایک کرنگ پر پڑی۔ وہ کرنگ اس موذی کا تھا، جسے پکڑنے۔ اللہ اللہ، کیسے کیسے جوگی جنگل میں آئے، گوشت پوست گلا سڑا ایک مدت ویرانے میں اسی حالت میں پڑا رہا۔ بنگالہ اپنے فن کے کمال پہ بیحد نازاں تھا اس کا عزم سچ تھا۔

وہ دنیا میں تھا ہی نہیں، حاضر کیسے ہوتا، گڑھا کھودا اور جنگل کی قدیم روایات کے مطابق دفن کر دیا گیا۔

ایک تماش بین:

"بڑے میاں، غور سے دیکھ لینا، کسی اور کا کرنگ نہ ہو!"

"یہ غلطی ہم نہیں کر سکتے؛ ہم کرنگ سے نہیں، منکے سے تشخیص کرتے ہیں"۔

ایک دوسرا تماش بین:

"بابا: وہ منکا ہمیں بھی دکھائیں تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے وہ کیسا ہوتا ہے"۔

"تم اسے دیکھنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بجنے بجنے کو بتاتے اور تمسخر اڑاتے پھروگے۔ البتہ یہ کرنگ کسی دوسرے کا نہیں، اُسی کا ہے"۔

ایک تیسرا تماش بین:

"اسے کس نے مارا اور کیسے مارا؟"

"البتہ یہ بات پوچھنے کے قابل ہے۔ اس کے بارے میں میں کیا بتا سکتا ہوں۔ اس سے پوچھیں جس میں کر اس کا بسیرا تھا"۔

جب اس سے پوچھا، بولا کہ وہ خاکی، سُخرف کا پتلا ایسے موذی کو مارنے کی کیا جرأت کر سکتا تھا،

اسے کوئی نہیں مار سکتا، کبھی نہیں مار سکتا اگر مارے اور جب مارے، وہ مارے۔

ایک سچ تھا تماشا بین:

"وہ کون"

"یہ کسی اور سے پوچھنا"

اس مضمون پر یہ ختم الکلام ہے! ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۰

چھتیسویں کوٹھڑی کی ٹانڈ کے اوپر کنستر نے گھونسلا بنایا ہوا تھا کسی دیکھنے والے کو اس کی خبر نہ ہوتی مزے سے لیٹا طرح طرح کی حرکات کرتا رہتا۔

جب اس نے جوگی کو اندر داخل ہوتے دیکھا، گھبرا گیا، بوندلا گیا، بدحواس ہو کر گھونسلے سے گر پڑا۔ بول و براز خطا ہو گیا اور ٹاؤں ٹاؤں کرتا نہ معلوم کہاں دفعان ہو گیا۔ جوگی نے دیکھ کر حاضرین سے کہا کہ اب یہ نجس الجنس العین کبھی اس گھونسلے میں نہیں آئے گا۔

یہ کہہ کر اور یقین دلا کر جنگل کے جوگی رخصت ہوئے! ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۱

خرگوش کماد کی اوٹ میں بیٹھا مزے کی نیند سوتا ہے، شکاری کتے جب اسے دیکھ لیتے ہیں، کماد کے اندر بھاگا پھرتا ہے۔ کتوں کے قابو میں نہیں آتا۔

لیکن جب کماد سے نکال کر میدان میں لایا جاتا ہے، اس وقت خرگوش کی بازی دید و داد

کے قابل ہوتی ہے۔ اوڑک خرگوش ہی تو ہے، کہاں تک بھاگے گا۔ کتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
اسی طرح، عین اسی طرح نفس (خنّاس) جسم الوجود میں موجود ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۲

خیال ایک مدت آوارہ بھٹکتا ہے (عوام کے نزدیک) اخلاص کی برکت سے اور (خواص کے نزدیک) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش و شفاعت سے خیال کا رُخ عرش کی طرف پھیر دیا جاتا ہے۔ عرش عظیم ہے، کریم ہے، مجید ہے۔ ترس فرما کر خیال کو نفس (سانس) کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور نفس (سانس) کا مسکن، تینوں کا مظہر، مومن کا قلب ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۳

خیال کاشف الاسرار، بحر الانوار کا شناور، من کا ترجمان اور (قرآن کریم و حدیث نبوی ؐ کے ماسوا) علوم و فنون کی جملہ کتب کا مصنف ہے، ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۴

خیال روح کا سفیر، خیال، خیال کا نصیحت کنندہ، خیال خیال کو گھیر گھیر کر شاہراہ پہ لانے والا، جہاں کسی کی بھی رسائی نہیں وہاں تک پہنچنے والا، ایجادات کا موجد، بزم کونین کے نظم و ضبط کا ناظم، حجت کا پیشوا، دانش کا امام، حق کی حقیقت کا مظہر، خیال ہی خیال کے نقص کو دور کرتا اور

خیال ہی خیال کو مطمئن کرتا ہے، خیال لطافت کی انتہا، خیال باطل کی تردید کا قائد، خیال خیال سے بحث کرتا ہے، خیال خیال سے جھگڑتا اور خیال ہی خیال کو گمراہی سے نکال کر سیدھی راہ پہ لاتا اور خیال ہی ہادی سے ہدایت پاکر خیال کی اصلاح کرتا اور ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے۔

خیال حضور اقدس و اکمل، اکرم و اجمل، اطیب و اطہر، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتا اور پھر خیال ہی سے مذکورہ صفات کا ظہور ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۵

خیالِ رموزِ حیات کا شناسا،
نکتہ دان، نکتہ شناس
نکتہ سنج، نکتہ رس
اعمالِ حسنہ کا محور،
اعمالِ سیئہ کے لیے سپر،
خیال کی جدّوجہد غیر منتہا۔
جولان گاہ بیکراں، اور رسائی ماوراء ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۶

خیال، اللہ اللہ

ملکوت وجبروت کا سیّاح
لاہوتی مقامات کا مفتاح

بالآخر اے جانِ من :

اگر سمٹے تو نکتہ
اگر پھیلے تو محیطِ ارض وسما ہے۔
اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۷

خیال مرشد کے ارشاد کی تعمیل سے راشد، حضور اقدس روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے کرم سے منزہ اور یہ ہادئ مطلق رب العالمین کی ہدایت کا قدیم دستور ہے جو کبھی نہیں بدلتا۔ ازل وابد کے تمام فیوض اسی اصول کے تحت جاری ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۸

خیال جب تک مذکورہ فیضان سے فیضیاب ہو کر منزہ نہیں ہوتا، خنّاس کا شکار بنا رہتا ہے۔ خنّاس کا اولین حربہ خیال ہی کو ہم خیال بنانا ہے۔ خنّاس خیال ہی کو ہم خیال بنا کر مطلوبہ افعال سرزد کرواتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۹

محبت کا محبوب کی محبت کے خیال میں گم ہونا خیال کا مایہ ناز مقام ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۴۰

اسی پہ استقامت کی عنایت کا اصطلاحی نام فنا اور یہی بقا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۴۱

کسے فناہ ہوئی، کسے بقا، ہر شئے کو فناہ ہے، محبت کو بقا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۴۲

ہر شئے فانی، محبت باقی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۴۳

محبت دنیا و عقبیٰ کی ہر طلب و تمنا کو رقابت کی تپش میں جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۴۴

محبت محبوب کے سوا کسی بھی خیال کو محب کے قریب تک پھٹکنے نہیں دیتی اور نہ ہی محبت کی غیرت یہ گوارا کرسکتی ہے کہ کوئی دوسرا محب محبوب کی محبت کا دم بھرے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۵

محبت کا نغمہ گایا نہیں جاتا، سینے میں چھپایا جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۶

محبت کا قصہ کبھی کسی نے سنایا؟ محبت کی داستان محب و محبوب تک محدود ہوتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۷

محبوبیت اگر زندیقیت کے پردوں میں مستور نہ ہوتی، بدنام ہو جاتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۸

زندیقیت محبوبیت کا پردہ ہے۔

کسی فہم و ادراک میں آنے نہیں دیتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۴۹

ملامت محبت کا مقبول ترین مقام، ملامت جو کسی کو بھی پسند نہیں، محبت کی آبرو ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۰

خطابات کی دنیا میں ملامت کو کوئی مقام حاصل نہیں لیکن محبت کی دنیا میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۱

محبت کو جب موت کا سامنا ہوا، موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۲

محبت جب بھی روئی، فراق میں روئی اور جی بھر کر روئی، محبوب کی بے رُخی پر بسمل کی طرح لوٹی پر اُف نہ کی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۳

بے رُخی کا احساس محبت کی ضد اور محب کی کمی ہے ۔ جب تک یہ کمی دور نہیں ہوتی ، کشمکش جاری رہتی ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۴

محبت کا دعویٰ محب کا ہوتا ہے ، محبوب کا نہیں ، اگرچہ محبوب ہی کی محبت کی بدولت محب محبت کیا کرتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۵

محبت کا ناز محبوب سے کبھی مایوس نہیں ہوتا ، بے نیاز نہیں ہوتا ، ہو سکتا ہی نہیں ، استغنا کا لبادہ اوڑھ کر مطمئن ہو جاتا ہے اور یہ اس مضمون پر ختم الکلام ہے ۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۶

محبت سے جلال کی کون تاب لاسکتا ہے ! ایسی تپش ، اللہ اللہ ! ماسوا کو جلا کر کوئلہ اور کوئلے راکھ بنا کر کوچہ جاناں کا غبار بنا دیتی ہے ۔ اور اے جانِ من ! جو جل کر راکھ ہو جائے ، اسے اکسیر کہتے ہیں ۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۷

ہمیں تیرے ساتھ پہ ایمان تو ہے، یقین نہیں، بالکل نہیں، ورنہ جب تو ساتھ ہے، گویا ساری خدائی ساتھ ہے۔ اتنا بھی نہیں، جتنا کہ ماں کو شیر خوار بچے پہ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۸

ربوبیت پہ بھی ایمان ہے، یقین نہیں۔ اتنا بھی نہیں جتنا کہ بچے کو ماں پہ۔ ربوبیت پہ ایمان لا ایمان پہ یقین لا۔ یہ احسان ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۵۹

جس دنیا کے پیچھے دنیا مارے مارے پھرتی ہے جب ان کے حضور پیش ہوتی تو تھوکتے بھی نہ، انداز بدل کر حاضر ہوتی، منہ پھیر لیتے، پھر آتی، گلے میں رسی باندھ کر کتورے کی طرح گھسیٹتے پھرتے پھر بھی باز نہ آتی، منہ پہ سیاہی مل کر کھسیانہ کر دیتے اور ان میں سے ایک بھی چیز تجھ میں نہیں، گویا کچھ بھی نہیں اور یہ موروثی گراوٹ کی انتہا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۰

جس بھی رنگ میں رنگریز رنگ دیتا، کبھی نہ بدلتے، دنیا بدل جاتی وہ اپنی کوئی بھی شے کبھی

نہ بدلتے نہ رنگ نہ ڈھنگ، نہ بود نہ باش، اگرچہ سو سال دنیا میں رہتے، جن چیزوں سے ایک بار دست بردار ہو جاتے، پھر کبھی اختیار نہ کرتے۔

دل بدلتے نہ بدلتے، جب تک نہ بدلتا شب و روز پیچھے پڑے رہتے، ہم نے ظاہر بدلا، انہوں نے باطن۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۱

اپنے ہمسفر کو سارا دن بازاروں میں گھماتے، شام کو کوڑے کرکٹ کے بدبودار ڈھیر پہ لے جا کر فرماتے:

یہ وہ بازار کی چیزیں ہیں جنہیں تو نے دن بھر دیکھا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۲

جب قبر کا عذاب اور دوزخ کا منظر تخیل میں آتا ہے، شخصیت گھل ہو جاتی ہے مگر جب بخشش کا مژدۂ جانفزا فہم و ادراک میں سماتا ہے، پژمردہ جان میں جان آ جاتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۳

آئیے آئیے! کیا بات ہے؟ اس بار تو بڑی دیر بعد ملاقات ہوئی۔ سنائیے کیا حال ہے؟
ایک بار ہم پہلے بھی حاضری دے چکے ہیں۔ آپ سے کچھ سننے کی تمنا تھی مگر آپ کی عجیب و غریب

حرکات سے متحیر ہو کر پچکے سے لوٹ گئے۔

واہ بھئی واہ! وہ کونسی حرکات تھیں، جنھوں نے تمھیں حیرت میں ڈال دیا؟

حضرت گستاخی نہ سمجھیں! ڈرتے ڈرتے عرض کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ آپ نے نماز کی نیت باندھی، رکوع میں جاکر توڑ دی۔ ہم سمجھے شاید وضو کی ضرورت ہوگئی لیکن اسی وضو سے آپ نے پھر نماز شروع کر دی اور سجدہ میں توڑ دی۔ پھر نیت باندھی اور تشہد میں پھر ختم کر دی۔ آپ کی یہ ادائیں ہمیں لے ڈوبیں۔

اس پر وہ ہنس کر فرمانے لگے:

یہ کونسی عجیب حرکت تھی جس نے تمھیں متحیر کر دیا۔ میں ہمیشہ ایسے کرتا ہوں۔ جب تک میری نماز نماز رہتی ہے، میں پڑھتا ہوں، تو جب اپنے مقام سے ہٹ جاتی ہے توڑ دیتا ہوں"۔

شکریہ! ہم بھی ایسا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ دعا کریں۔

◎

اس بار تو ہم آپ سے کوئی انوکھی بات سننے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔

سوچ سوچ کر بولے۔ میرے ایک دوست ایک مدت سے ایک حال میں مبتلا تھے ایک دن تنگ آکر اور جھنجھلا کر اسے ایک ویرانے میں لے جاکر اور گڑگڑا کر آواز دی،

"اے او فلاں کے بیٹھے، باہر نکل، ابھی تیری گت بناتا ہوں، گت بھی ایسی کہ قیامت تک یاد رکھے گا کہ کسی کے ساتھ تو نے ماتھا لگایا تھا۔"

جب اس نے دیکھا کہ اب اس کا بچ کر جانا اس کے بس کی بات نہیں، ہتھیار پھینک کر فرماں بردار بن گیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین

۳۶۶۴

جس میوے کی تلاش میں تو نے دنیا چھان ماری، ان بازاروں میں نہیں ملتا۔ اس زمین میں وہ پودا اُگتا ہی نہیں، اُگ آئے تو نشوونما نہیں پاتا، اگر کہیں پا بھی لے تو پھل نہیں لاتا۔ یہ میوہ درساوری ہے دیسی نہیں، پہلے آتا تھا، نامعلوم اب کیوں نہیں آتا۔ اس کا "بدل" تلاش کر، "نعم البدل" تو ہے ہی نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۵

وفات دنیا سے نجات اور عقبیٰ کی حیات ہے، حیاتِ جاوداں۔
مُردے کا اکرام عام، یہاں تک کہ پانی بھی اسے نہیں ڈبوتا۔
جب تک کوئی نفس صحیح معنوں میں مرتا نہیں، برزخ کا عارف نہیں ہو سکتا۔
عالمِ شہود کا کوئی مقام الکتابیت میں کیسے سما سکتا ہے؟ جیسے گلاب کی مہک۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۶

فنا ایک ہے۔ اصطلاحی مدارج چار: فنا فی الوجود، فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ۔

پہاڑ کی چوٹی پہ کھڑے ہو کر میدان کی ہر شے نظر آتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۷

فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ۔ طریقت کی مروجہ اصطلاحات ہیں، ورنہ فنا صرف ایک اور مدارج مذکورہ ہیں۔ ہر شے انسان کے وجود ہی میں موجود ہے۔ جب تک تیرا اپنا وجود کدورت، غضب، غلاظت، شہوت سے بالکل ہی پاک نہیں ہوتا، موجودات باطن کا ظہور نہیں ہوتا، جسم الوجود کی فناہ میں ہر فناہ ہے یا جسم الوجود کی فناہ ہی اصل فناہ ہے۔

اس جسم الوجود کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ یہ جسم الوجود اللہ اللہ۔ تخلیق کا شاہکار ہے اور یہ مقام لطائف و وظائف کا نہیں، عنایت کا ہے۔

جس نے بھی کوئی شے دیکھی۔ اپنے ہی اندر دیکھی۔ باہر کوئی چیز نہیں، جو اندر نہیں باہر بھی نہیں، جو باہر ہیں، سب اندر ہیں۔ تیرے اندر۔ انسانی جسم الوجود گوشت و پوست و ہڈیوں کا پتلا اور خیر و شر کی رزم گاہ ہے۔ رحمٰن اسی میں رہتا ہے، شیطان بھی اسی میں رہتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۸

ہر مَن میں تو، ہر تَن میں تُو، ہر انگ میں تُو، ہر رنگ میں تُو، محبوب ہے تو کیا ہوا، موجود تو ہے، جہاں چاہتا ہے حجاب اُٹھا دیتا ہے، حجاب اٹھا کر محبّت کی ابتلا میں مبتلا فرما دیتا ہے اور یہ ان کی محبت کا قدیم دستور ہے۔ ازل سے چلا اور ابد تک رہے گا۔

محبت کی ابتلا کبھی کم نہیں ہوتی، ہو سکتی ہی نہیں، تاریخ کا ایک درخشندہ باب بن کر رہتی دنیا تک دنیا میں زندہ اور اربابِ محبت کی راہنمائی کیا کرتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۶۹

محبوب نہ ہوتا تو بندوں کا جینا دوبھر ہو جاتا، آزادی کا نام و نشان مٹ جاتا، ہر طرف سناٹا چھایا ہوتا، کپکپی طاری رہتی، خوف سے گھگھی بندھی رہتی، کسی بازار میں کوئی رونق نہ ہوتی، نہ کہیں چہل ہوتی، نہ پہل، نہ اُمنگ رہتی نہ ترنگ، نہ جذب، نہ مستی، پھر کیا تھی اس شاہکار کی ہستی، گویا تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۷۰

غیریت سلوک کی منزل کا اہم ترین مضمون ہے، اگرچہ اس کی تشریحات سے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ اکثر اصحاب دعویدار بھی ہیں۔
میر مجلس سے پوچھا۔ بولے، کہ آج تک کوئی ایسا وجود جو کلیتاً غیریت سے پاک ہو، کہیں نہیں دیکھا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۷۱

کرم سے فیض اور فیض کرم ہے۔

یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ اَکْرِمْنِیْ

بِجَاہِ سَیِّدِ الْاَکْرَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اٰمِیْنَ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۷۲

ایک خصلت ایک عنایت ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۳

بندہ شکر گزار نہیں بنتا، یہ سوچنے لگتا ہے کہ اس کے بغیر فلاں کام نہیں چلنے کا۔ ازلی نظام کا ناظم اس پہ مسکراتا ہے، کہتا ہے کہ کائنات کا نظام ارادتِ ازلی کے تحت محوِ عمل ہے، محوِ عمل رہتا ہے، کبھی نہیں رکتا، رکنا تو اس کی شان کے شایان ہی نہیں۔ اللہ کے کام اللہ ہی چلاتا ہے، کبھی رُک نہیں سکتے، کوئی روک نہیں سکتا۔ ازل سے چلے، ابد تک رہیں گے، کبھی بند نہیں ہوتے جو رُک جائیں وہ اللہ کے نہیں، تیرے میرے ہوتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۴

ان آنکھوں سے بندہ اللہ کو نہیں دیکھ سکتا، دیکھنے والی تیسری آنکھ اندر ہوتی ہے، ہر کسی میں ہوتی ہے لیکن سوتی ہے، ہم اللہ کو نہیں دیکھتے، اللہ ہمیں دیکھتا ہے یا ہر کوئی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا لیکن اللہ ہر کسی کو دیکھتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۵

دُور مت جا، مسجد سے باہر جالی دار کھڑکی میں سے جھانک، اندر بیٹھنے والے نظر نہیں آتے اور اندر والوں کو باہر کھڑے نظر آتے ہیں۔ سمجھنے کے لیے کیا یہ کافی نہیں ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۶

ایمان پہ یقین ، اطمینان کا امین

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۷

گُل کے گرد بھنورا ۔ گوبر کے گرد ڈھونڈ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۸

قدر کی موافقت قادر کی رضا، غیر موافقت عبد و معبود کے مابین ضد۔
رضا میں راحت اور ضد میں کوفت ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۹

میرے عیب اور تیرے کرم کی کوئی حد نہیں ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۰

کرم کی بارگاہ میں کوئی عیب، کوئی بھی عیب، اگرچہ ارض وسما بھرا ہو، رائی کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۱

یا اکرم الاکرمین ! بے شک تیرا کرم مکمل اور تو کریم بے مثال ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۲

جب تک کوئی بالکل ہی مُردہ کی طرح نہیں مرتا، مُردہ نہیں کہلاتا جب تک ایک بھی رگ زندہ ہے، زندہ ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۳

فاقہ و فراغت مہلک ہیں۔ جو بالکل ہی فارغ ہے۔ آوارہ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۴

اتّحاد علماً اسلام، اسلام اصولاً اتحاد

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

ف: اتحاد ہی میں ایک دوسرے سے محبت اور خیر خواہی ہے۔

۳۶۸۵

طاعت محبت کی شاہد اور معصیت کی موت ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۶

عرشِ عظیم کا سیکرٹریٹ:
اسمائے الحسنیٰ ننانوے[۹۹] ـــــــ دفاتر ننانوے[۹۹]

وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّوَاب

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۷

زندگی ایک فصل کا اصطلاحی نام ہے ۔
فناء فعل کی تاک میں اور فعل فناء کی زد میں رہتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۸

فصل سے فعل فناء کی زد سے بچ سکتا ہے، کسی اور طرح نہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۹

ایک فعل کو فناء کرنے کے لیے ارضی و سماوی آفات و بلیات و فتنات منہ کھولے گھات میں بستے ہیں ۔

اَللّٰہُ حَافِظِیْ ، اَللّٰہُ نَاصِرِیْ ، اَللّٰہُ حَاضِرِیْ ، اَللّٰہُ نَاظِرِیْ ، اَللّٰہُ مَعِیْ
فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۰

عزم بالجزم نے جب بھی بلا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تاب نہ لاتے ہوئے کانپنے لگی ۔

کھسیانہ ہو کر اپنے مقام سے ہٹ گئی گویا مٹ گئی ۔ ماشاءَاللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۱

محبت کو فنا نہیں ، محبت کے سوا ہر شے فنا کی زد میں ہے اور فانی ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۲

محبت محبوب کی عزت ہے ۔ غیرت یہ کبھی گوارا نہیں کرتی کہ اس کی عزت فناہ ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۳

محبوب سے مراد ۔ محبوبِ ربِّ کائنات صَلیَّ اللہُ عَلَیہِ وَسلَّمَ کی مقدس ذات ہے
محبوبِ ربِّ کائنات صَلیَّ اللہُ علیہ وَسلَّم سے محبت فطرتِ موجودات ہے اسی
محبوب کی محبت سے وجودِ کائنات کی بقا ہے ۔

محبوب کی محبت وحدت پسند ہے ۔ اپنی محبت میں کسی اور کو شریک نہیں گردانتی ۔
محبوب کی غیرت کو گوارا ہی نہیں کہ اس کی محبت میں ماسوا ہو ۔ محبوب کی غیرت کو یہ بھی گوارا
نہیں کہ اس کی محبت فناہ ہو ۔ محبوب کی محبت لازوال ، غیر فانی ، جاودانی ہے ۔ ماشاءاللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۴

کیا تجھے جگانے و بچھانے کے لیے تیرے "پنڈ" کا قبرستان کافی نہیں ؟ جا کر دیکھ، ان جیسے بے کس اور بے بس دنیا میں کوئی نہیں۔ صرف ایک ہی حسرت لیے پڑے ہیں کہ ایک بار پھر دنیا میں جانے کا موقعہ ملے۔ ہفت اقلیم کی شاہی دسترس کے بدلے بھی قبول نہ کریں۔ ذکر کی قطاریں باندھ دیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۵

اے میرے نوجوان!

زندگی ایک بازی ہے۔ دنیا اس بازی کو جیتے جا رہی ہے۔ تم ہارے جا رہے ہو اور تمہیں اس ہار کا احساس تک نہیں۔ دنیا تیرے لیے ہے تو دنیا کے لیے نہیں۔ آج تو اپنی لونڈی کا غلام بنا ہوا ہے۔ نا معلوم کب اُٹھے گا اور کیسے اُٹھے گا؟ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات پیش کر دی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۶

دیکھ، نہ کوئی رستم رہا نہ بہرام۔ نہ بادشاہ نہ غلام۔ یہاں کوئی کچھ بھی نہیں۔ بس مجبور و مسخر و مجبور رہیں۔ کیا تمہیں وہاں جانا یاد نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۷

ہر نازک سے نازک، دل کا شیشہ ہے، ذرا سی ضرب سے تڑک جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ملوک سے ملوک، دل کی کلی ہے۔ ذرا سی تپش سے کھلا جاتی ہے۔ اور اگر سخت ہو۔ یہی دل ایک چٹان ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۶۹۸

اللہ رؤف و رحیم ہیں۔ کسی بندے کو کسی پریشانی میں کیسے مبتلا فرما سکتے ہیں؟ ہر پریشانی بندے کی پیدا کردہ ہوتی ہے۔ بعض پریشانی مول لی جاتی ہے اور یہ انسانی حماقت کی حد ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۶۹۹

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔
اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا۔
اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔
اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَآؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَ

لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ اٰمِیْنَ ! اٰمِیْنَ ! اٰمِیْنَ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۰

مٹی کے برتن کمہار کی آوی میں پک کر برتن بنتے ہیں جب تک آوی میں نہیں چڑھتے کسی بھی کام کے نہیں ہوتے ۔ دیکھنے میں تو ہوتے ہیں، کام نہیں آتے کسی بھی کام بالکل نہیں آتے ۔ چلو بھر پانی میں گھل کر اپنی اصلی حالت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ایمان۔

ایمان جب تک عشق کی آوی میں نہیں چڑھتا، نہیں پکتا ۔ نام کا ہوتا ہے کام کا نہیں ۔

اِبتلا و آزمائش و فتنات اس آوی کے ایندھن ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۱

دل سے مان ۔ بدوں ارادت الٰہی کسی کو بھی اور کسی بھی حرکت پہ کوئی قدرت نہیں ۔

بے بس و بے کس و مجبور و محکوم ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۲

طریقت الاسلام کی نو بنو منازل کی ہزار ہا صفحات پہ مشتمل دستاویزات کی ایک انتہائی جامع تلخیص، سلوک الی اللہ کی منازل کے چار بنیادی اصول اور چار ہی مستقل مقامات ہیں جو کبھی نہیں

بدلتے۔

اصُول:

۱۔ تَوْبَۃُ النَّصُوح:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

"اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو!" (التحریم - ۸)

۲۔ اَلاِسْتِقَامَتُ الاَعْمَال:

فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ (ھود: ۱۱۲)

"تو آپ جیسا کہ آپ کو حکم ہوا ہے مستقیم رہیئے!"

۳۔ تَرکِ تَام:

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا۔

"اور یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور اچھے انداز میں ان سے الگ رہیے!" (المزمل: ۱۰)

۴۔ ذکرِ دوام:

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

"اور وہ لوگ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی!" (آل عمران: ۱۹۱)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا۔

"اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کرکے اسی کی طرف متوجہ رہو!" (المزمل: ۸)

مقامات :

۱۔ مراقبہ معیت :

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ (الحدید: ۴)

"اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو۔"

۲۔ مراقبہ عند الموت :

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن، ۲۸) "ہر ذی روح فانی ہے اور آپ کے پروردگار کی عظمت و احسان والی ذات باقی رہے گی۔"

۳۔ مراقبہ توحید فی الافعال :

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ (البروج، ۱۶) "وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے۔"

۴۔ مراقبہ توحید فی الصفات :

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (النور: ۳۵) "اللہ تعالیٰ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۳

ثواب وعذاب سے ذہن کلیتًا فارغ کر۔ بالکل ہی فارغ۔ خلوت ہو یا جلوت۔ اپنے معبود و مطلوب و مقصود کو رُوبرو، حاضر و ناظر جان کر ذکر میں مشغول ہو، پھر مصروف ہو، پھر محو ہو یا بالآخر منہمک

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۴

اہلِ ذکر کے نزدیک ذکرِ کثیر کا عدد لاکھ مرتبہ ہے۔ سو، دو سو نہیں۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۰۵

تیرے صیغہ جات دلکش۔ انداز دلفریب، عجز دل آویز، ذوق دل نواز، کیف دل نشیں اور حاصل دل افروز ہو۔ مبارکًا، مکرمًا، مشرفًا

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۰۶

چودھراہٹ آدمیت کا پست ترین مقام ہے اور چودھراہٹ کی دنیا میں "شریک" عرفِ عام ہے۔

اگر کوئی "شریک" اپنے "شریک" کے گھر جا کر ظلم و زیادتی کا اعتراف کر کے معافی مانگ لے اور آئندہ کے لیے سچی دوستی کا یقین دلا دے، تو ــــــــــ

چودھراہٹ زمین و آسمان میں پھولے نہ سمائے،

پھول کر کپّا بن جائے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۰۷

بندے کی توبہ پر اللہ خوش ہوتا ہے

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة عبده حین یتوب الیه من احدکم کان علی راحلته بارض فلاة فانفلتت منه و علیها طعامه و شرابه فالیس منها فاتی شجرة فاضطجع فی ظلها قد أیس من راحلته فبینما هو کذالك اذهو بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم انت عبدی وانا ربك، اخطأ من شدة الفرح -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہوگا جو اپنی سواری پر ایک چٹیل میدان میں جا رہا ہو۔ پھر وہ سواری گم ہو گئی ہو اور اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ ڈھونڈ تلاش اور تجسس کے بعد، نا امید ہو کر ایک سخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سائے میں لیٹ گیا ہو پس وہ اسی حالت میں خاموش و غمزدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہو، اس نے اس کی رسی پکڑلی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں: اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا پروردگار ہوں۔

* * * *

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحه ۳۵۵

الحمد للحی القیوم　فالله خیر الرازقین

۳۷۰۸

اُلّو پرندوں کی دنیا کا دانش مند پرندہ ہے۔ رات کو جاگتا، دن کو سوتا ہے۔ اندھیری رات میں دن کی طرح دیکھتا اور شکار کرتا ہے۔ اپنے شکار کو نگل کر کھال اور بال منہ کے ذریعے اگل دیتا ہے۔

رات کا سردار، دن کو لاچار

کوّوں کو پتہ چل جائے، فلاں شاخ پہ بیٹھا ہے، پیچھا نہیں چھوڑتے، سارا دن بھگائے لیے پھرتے ہیں۔

اُلّو کی بہت سی اقسام ہیں۔ ہر برّاعظم کے اُلّو کی عموماً علیحدہ قسم اور شکل و صورت میں قدرے فرق ہوتا ہے، عجیب و غریب آوازیں نکالتا ہے۔

بعض نے کہا اَللّٰہ ھُو اَللّٰہ ھُو کا ذکر کرتا ہے اور اسی "اَللّٰہ ھُو" کی نسبت سے اُلّو مشہور ہے۔ جو اُلّو کے پیچھے یہاں رہتے ہیں، ان کی آوازوں کا قریب ہو کر جائزہ لیا۔ اَللّٰہ ھُو اَللّٰہ ھُو نہیں کبھی "کھیں کھیں" کہتے ہیں کبھی "ہیں ہیں" کبھی "ہو ہو"۔ کبھی لمبی سیٹی بجاتے اور کبھی روتے ہیں۔

یہ مثل کہ اُلّو صرف ویرانوں میں رہتے ہیں، معتبر نہیں۔ اُلّو وہاں رہنا پسند کرتا ہے جہاں کوئی پہنچ نہ سکے مثلاً پرانے درختوں کے کھوکھلے تنے، غیر آباد چھپر، بلند و بالا مینار، ویران عمارات، کھنڈرات اور تاریک غاریں اُلّو کے پسندیدہ ٹھکانے ہیں۔

اُلّو زیادہ سے زیادہ سات تک گول سفید انڈے دیتا ہے۔ نر اور مادہ دونوں انڈے سیتے اور بچے پالتے ہیں۔

اُلّو ایک دانشمند پرندہ ہے۔ نہ معلوم، ہر احمقانہ حرکت اُلّو سے کیوں منسوب کی جاتی ہے

اُلّو کی دانش کو پورے طور پر تو اُلّو ہی جانتے ہیں۔ اگر ہر کسی کو اس کی دانش مندی کا پتہ چل جائے
کسی بھی اُلّو کو زندہ نہ چھوڑے، جہاں بھی ملے، اچک لے۔

اُلّو کی دانشمندی کی کوئی دلیل؟

سوچ سوچ کر دو۔

"شاف کالج" پہ اُلّو کا مجسمہ بنا ہوا ہے،

اُلّو کسی کے نزدیک عقلمند ترین اور کسی کے نزدیک احمق ترین پرندہ ہے۔ حالاں کہ
دانش اور حماقت کا یکجا ہونا باعثِ حیرت ہے کیوں کہ:

دانش اصول ہے، حماقت فضول، دانش تکریم، حماقت تذلیل، دانش فکر،
حماقت غفلت، دانش حکمت، حماقت جہالت، دانش متانت، حماقت خرافات، دانش باقی
حماقت فانی، دانش میرِ مجلس، حماقت لونڈی۔

مگر اُلّو کی حماقت اس کی دانش کا سَتر ہے جیسے زندیقیت صدیقیت کا اور ملامت
مقبولیت کا۔

گویا اُلّو کی حماقت، اُلّو کی دانش کا نظرِ وَٹو ہے۔ ایسی ہیبت کسی پرندے کی آنکھ میں نہیں
اس کی گول مسلسل گھورتی آنکھیں اس کی تیز نگاہی کی شاہد اور دانش کی برہان ہیں، کسی کو قریب
آتے دیکھ کر بالکل نہیں گھبراتا، تمکنت سے اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ جب کوئی بالکل ہی قریب
آجائے اڑ کر ذرا سی دور پھر اسی شان سے جا بیٹھتا ہے۔ ہے رے اُلّو! تیری دانش کی داد
دے کر صحافت کا حق ادا کر دیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۹

دھون پی کر پلے ہوئے تازی استھانوں کی زینت ہوتے ہیں میدانوں کی نہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۰

ہر قطرۂ ابر پیوستۂ صدف نہیں ہوتا ، ہر صدف حامل گوہر نہیں ہوتا ، ہر گوہر زیبِ تاج نہیں ہوتا ، ہر تاجدار تاج کا محتاج نہیں ہوتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۱

جب تک کوئی عمل ، کوئی بھی عمل اللہ ، فقط اللہ ہی کے لیے نہیں ہوتا اور ہر قسم کی آلائش سے کلیتاً پاک نہیں ہوتا ، انوار و برکات کا نزول نہیں ہوتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۲

بندہ بندے کو پہچانتا ہے :

گفتار سے ، کردار سے ، دستار سے اور رفتار سے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳/۱۳

بُرا نہ منانا، اتنی جلدی تو کسی منڈی سے بھینس بھی نہیں مل سکتی جتنی جلدی تم مولائے کُل، شاہِ رُسل صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، کا طالب ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳/۱۴

"کچھ بھی نہیں" کی تلاش میں لوگوں کی عمریں گذریں لیکن کسی کو بھی اور کہیں سے بھی "کچھ بھی نہیں" کبھی نہ ملا۔

اس مقام کے دعویدار شمار و قطار سے باہر، حامل ناپید۔ خوب جان! جو کچھ بھی نہیں ہوتا، سب کچھ ہوتا ہے۔

"کچھ بھی نہیں" عبدیت کی نفی کا بلند ترین مقام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳/۱۵

مکروہ کبھی مباح نہیں ہوتی اور اتباع کبھی تباہ نہیں ہوتی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳/۱۶

تہ تک جانے کی کوشش مت کر، نہ ہی کوئی تہ تک جا سکتا ہے، سطح سے فائدہ

حاصل کر۔
سمندر کی تہہ میں گوہر ہی نہیں، بلائیں بھی ہوتی ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۷

تہہ میں گوھر ہوتے ہیں، سطح پہ جوھر

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۸
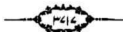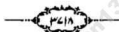
اللہ تجھے مقامات کے خیالات سے محفوظ رکھے، اپنے معبود و مطلوب و مقصود و محبوب کے روبرو ہو، ارشاد کا پابند ہو اور نازبردار۔
یہ راہ لطائف و وظائف کی نہیں، ناز و نیاز کی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۹
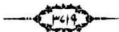
اپنے معبود و مطلوب و مقصود و محبوب کی رضا پہ راضی ہونا نیاز کی ایک کمترین ادا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۲۰
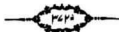
سامری کا طلسم فیضِ موسوی کی تصدیق ہے۔ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۲۱

یاد ایک عبادت ہے اور وہ عبادت ناتمام ہے جس میں سرور نہ ہو، وہ سرور بے کیف ہے جس میں نور نہ ہو، وہ نور کیسا جس میں تابانی نہ ہو، وہ تابانی بے رنگ ہے جس میں شوق نہ ہو، وہ شوق بے لطف ہے جس میں ذوق نہ ہو، وہ ذوق بے ڈھنگ ہے جس میں علم نہ ہو، وہ علم بے سود ہے جس پر عمل نہ ہو، وہ عمل بے کار ہے جس میں دوام نہ ہو اور دوام کسی کامل کی راہنمائی سے ہی حاصل ہوا کرتا ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۲۲

وہ جماعت کیا، جس میں اتحاد نہ ہو، وہ اتحاد کیا جس میں روح نہ ہو، وہ روح کیا، جس میں پرواز نہ ہو، وہ پرواز کیا جس میں اعجاز نہ ہو، وہ اعجاز کیا جو مظہرِ غرائب نہ ہو، وہ غرائب کیا جو عجائب نہ ہو۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۲۳

شریف وہ ہے جو نجیب الطرفین ہو، نجیب الطرفین وہ ہے جو ادب کا دلدادہ ہو، ادب کا دلدادہ وہ ہے جو شائستہ اطوار ہو، شائستہ اطوار وہ ہے جو پختہ کردار ہو، پختہ کردار وہ ہے جو صاحبِ حیا ہو، صاحبِ حیا وہ ہے جو افلاس کو محبوب ہے، افلاس کو محبوب وہ ہے جو بخل کا عدو ہو، بخل کا عدو وہ ہے جو حرص کا قاتل ہو،

حرص کا قاتل وہ ہے جو روشن ضمیر ہو، روشن ضمیر وہ ہے جسے عیب و ثواب کی تمیز ہو، عیب و ثواب کی تمیز اس کو ہے جس کا معیار انسانیت ہو۔ معیارِ انسانیت یہ ہے کہ گناہ کے احساس سے نادم ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۲۴

وہ حسن کیا جس میں نزاکت نہ ہو۔ وہ نزاکت کیا جس میں لطافت نہ ہو، وہ لطافت کیا جس میں دلربائی نہ ہو، وہ دلربائی کیا جس میں کج ادائی نہ ہو، وہ کج ادائی کیا جس میں پیار نہ ہو، وہ پیار کیا جس میں انکار نہ ہو، وہ انکار کیا جس میں اقرار نہ ہو، وہ اقرار کیا جس میں انتظار نہ ہو، وہ انتظار کیا جس میں وصل نہ ہو، وہ وصل کیا جس میں من و تو ہو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۲۵

عشق عطائے الٰہی اور سوز و گداز عنایت مصطفائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ حَبِیْبِکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۲۶

وہ صحرائی بیل جو تو نے دیکھے ہیں، خشک بھوسہ کھانے اور کم پانی پینے اور خرخرش

کی طرح مینگنیاں کرنے والے اس منڈی میں نہیں آتے۔ یہ مرغزاری بیل سبز چارہ کھانے والے، گھنے سایہ تلے رہنے والے ہیں۔ اُن کی سی پھرتی اِن میں کہاں؟ البتہ گوشت اور گوبر میں اوّل درجہ ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۲۷

یہ ایک مانی ہوئی منڈی ہے۔ اس سے بہتر مال کسی اور جگہ نہیں ملنے کا جس مال کی تلاش میں تو پھرتا ہے، یہاں نہیں ملتا۔ باہر سے آتا تھا، اب نہیں آتا۔
کیوں نہیں آتا؟ کوئی نہیں بتاتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۲۸

فقر کی میزان میں ترک کا کوئی ہم پلہ نہیں،
زہد و تقویٰ بھی نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۲۹

ترک عملاً زھد اور تقویٰ کی روح ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۳۰

ناجائز تحفظ، محفوظ کو سرکش بنا دیتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۳۱

سلوک کی منزل کا ایک موڑ

بندہ کہتا ہے :۔ میں کہتا ہوں ، اللہ سنتا ہے ، میں کرتا ہوں اللہ دیکھتا ہے
یہ عبدیت کی جہالت ہے

یقین پیدا کر :۔
اللہ کہتا ہے ، میں سنتا ہوں ۔ اللہ کرتا ہے ، میں دیکھتا ہوں ۔
یہ مراقبہ توحید فی الافعال ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۳۲

اللہ حق ہے ، کبھی ناحق نہیں کہتا اور کبھی ناحق نہیں کرتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۷۳

اہلِ خدمت ہم جیسے نہیں، زمانہ کے مصروف تر فرد ہوتے ہیں۔ خدمت کی لگن میں مگن اور ذاتیات سے پاک، اپنے کام کے سوا کسی اور طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتے چڑی کی طرح مخلوق کو اپنے بچے سمجھ کر جہاں سے بھی کوئی شے حاصل ہوتی ہے، لا کر دے دیتے ہیں، ذاتی استعمال میں کبھی نہیں لاتے۔ شب و روز اسی دھن میں محو ہو کر ہر شے کو بھول جاتے ہیں جیسے مجنون؛

بعض اوقات چڑیا سونڈی کی تلاش میں اُڑتی اُڑتی کہیں کی کہیں چلی جاتی ہے۔ جب تک پا نہ لے واپس نہیں آتی، تلاش جاری رکھتی ہے۔

گویا ہم سے ایک چڑی بازی لے گئی۔ سونڈی کو چونچ میں تحلیل کر کے نہایت احتیاط سے اپنے بوٹ کے منہ میں ڈالتی ہے، کہیں حلق میں نہ اٹکے یا سونڈی کوئی گزند نہ پہنچائے۔

یہ مادہ اللہ نے چڑیا کو بخشا ہے۔ نا معلوم ہم کیوں ایسے نہیں کرتے؛ حالاں کہ اللہ نے ہمیں اپنی ساری مخلوق پر شرف بخشا ہے۔

بہترین چیز جو تجھے اللہ عنایت کرے، مخلوق کے لیے ہو اور کمترین تیرے اپنے لیے۔ نہ کہ اُلٹ، اور یہ

ھلالِ احمر کی رُوح ہے۔

جب تک کسی ادارہ میں حقیقتاً یہ اخلاق پیدا نہیں ہوتا، بت کی مانند رہتا ہے

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷۳۴

اہلِ خدمت غیر جانبدار رہتے ہیں اور غیر جانبدار وہ ہے جسے عام لوگ کہیں کہ وہ غیر جانب دار ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۳۵

جس نعمت کی قدر نہیں کی جاتی چھین لی جاتی ہے۔ جو نعمت ایک بار چھین لی جاتی ہے، پھر کبھی واپس نہیں کی جاتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۳۶

شیخ کی بیعت کے یقین کے نور سے اَللّٰہُ مَعِیْ کا ظہور ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۳۷

لوہا آگ کی آغوش میں دیکھتے ہی دیکھتے آگ بن گیا۔ وہی رنگ وہی خصلت، تیرا دل کیوں نہ پگھلا۔ ذکر کے نور کی برکت سے تیرا دل کیوں منور نہ ہوا۔ مذکور کی صفات کا کیوں نزول نہ ہوا۔ اپنے دل سے پوچھ یقیناً دل صحیح نشاندہی کرے گا۔ حالاں کہ یہ کام سالوں کا نہیں گھنٹوں کا ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۳۸

عزم و استقامت حیات الدنیا کے دو گوھر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جب بھی کسی سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں، اسے عزم عطا فرما کر استقامت بخشتے ہیں ورنہ نہ کوئی بندہ اپنے آپ کسی عزم پہ قدرت رکھتا ہے نہ ہی استقامت پر۔

عزم و استقامت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جتنا بلند عزم، اتنی ہی قوی استقامت عزم کے ساتھ اگر استقامت نہ ہو تو کسی بھی میدان میں کبھی جیت نہیں سکتا۔

عزم قلبوت، استقامت روح رواں نظام قدرت عزم و استقامت ہی سے رواں دواں۔ یہی تاریخ اور یہی آدمیت و انسانیت و بشریت کی جدوجہد کی داستان ہے جو قیامت تک کے لیے زندۂ جاوید ہے۔ کسی بھی زمانے میں کبھی نہیں مٹتی؛ ماشاءاللہ!

عزم و استقامت کی بے مثل مثال جو کربلا کے میدان میں پیش ہوئی، اس کی مثال دنیا کی کسی بھی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ماشاءاللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۷۳۹

دریائے فرات کے کنارے عزم کے دونوں بازو کٹ گئے۔ استقامت پانی کی مشک کو منہ میں پکڑے جا رہی ہے۔ اللہ اللہ! اُدھر تپتی ریت پہ عزم کا سر تن سے جدا ہے اور تن زخموں سے چور زمین پہ تڑپ رہا ہے۔ سر نیزے کی انی پہ بلند ہے استقامت قرآن کریم کی تلاوت کر رہی ہے۔ یہ وہ حد ہے جسے کسی ماں کے لال نے

کبھی مات نہ کیا اور نہ رہتی دنیا تک کبھی مات کر سکے گا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۰

دنیا میں دنیا میلہ دیکھنے جاتی ہے۔ عزم و استقامت کا میدان آسمان والوں کے دیکھنے کا میلہ ہے، کرّوبین کے دیکھنے کا میلہ۔

آسمان والوں نے کیا کچھ نہیں دیکھا ؛

خلیل اللہ کو آتش نمرود میں پھینکتے دیکھا۔ ذبیح اللہؑ کے حلقوم پہ باپؑ کو چھری چلاتے دیکھا۔ ذکریاؑ کو آرے سے چرتے دیکھا۔ ایوبؑ کو آلام میں مبتلا دیکھا، یونسؑ کو شکم ماہی میں محبوس دیکھا، یوسفؑ کو بازارِ مصر میں نیلام ہوتے دیکھا اور جو کچھ کربلا کے میدان میں دیکھا، وہ کبھی کسی نے کسی میدان میں نہ دیکھا۔ شہزادۂ کونینؑ کا سرِ اقدس بالائے سنان دیکھا، تاریخ مات کر دی۔ اب بتلا کوئی کیا کچھ پیش کرتا جائے۔

شاہ شمسؒ کی کھال ادھیڑنا اور منصورؒ کو سولی پہ کھینچنا عزم و استقلال ہی کے مناظر کی داستانیں ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۱

عزم و استقامت کا تذکرہ بزمِ کونین کی تاریخ کا زرّیں باب ہے اور اسی سے بزمِ ہستی میں کیف ہے۔

کئی ایک باتوں کا ابھی کسی میدان میں مظاہرہ نہیں ہوا۔ اگر سب باتیں ہو چکی ہوتیں، دنیا کے قیام کا کیا جواز رہتا، دنیا قائم ہی اس لیے ہے کہ عزم و استقامت کی پیشانی ابھی کئی عنوانات کی محتاج ہے۔

جب تک یہ دنیا قائم ہے، کردار کی داستانوں کا مظاہرہ جاری رہے گا حتیٰ کہ قیامت برپا ہو۔

بہت سی باتیں ابھی تک میدانِ عمل میں پیش نہیں ہوئیں۔ تاریخ ان کی مدت سے اور شدت سے منتظر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷/۴۲

چند بندے اللہ کے ذکر کے لیے فوج سے فارغ ہو گئے بالکل ہی فارغ۔ یا اللہ نے اپنے احسان و کرم سے چند بندوں کو اپنے ذکر کے لیے فارغ فرما کر احسان کی حد کر دی۔

عمل کے لیے تحصیلِ علم کی خاطر تین دن کے لیے ایک شہر میں بھیجے گئے، شہر میں جتنی بھی دانش گاہیں تھیں سب میں حاضری دی، مطلب و مدعا بیان کیا۔ کہ وہ صرف تین دن کے لیے دین کا علم۔ عمل کرنے کی نیت سے حاصل کرنے آئے ہیں۔

ایک صاحب نے فرمایا "میں چالیس سال سے درس و تدریس میں مشغول و مصروف ہوں اور ابھی تک اپنے تئیں کسی زمرے میں شمار نہیں کرتا اور تم لوگ کہہ رہے ہو کہ ہم صرف تین دن کے لیے علم حاصل کرنے آئے ہیں"

یہ حصول کیسا؟

ایک نے عرض کی کہ حضرت ان تین دنوں میں سیر و سیاحت کا وقت بھی شامل ہے ورنہ اہلِ فن کے نزدیک یہ کام زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے کا ہے پھر اس نے عرض کی آپ دین کے کوئی اہم احکام فرمائیں۔

آپ نے فرمایا" اللہ نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر عمر بھر کے لیے عہد کرتا ہوں کہ کسی بھی قسم کا کوئی جھوٹ کبھی نہ بولوں گا" اور یہ علم میں نے صرف ایک منٹ میں سیکھا۔ اللہ مجھ پہ راضی ہو اور اس پہ استقامت بخشے۔

اسی طرح حضرت صاحب جو جو احکام فرماتے جاتے، وہ ایک کاغذ کے پُرزے پہ نوٹ کرتے جاتے اور ساتھ ہی ساتھ اس پہ تحریری طور پر عہد کرتے کہ اب وہ وہ برائی و بے حیائی جس سے اسے اس کے رب نے منع فرمایا ہے، کبھی نہیں کرے گا۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت صاحب کی فہرست ختم ہوگئی۔

پھر ان سب نے نہایت عاجزانہ انداز میں ایک فرمائش کی، کہ وہ باتیں جو آپ نے ہم سے کی ہیں، کہاں سے لی ہیں؟

فرمایا کتب سے۔

پھر سب نے ان کا شکریہ ادا کیا اور اللہ اللہ کرتے مکتبہ کی تلاش میں نکلے۔ ایک قدیم مکتبے سے مطلوبہ مستند کتب حاصل کیں اور اللہ اللہ کرتے اپنے اپنے مقامات کو رخصت ہوئے۔ پھر جہاں انہیں بٹھایا گیا تھا، کبھی نہیں اُٹھے، اسی مقام پہ بیٹھے عمریں گزار دیں۔ زماں بدلے، مکاں بدلے، حالات بدلے، واقعات بدلے، یار بدلے، اغیار بدلے موسم بدلے، لیل و نہار بدلے، فضائیں بدلیں، وفائیں بدلیں، جفائیں بدلیں، ادائیں بدلیں سیلاب آئے، انقلاب آئے۔

بیچاروں کی جمعیتِ خاطر کو برہم کرنے کے لیے کیسے کیسے طوفان آئے، لیکن انہوں نے اپنی کوئی چیز کبھی نہ بدلی۔ نہ خوراک نہ پوشاک، نہ عادات نہ معمولات، جس کام پہ لگ گیا محو و منہمک رہے جس چیز کو ایک بار چھوڑ دیا، پھر جیتے جی کبھی اس کے پاس نہ پھٹکے اور جسے اختیار کر لیا اسے کبھی باطل نہ ہونے دیا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۳

فقر نے عشق کے جھنڈے کو ہمیشہ سرفراز رکھا، کبھی سرنگوں نہ ہونے دیا۔
کبھی کلیر کے جنگل میں، کبھی اجمیر کی پہاڑی پر۔
فقر محی الدین بھی ہے اور معین الدین بھی، قطب الدین بھی ہے اور فرید الدین بھی، نظام الدین بھی ہے اور علاؤ الدین بھی۔ عشق فقر کا امام اور فقر عشق کی جان ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۴

دیوجانس کلبی[1] کے فقر پر یونان اتراتا نہیں تھکتا۔ میاں بولے، میرے مکتب کا چپراسی تھا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

[1] دیوجانس کلبی سکندر کے زمانے میں فقر کا دعویدار تھا۔

۳۷۵

دین کا امام عشق اور جان محبت ہے، دین کی بنیاد حیا اور رُوح صبر ہے
دین کی حیات علم اور عروج عمل ہے، دین کا ستون نماز اور شان تقویٰ ہے
دین کا قانون قرآن اور یار جہاد ہے، دین کا رعب اتحاد اور کمال سخاوت ہے
دین کا جلال عدالت اور جمال امانت ہے۔ دین کی پاکیزگی شرافت اور ہتھیار
شجاعت ہے۔
دین کی ابتدا شریعت، ناز طریقت، احترام حقیقت اور انتہا معرفت ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶

حجاب تیرا امتیازی نشان تھا جواب تجھ میں نہیں۔ نقاب ہے حجاب نہیں
افسوس صد افسوس

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷

نقاب زیبائش کے مقام پر پہنچ کر دم توڑ گئی۔
ہائے ہائے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۸

صدقات سے بڑھ کر کوئی قوت نہیں۔ اگر پردہ میں ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی۔ پھر پیدا کیے پہاڑ اور قائم کیا ان کو زمین پر، اور حیران رہ گئے فرشتے پہاڑوں کی سختی سے۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا، اے پروردگار! کیا پہاڑ سے بھی سخت تر کوئی چیز تیری مخلوقات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہا ہے۔ فرشتوں نے پوچھا اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا ہاں آگ ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے پروردگار تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں، پانی ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا، اے رب! کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں ہوا ہے فرشتوں نے پھر پوچھا اے رب: کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں۔ آدم کا بیٹا انسان ہے، جو خیرات کرتا ہے سیدھے ہاتھ سے اس طرح کہ الٹے ہاتھ سے بھی چھپاتا ہے۔

(ترمذی)

(مشکوۃ شریف اردو جلد اول صفحہ ۳۳۲ شمار ۱۸۱۷)

۳۷۴۹

ڈھول نے صدقے کی ڈھال توڑ دی ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۰

ترک میں ستر ہزار احکام کی تعمیل ہے ، اور صمت میں (اگر تام ہو) نوّے ہزار حکمات

ماشآء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۱

تارک وہ ہے ؛

جو سلطان التارکین کے ہاں ایک بار بک کر پھر کبھی نہیں بکتا ، کسی بھی قیمت پر اور کسی بھی بازار میں کبھی نہیں بکتا ۔ بک سکتا ہی نہیں ۔ نہ ہی کوئی اسے خریدنے کی جرأت کر سکتا ہے ۔

سلطان کی غیرت کو کبھی گوارا نہیں کہ اس کے خریدے ہوئے سودے کو کوئی خریدنے کی گستاخی کرے ۔

جس کے خیال پہ کوئی خیال مطلق اثر انداز نہ ہو اور جس کا خیال ہر خیال پہ حاوی ہو ۔

جس کی صرف ایک طلب ہو ۔ صرف ایک ۔ اس ایک کے سوا کسی بھی طلب کو نزدیک تک آنے نہ دے ۔ پھوٹی آنکھ سے بھی نہ دیکھے ۔ جس کے نزدیک سونا اور مٹی یکساں ہوں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۲

کونین کا کوئی منظر جسے للچا نہ سکے ، نہ ہی اسے اپنی طرف مبذول کر سکے ۔ حتّٰی کہ ہار مان کر ہتھیار پھینک دے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۳

ترکِ طریقت کا روشن چراغ ہے جسے کوئی طوفان کبھی بجھا نہیں سکتا ۔

ماشاءاللہ !

ترکِ مردانیت کی چٹان ہے جسے کوئی زلزلہ کبھی ہلا نہیں سکتا ۔

ماشاءاللہ !

ترک ایک وجود ہے ، قوی الجسم وجود جسے کوئی بھی جنبش کبھی ڈگمگا نہیں سکتی

ماشاءاللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۴

جو بھی شے ذکر و طاعت کے صیغہ میں شمار نہیں ہوتی اور جو بھی شے ذکر و طاعت کی راہ میں مخل ہو، کسی بھی انداز میں مخل ہو، ترک کی کتاب میں واجب الترک ہے۔ اگرچہ میر و سلطان کی محفل ہو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۵

مرغابی دن بھر جھیل میں تیرتی، ڈبکیاں لگاتی ہے لیکن جب اُڑتی ہے!
ایک بُوند تک ساتھ نہیں ہوتی۔
اسی طرح تارک، عین اسی طرح ۔ مَاشَآءَ اللّٰہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۶

ترک طریقت کا اولین قدم و نزولِ برکات کا انسب معمول ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۷

ترک طریقت کا اکھاڑا ہے۔ اکھاڑا نہیں تو دنگل کیسا؟

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۸

جہاد زندگی کی داستان اور ترک اس کا دیباچہ ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۹

ہر منصوبہ کو مزدور نے عملی جامہ پہنا کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا لیکن تحسین و داد سے محروم ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۰

خواص حیاتین و افادیت کے لحاظ سے تربوز اپنے موسم کے میووں کا سرتاج شیریں شربت کا روح افزا جام، سستے دام اور کوئی مشروب مرکب اس کا ہمسر نہیں - مَاشَاءَ اللہ !

امراء کے نزدیک اپنی بے قدری کی غیرت کی بدولت ان کے دسترخوان کی زینت نہیں بنتا ،

حنظل کی طرح اپنی پرورش کے لیے مصنوعات کا محتاج نہیں ریت سے پانی چوس کر دھوپ کی کرنوں میں پک کر جس کی قسمت میں ہوتا ہے ، پیش ہو جاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۱

جو نماز نمازی کو برائی اور بےحیائی سے نہ روک سکے۔ کیا نماز ہے؟
جو ذکر ذاکر کے قلب کو مطمئن نہ کر سکے، کیا ذکر ہے؟
جو ہجرت مہاجر سے منہیات ترک نہ کرائے، کیا ہجرت ہے؟
جو توکل متوکل کو ماسوا سے بے نیاز نہ کر سکے، کیا توکل ہے؟
جو علم عالم کو رذائل و خبائث سے باز نہ رکھے، کیا علم ہے؟
جو معیت اپنے حال کو ماسوا سے مستغنی و بے نیاز نہ کرے کیا معیت ہے؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۲

غیرت کی نقاب اوڑھ - یہ نقاب کوئی نقاب نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۳

سلوک کی منزل میں جو منزلت ملامت کو حاصل ہے تحسین کو نہیں، جو قبض کو ہے بسط کو نہیں، جو فراق کو ہے، وصل کو نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۴

معیّت کا زبانی دعویٰ نہیں، یقین پیدا کر ــــــ محکم یقین
اللہ کا اپنے کسی بندے سے کسے قفس سے ہمکلام ہونا فیضِ معیّت (اللہ معی)
کی حقیقت ہے جسے کوئی کبھی نہیں جھٹلا سکتا۔ ماشاءَ اللہ!
حاضر سے ہمکلام ہونا ممکن ہے، ناممکن نہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۶۵

اِردگرد کتب کا ڈھیر ــــ اندر اندھیر

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۶۶

جو کام، جو کلام، جو بات، جو ملاقات، تیرے وہاں کام کی نہیں، یہاں مت کر۔

اگرچہ راحت خیز ہو اور عزت آمیز ہو

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۶۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی عزت و عظمت، ہیبت و قدرت

وجلال وکمال کی برکت سے، ہر قسم کے سحر وطلسم کا ابطال ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۸

جب بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نازل ہوئی۔ بادل مشرق کی طرف بھاگ گئے۔ ہوائیں رُک گئیں، سمندر میں جوش آیا۔ چارپایوں نے کان لگائے، اور آسمان سے شیطانوں کو سنگسار کیا گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام نے اپنی عزت کی قسم کھائی کہ جس پر اس کا نام لیا جائیگا، شفا ہوگی۔ جس پر اس کا نام لیا جائے گا، اس میں برکت ہوگی اور جو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے گا جنت میں جائے گا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۹

نمرود کے کفر کا کاسہ جب ڈکا ڈک بھر گیا۔ ایک بوند کی بھی گنجائش نہ رہی اور اپنی خود ساختہ خدائی کے نشہ میں وہ اللہ کے خلیل کو بھی اپنی زد میں سمجھنے لگا تو بدمستی کے عالم میں مسندِ شاہی سے اٹھا، امراء سے مخاطب ہوا، حکم دیا، ایک لمبی چوڑی آگ جلاؤ، امراء نے تعمیلِ حکم کی، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کی ذاتِ اقدس کی طرف اپنی ناپاک انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا (نعوذ باللہ) "اسے اس آگ میں جھونک دو! اسے ہمیشہ کے لیے ختم کر دو تاکہ میری خدائی کے انکار کا مزہ چکھے اور میری ربوبیت سے انکار کرنے والوں کے لیے سامانِ عبرت ہو۔"

اللہ اللہ! حدِّ نظر تک بھڑکتی ہوئی آگ کے دہکتے شعلوں اور مچلتی لپٹوں کا سمندر تھا کہ جس کے قریب پھٹکنا انسانی بساط سے باہر تھا۔ تدبیریں سوچنے لگے کہ اس اللہ کے خلیل کو اس الاؤ میں کیسے پھینکا جائے۔ کوئی تدبیر بن نہ آتی تھی۔ ابلیس لعین جو گھات میں بیٹھا تھا حسبِ دستور حاضر ہوا اور منجنیق کے استعمال کی راہ سجھائی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو ادھر آگ میں پھینکنے کے لیے منجنیق میں بٹھایا جا رہا تھا، اُدھر خلّت ان کی اس سفیہانہ حرکت اور ناپاک جسارت پر مسکرا رہی تھی۔ دریائے کرم جوش میں آیا اور منجنیق کے دامن میں ——

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کا نزولِ اجلال فرمایا —— مَرْحَبًا ۔ مُكَرَّمًا ۔ مُشَرَّفًا

جس نے اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے آگ کو گلزار میں بدل ڈالا۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ!

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

(۳۷۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی کی عظمت و جلالت سے فرعون اور اس کے جادوگروں، ہامان اور اس کے لشکروں، قارون اور اس کے پیروکاروں پر غالب آئے۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ!

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جب سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی، تو فرشتوں نے کہا، اللہ کی قسم! اب آپ

کی حکومت مکمل ہوگئی، اسی کی برکت سے آپ زمین کے بادشاہوں پہ غالب آئے
اور آپ نے اسے جس بھی چیز پہ پڑھا، وہ آپ کی فرماں بردار ہوگئی،

○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہ نازل کی گئی تو آپ اس پہ بیحد خوش ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اسے اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے، آتے جاتے، بلندی پہ چڑھتے اور اترتے وقت کثرت سے پڑھا کرو۔ نیز یہ وعدہ بھی فرمایا کہ :

جس شخص کے نامۂ اعمال میں آٹھ سو مرتبہ یہ کلمات ہوں اور وہ مجھ پر اور میری ربوبیت پہ ایمان رکھنے والا ہو، اسے آگ سے آزاد کر کے بہشت میں داخل کروں گا۔ پس آپ کی قرأت اور نماز کا آغاز "بسم اللہ" سے ہونا چاہیے کیوں کہ جس کی قرأت اور نماز بسم اللہ سے شروع ہو اس کی موت آسان ہوگی۔ اسے منکر نکیر کا خوف نہ ہوگا۔ اس کی قبر کشادہ اور روشن ہوگی۔ اس پہ رحمت نازل ہوگی۔ وہ قبر سے نورانی صورت میں باہر نکلے گا۔ اس کا حساب کتاب آسان ہوگا اور ترازو بھاری۔ اسے پلصراط پہ کامل نور ملے گا، یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہوگا، اور میدانِ قیامت میں اس کی نیک بختی اور بخشش کی منادی جائے گی اور یہ امر آپ کے لیے اور آپ کے پیروکاروں میں سے ہر اس شخص کے لیے خاص ہے، جو وہی کہے، جو آپ کہتے ہیں اور اسی پہ کاربند ہے، جس پہ آپ کاربند ہیں۔ اور آپؑ کے بعد یہ شرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لیے مخصوص ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے فرمانبرداروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشخبری دی۔ ان سے آپ کی صفات بیان کیں اور ان سے آپ پر ایمان

لانے کا عہد لیا۔ مَا شَاءَ اللّٰہ!

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۱

بھئی کئی بار پہلے بھی بتا چکے ہیں، کہ: پروانوں میں رقابت نہیں ہوتی۔ پروانہ شمع کے جمال میں گم ہو کر ماسوا کی کوئی خبر نہیں رکھتا۔ اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس کے سوا کوئی اور بھی اس شمع کا پروانہ ہے، دیکھتے ہی بے خود ہو جاتا ہے۔ ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ دیوانہ وار منڈلاتا شعلے سے لپٹ جاتا ہے اور شمع کے گرد بسمل کی طرح لوٹ لوٹ کر اپنی جان پہ کھیل جاتا ہے۔

شمع یہ سب کچھ دیکھ کر صرف مسکرا دیتی ہے

اسی طرح چکور چاند تک پہنچنے کے لیے اُڑ اُڑ کر جب تھک جاتی ہے، بیہوش ہو کر زمین پہ گر کر جان بحق ہو جاتی ہے اور چاند کو اس بیچاری کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۲

عشق فقر کا امام اور کرم فقر کی فطرت ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۳

اے ہم نشیں!

اگر تو نے نری تسبیح ہی پھیری، گویا کچھ بھی نہیں کیا۔

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۴

اگر تیری جرأت نے۔ جرأت رندانہ نے اس محبوب کو مکشوف نہ کیا
تو کیا کیا؟ ———— کچھ بھی نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۵

عزم کسی کے روکے کبھی نہ رُکا۔ اگر رُک جائے، عزم نہیں، ناقص ہے
اگر تو اپنی جستجو میں بے قدر پروانے کے ذوق کرمات نہ کر سکا، تو کیا تو اشرف
اور کیا تیرا اشرف!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۶

اگر تو نے میدان میں شیطان کو نہ پچھاڑا اور سر بازار نہ تاڑا، تو کیا
تیری شیخیت اور کیا اس کا حاصل

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۷

اگر تیرا جذبہ تیرے محبوب کو نوازش پہ مجبور نہ کر سکے تو کیا وہ جذبہ اور کیا تیری محبت ؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۸

ایک فاضل مخلص صاحبِ جستجو کے ایک سوال کے جواب میں :
"طالب اپنی مراد کو پہنچا" سے کیا مراد ہے ؟

قناعت

عنایتِ الٰہی ہے ، جسے قناعت عنایت ہوئی گیا بامُراد ہُوا

نفسِ مُطمئنّہ

نفس کا بلند ترین مقام ہے اور یہ قناعت ہی کا اصطلاحی نام ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۹

قناعت اصل ، اور دیگر مدارج فصل ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

تشریح :

طالب کی مراد وہ مطلوبی مقام حاصل کرنا ہے جس سے وہ اپنا مقصدِ حیات وصول کرنے میں کامیاب و کامران ہو سکے۔ پھر بھی طالب جب اپنی مراد حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کو اور رفعت و بلندی کا مقام حاصل کرنے کی تمنا اور آرزو قدرتِ الٰہیہ کی طرف سے پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ مقام اعلیٰ عرشِ معلّٰی پرذاتِ کبریا خداوندِ قدوس رب العٰلمین کی جلوہ آرائی کا ہے جہاں پر اس کے مقربین فرشتے اور صاحبین ملائکہ اس کی تعریفی صفاتی اقدار کی تسبیح کیا کرتے ہیں۔ اس لیے تہلیل کی تسبیح کرنا عروج کا مقام دیکھنا مقصود ہوتا ہے۔ طالب کی مراد جب حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس کو قناعتِ الٰہی حاصل ہو جاتی ہے، پھر وہ اور زیادہ بلندی کا مقام دیکھنے کی آرزو یا خواہش نہیں کیا کرتا مگر بارگاہِ الٰہی میں دوسرے مقبول و محبوب مسلمان اپنی باتیں سنا کر اس کے دل میں حسرت پیدا کر دیا کرتے ہیں جس سے وہ رشکِ مسلمانی سے اور زیادہ رفعت و بلندی کا مقام وصول کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ طالب کی طلب اگر ختم ہو جائے تو وہ فنا پذیر فرد کہلائے گا ورنہ طالب کی طلب مطلوب و مقصود ہونے کے لیے ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۰

استراحت نے تمکنت کو منسوخ کر دیا۔ ورنہ جب تیری دنیا مسافرانہ تھی، تیری نظر دلوں کے قرار چھین لیتی، اگر کافر پر بھی پڑ جاتی، اگر گنہگار بنا دیتی۔ تیری آواز اللہ کی آواز ہوتی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۱

تیری عظمت کعبہ سے بڑھ کر اور ہیبت وَرٰی الورٰی تیری قبا زری زربفت نہیں لاتحفت تھی، جسے تو نے تار تار کر دیا، اور اس کا تجھے احساس تک نہیں، یہ قبا جو تو نے پہنی ہوئی ہے، بالکل نہیں جچتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۲

آپ کی غیرت یہ کیسے گوارا کرتی ہے کہ آپ کی بہن اور آپ کی بیٹی آپ کے سامنے ایسے باریک کپڑے کی شلوار اور قمیص پہنے پھرتی ہو،
تہذیب کی ہزار ہا سالہ تاریخ کے کسی بھی دور میں ایسا باریک کپڑا کبھی کسی نے نہیں پہنا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۳

ہلوارہ ضلع لودھیانہ کا ایک مشہور و معروف قصبہ تھا۔
۱۹۱۹ء کی تحریکِ خلافت کے دوران میں پانچ ہی سالہ بچّہ تھا، رات کو اجلاس شروع ہوا، سب دیکھنے گئے، میں بھی گیا۔ تقریر کے ابتدائی دو شعر مجھے ابھی تک یاد ہیں ؎

تُن راہیا راہے جاندیا میری سُن جا گل ذرا
تیرے سر تے پگ ولایت دی ایہنوں لاہ چوا آٹری لا

اس کے بعد ہلوارہ کے حاضرین اٹھے اور اپنے اپنے گھروں سے ولایتی ململ کے تھانوں کے تھان لا کر تکیہ میں انہیں آگ لگا دی۔ قصبہ بڑا تھا۔ جوں جوں لوگوں تک بات پہنچتی گئی، وہ آتے رہے اور ولایتی ململ کے ملبوسات آگ میں پھینکتے رہے۔ آگ کا ایک بھانبڑ مچ گیا۔

اس طرح تیرا خون جو بالکل ہی سرد ہو چکا ہے شاید کسی ایسی کہانی سے گرما ئے اور اسی طرح ان ملبوسات کو جسے کوئی بھی تہذیبِ انسانیت کو زیب تن کرنے کی اجازت نہیں دیتی، آگ کی بھینٹ چڑھائے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۴

"نی تائی! غرق جانیئے! توں وی ایہہ شلوار پا لئی"
"پُت! تیرا ایہہ پرسوں لیا یاسی"

یلّے اوبیریا !

"تیرے تائے دا تہبند دی ایہسے نال دا ای اے"

ہائے ہائے : "تائے دا وی ؟

"عیدو ! ایہہ کیہڑی نویں گل اے، کل میں پھپھی نوں عید سے کے گیا، اوہدے دی کپڑے ویکھے۔ تے ویکھ کے میں ڈُب ڈُب جاواں۔ شرم دے مارے اوتانہاں نظر نہ اٹھاواں"

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷/۸۵

جس دوست کی خدمت میں یہ رسالہ پیش ہو، یہ سمجھے کہ راقم الحروف ملتمس ہے اپنے حلقہ اختیار میں ایسے باریک کپڑوں کا ایسے خاتمہ کرے، اور ایسے کرے کہ یہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں، اپنے احباب کے پیچھے پڑے، شریفانہ انداز میں، ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے، کہ وہ بھی اپنے اپنے گھروں سے اس نحوست کا خاتمہ کریں۔

پہننے والے کی تو آنکھیں اوپر ہوتی ہیں۔ اپنا جسم دکھائی نہیں دیتا۔ دیکھنے والا تو دیکھتا ہے جو دیکھ کر غیرت کی ندی میں ڈوب جاتا ہے اور غیر تمند ایکبار ڈوب کر پھر کبھی باہر نہیں آتا، نہ ہی میں سما جاتا ہے

اگر اب بھی آپ نے ان کپڑوں کو نہ بدلا تو کیوں نہ بدلا ؟

کہیں غیرت ، جو ہماری ملی میراث تھی ، مر تو نہیں

گئی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۶

پہننے والے سے سوال کریں۔
میری بیٹی ! ، میری بہن ! ، میری پھوپھی ! ،میری خالہ ! ایسے مہین کپڑے سے ستر پوشی کرتے ہیں ؟
اگر نہیں ،تو انہیں آپ نے کیوں پہن رکھا ہے ؟ ابھی بدلیں ۔ یہ کپڑے پہننے کے نہیں ،جلانے کے لائق ہیں ۔ بی بی پٹھانی سے سبق لیں ۔ میں گز موٹے کپڑے کی شلوار قمیص پہنے کس حکمت سے باہر جنگل میں کماد کے کنارے اپنے ڈیرے پر اکیلی بیٹھی مال ومنال کی حفاظت کرتی ہے ،اللہ کے سوا کسی سے بھی کوئی خوف نہیں کھاتی اور نہ ہی کسی کو آگے قدم بڑھانے کا حوصلہ پڑتا ہے !۔۔۔۔۔۔ اور تم ! اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۷

ہماری مردانگی کے جوہر چھن چکے ،ایک ایک کر کے سارے چھن چکے ،ایک بھی ہمارے پاس باقی نہیں ! ورنہ بہن کی کیا مجال ،کر بھائی کے ایک اشارے پر یہ طور سات تو ہیں ہی کیا ،جان تک نہ وار دیتی ۔ بھائی کی غیرت کمزور ہی ہے اور بہن کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ۔

میری آبرو میری غیرت کی پاسبان تھی۔ اگر غیرت نہ رہی گویا کچھ بھی نہ رہا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۸

ہلوارہ لودھیانے کا مشہور و معروف قصبہ ہے۔ دنیائے اسلام کے نامور مشائخ نے جن میں ایک مجذوب قلندر تمکین الوریٰؒ بھی شامل ہیں، اس قصبے کو اپنے قدومِ میمنت لزوم سے مشرف فرمایا اور سید قطب بخاریؒ طریقت الاسلام کی مایۂ ناز شخصیت بھی اسی جگہ آرام فرما ہیں۔

مشہورِ عام ہے کہ کسی زمانے میں یہاں سیدوں کی دو صاحبزادیاں، برہمنوں کی لڑکیوں کے ساتھ مل کر "تیاں" دیکھنے چلی گئیں (تیاں کا میلہ ہندو لڑکیوں کا ایک معروف میلہ ہے، جو ساون کے شروع میں گاؤں سے باہر لگا کرتا ہے۔ ہندو لڑکیاں اس میں ناچتی اور رنگا رنگ کے گانے گا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتی ہیں)

میلے کی رنگینیوں میں کھوئی ہوئی لڑکیوں کے ساتھ ان سیدزادیوں کو بھی وقت کا احساس نہ رہا اور واپسی میں شام ہو گئی۔ صرف اس بات سے غیرت کھا کر، کہ اب گھر جا کر والدین کو کیا جواب دیں گی، وہیں زمین میں سما گئیں۔

اور یہ واقعہ، یہ داستانِ غیرت وہاں زبان زدِ خلائق تھی۔
یہ راقم بھی ان عفت مآب بیبیوں کی قبور پہ اکثر حاضری کا شرف حاصل کرتا رہا ہے۔
واللہ اعلم بالصواب۔ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۹

نام و نمود کی خاطر لوگ کیا نہیں کرتے، لاکھوں روپے ضائع کر کے آخر سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، چوں تک نہیں کرتے۔ کیا آپ دین و شرافت کی ناموس پر چند گز کپڑے کا نقصان نہیں جھیل سکتے؟

یہ کپڑے جو آپ نے پہن رکھے ہیں، پہننے کے قابل نہیں، بالکل نہیں۔ آپ ان کو مت پہنیں، اللہ آپ سے راضی ہو

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۰

آج تک جتنے بھی اللہ کے بندے بولے، ایک بات بولے:

"علم پہ عمل کر اور عمل کو باطل مت کر"

اللہ تجھ کو علم پہ عمل اور عمل پہ استقامت بخشے۔ تیرا کوئی عمل، کوئی بھی عمل کبھی باطل نہ ہو۔ تو جس بھی میدان میں اُترے، جھنڈے گاڑ دے۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۱

"آئیے آئیے! اس دفعہ تو بڑے میاں آپ نے آنکھیں ہی تھکا دیں"

"اب کے میں ذرا دور چلا گیا تھا۔ منجمد شمالی تک بھی کہوں تو بے جا نہیں۔"

بڑے میاں: قدم قدم پہ خانقاہیں اور چپہ چپہ پہ درس گاہیں ہیں، کیا کہیں سے بھی آپ کی مراد برنہیں آئی؟

بڑے میاں: بُرا نہ منانا، آپ کی شفقت نے ہمیں ذرا بے تکلف کر رکھا ہے، معلوم ہوتا ہے، صحرا نوردی آپ کا ذوق بن چکا ہے ورنہ اتنی دُور اور اتنی دیر کیوں گئے اور کہاں رہے؟

"یُوں کہو۔ ابھی تک میرا مطلب حل نہیں ہوا۔ میرے بال اسی جستجو میں سپید ہونے لگے۔"

"آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ کس کی تلاش میں صحراؤں کی خاک چھانتے پھرتے ہو: اللہ نے اپنا پتہ نَحْنُ اَقْرَبُ بتلایا۔ پھر آپ کس کی تلاش میں کہاں پھرتے ہو؟"

"بابے یہ مجھ کو بھی پتہ ہے، میرا اللہ میرے اندر ہے۔ میں اللہ کی تلاش میں نہیں اللہ کے بندے کی تلاش میں مارے مارے پھر رہا ہوں۔ اور ابھی تک مجھے وہ بندہ کہیں نہیں ملا۔"

"آپ کس قسم کے بندے کی تلاش میں ہیں؟ بندوں سے تو یہ دنیا بھری پڑی ہے۔ ایک سے ایک اعلیٰ اور ایک سے ایک ارفع ہے۔"

"میں بندوں کے مقامات سے مطلق دلچسپی نہیں رکھتا، میں صرف اُس بندے کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہوں' جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو' اور جو کہتا ہو، کرتا ہو"

"اللہ اللہ! دنیا بھر میں ابھی تک آپ کو کوئی ایسا بندہ' جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو، جو کہتا ہو وہ کرتا ہو، نہیں ملا ـــــ پھر کب ملے گا؟ سچ پوچھو تو

اسی تلاش میں ہم نکلے تھے۔ آخر تھک ہار کر بیٹھ گئے، آپ بھی ایسا ہی کریں۔"

اس پر بڑے میاں بھڑک اُٹھے۔

"میں یہ کیسے کر سکتا ہوں؟ جب تک میں اپنے مطلب کو نہ پالوں، کبھی نہیں ٹلنے کا۔ میری جان! میں دریا کی موج ہوں، جب تک میں اپنے ساحل سے ٹکرا نہیں جاتی، کبھی رُک نہیں سکتی۔ گرداب میری لپیٹ میں ہے۔ میں گرداب کی لپیٹ میں نہیں۔ گرداب بیچارا میرے مقابلے کی کیا سکت رکھتا ہے، کوئی گرداب میری راہ میں کبھی حائل نہیں ہو سکتا۔ میں جس طرف جاتی ہوں ہر شے کو بہائے جاتی ہوں، اگر چاہوں تو دریاؤں کا رُخ یک بدل دیتی ہوں۔"

ان میں سے ایک نامعلوم بولا؛

اگر کہیں کوئی ایسا بندہ مل جائے، جو کچھ ہو، کچھ بھی ہو، جس کا عزم استقامت کے تابع ہو۔ میں اپنی یہ دستارِ فضیلت اس کے قدموں پر ڈال دوں، اگرچہ وہ گھسیارا ہو، یا لکڑہارا!

سینے کی کدورت سے منزّہ ہونا تو ہر کسی کا کام نہیں، نہ سہی، جو چند ظاہری احکام ہیں، جن سے کہ سختی سے منع کیا گیا ہے، پابند ہو۔

چند چیزیں ہر کسی کے لیے قطعی ممنوع ہیں۔ اور کوئی بھی ان سے مبرا نہیں یہاں تک کہ شیخ المشائخ بھی نہیں۔ مثلاً

مثلاً۔ آپ کو پتہ ہی ہے ناجی:

ایک بھی برائی ایسی نہیں، جسے کہ کسی نے قطعی چھوڑا ہو۔ ایک بار چھوڑ کر پھر

کبھی نہ کیا ہو :

غیبت کی جو تشریح ہمیں ہمارے آقا حضور اقدس و اجمل صلی اللہ علیہ و سلم سے ملی ہے، اس کے تحت تو شاید ہی دنیا میں کوئی شخص ایسا ہو جو غیبت نہ کرتا ہو۔ البتہ ہمیں آج تک کوئی نہیں ملا۔ اگر کسی کو کسی کا پتہ ہو، مطلع کرے۔ ہم اس کے جمال و سلام کے لیے حاضری دیں۔

اور غیبت وہ بُرائی ہے جس کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا، تم جانتے ہو، غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی باتوں کے ساتھ جو (اگر وہ خود سنے تو) اس کو بُری معلوم ہوں (غیبت ہے)۔ پوچھا گیا، اگر میرے بھائی کے اندر وہ بُرائی موجود ہو، جس کا ذکر میں نے کیا ہے۔ تب بھی اس کو غیبت کہا جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔ اگر اس کے اندر بُرائی موجود ہو جس کا تو نے ذکر کیا ہے، تو تو نے اس کی غیبت کی۔ اگر وہ بُرائی اس میں موجود نہ ہو، تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا، اگر تو نے اپنے بھائی کی وہ بُرائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی، تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

(بخاری و مسلم / مشکوۃ شریف مترجم جلد ۱ اول صفحہ ۲۰۰ شمار ۴۵۹)

○

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی بابت (یعنی ان کے عیب کی بابت)، کہ وہ ایسی ہے، یعنی وہ پستہ قد ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا، تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا کی حالت کو بدل دے۔ یعنی جب تیرے اس ایک کلمہ کی یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے، تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا؟ یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے۔

(احمد، ترمذی، ابو داؤد / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۲۰۳ شمار ۴۶۱۳)

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے ان سے فرمایا، جاؤ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پورا کر کے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیوں؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۴۶۲۲)

○

حضرت ابی سعید اور جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غیبت زنا سے بدتر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم غیبت زنا سے زیادہ بری کیونکر ہو سکتی ہے ؟ آپ نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ پھر زانی توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو اللہ نہیں بخشتا جب تک کہ وہ شخص اس کو معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ :- زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں ہے۔

(بیہقی - مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۴۷۲۲)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۲

"مقالاتِ حکمت" جلد سوم مقالہ نمبر ۲۸۶۰ (عام فہم الفاظ میں)
حاضرین میں سے ایک نے پوچھا کہ "مذکورہ بیان اگرچہ حق ہے، تشریح طلب ہے، وضاحت کریں" کہا

"جیسے آج ہم سب کے ساتھ اور ساری دنیا میں ہو رہا ہے، خیر ہو یا شر، اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ حکمتِ الٰہی پہ مبنی ہے اور اسی طرح ہو رہا ہے جیسے کہ چاہیے۔ حکیم کا کوئی بھی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ سراسر حکمت پہ مبنی ہوتا ہے۔

بعض باتیں ہمیں زحمت محسوس ہوتی ہیں لیکن ان کی آغوش میں رحمت ہوتی ہے۔ بندہ جب سچے دل سے یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہو

رہا ہے، اللہ کی طرف سے ہے حکمتِ الٰہی پر مبنی ہے، اسی میں اس کی بھلائی ہے اور اسی طرح ہو رہا ہے جیسے کہ چاہیے۔ ہر معاملہ میں، خیر ہو یا شر رضا کی موافقت قادر کی رضا راضی کر لیتی ہے۔ گویا غیریت کا مادہ تحلیل ہونا شروع ہوا حجابات سر کنے لگے۔

جوں جوں بندہ کے دل میں یہ یقین راسخ ہوتا جاتا ہے، دوئی کے پردے اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ خیر و شر کی حکمات کا راز اپنے آپ کو ظاہر کر کے بندہ کے مشاہدہ میں آکر اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور یہی ہمکلامی حقیقت کی وضاحت اور سالک کی جستجو ہوتی ہے۔ حکمتِ الٰہی کے تحت ہر شر خیر سے منظوم ہے لیکن عقل انسانی حجابات کی وجہ سے اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہتی ہے لیکن جب حکمتِ الٰہی خیر و شر کے اس مرکب کے کسی جزو (شر) کو اس کی اصلی صورت میں الگ کر کے پست تر کر دیتی ہے تو یہی اصلیت حق پر مبنی ہوتی ہے۔ اس وقت شر بھی حقیقت میں خیر کا پیش خیمہ یا ذریعہ بن جاتا ہے کیونکہ حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہے کہ وہ ہر مرض کو صحت عطا کرے اور ہر صحت کے مرض کو ظاہر کر کے اچھی یا بری "تقدیر" کے من جانب اللہ ہونے کی حقیقت بندے کی عقل پر ظاہر کرے۔

اب کوئی انسان یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ کوئی بھی برا عمل ارادتِ الٰہی کے بغیر ہوا ہے۔ اس مقام پر شر کے مادے کو ابھارنے والی ہر شیطانی تحریک کے پس منظر میں ارادتِ الٰہی کارفرما نظر آتی ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم جب ہی کہلا سکتا ہے اگر وہ خیر اور شر دونوں کی حقیقت یکجا کر کے ان کی اس وحدت کو ظاہر بھی کرے اور محجوب بھی

مستور بھی رکھے تو وہ کفر کرے گا کیوں کہ حکیم القدیر سے مناجات کے ذریعے صرف "خیر" طلب کی جاتی ہے، پس جب مناجات کے ذریعے دعا مقبول ہوتی ہے تو انسان اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ حق کو حکیم القدیر کہا کرتا ہے لیکن رضائے الٰہی کا طالب اس سے اپنی مرضی سے کچھ نہیں مانگا کرتا، وہ راضی برضا ہوتا ہے، اپنا سب کچھ مشیت الٰہی پہ چھوڑ دیتا ہے اس کا اپنے مالک کے ساتھ ہو کہ "کُل" ہے، "جزو" کا تعلق ہوتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طالب رضائے الٰہی کی اپنی رضا کب ظاہر ہو گی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ذات حکیم القدیر جب اس کی مشیت کو منظور ہوتا ہے ایک موقع پر جا کر اپنے طالب سے پوچھتی ہے کہ اب تک تو میری رضا پر راضی رہا اب بتا تیری رضا کیا ہے؟ تاکہ میں اسے اپنی مشیت میں داخل کر کے پورا کروں اور یہ مقام

فقر کا منصبِ اعلیٰ

کہلاتا ہے

جو فقر اس بلند مقام کا حامل ہوا، جیسے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں پہنچ کر اگر اس کی زبان پر سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں تو یہ فقر کا ایک حال ہے، جسے نہ قال میں لایا جا سکتا ہے اور نہ صاحبِ قال کے فہم و ادراک میں سما سکتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں فقر کی رضا اللہ کی رضا، اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ اور اس کی زبان اللہ کی زبان بن جاتی ہے۔ اتنے بلند مقام کے حامل فقیر کا دل کیسے اس بات پہ راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اب بھی اپنے مقام

پیدائش زمین جیسے پست مقام پہ نظر پڑ جائے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا کفرانِ نعمت کیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا تو انہیں فرمایا کہ:

"اگر تو خیر میں آگے بڑھے گا تو مقامِ اعلیٰ تک پہنچے گا اور اگر شر میں آگے بڑھے گا تو پستی تیرا مقام ہو گا۔"

پس فقیر انتہائی بلند مقام پہ پہنچ کر پست مقام کو کیسے قبول کرے گا جہاں کہ شر کا غلبہ ہے اور یہ شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ انسان کو اتنے ارفع مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

جب تک انسان "عام انسان" کی صورت میں زندگی بسر کرتا ہے، اپنی حقیقت کو سمجھنے پہ ہرگز قادر نہیں ہوتا اور جب تک وہ اپنے اندر مستور حقیقت کو نہیں سمجھتا، کامل عارف نہیں کہلا سکتا اور عرفان تبھی کامل ہوتا ہے، جب اس پر خیر و شر کا فرق بالکل عیاں ہو جائے۔ اسی مقامِ اعلیٰ تک رسائی سالک کا اصل مدّعا ہوتا ہے۔

خیر و شر میں فرق تو عام آدمی بھی کر سکتا ہے، مگر یہ ضروری نہیں کہ اس کا تجزیہ درست ہی ہو۔ ممکن ہے کہ وہ جسے خیر سمجھ رہا ہے حقیقتاً شر ہو اور جسے شر سمجھ رہا ہے وہ عین خیر ہو۔ اور یہ چیز حکمتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کے عین مطابق ہے کہ خیر و شر میں کچھ نہ کچھ تمیز تو ہر کسی کو ہو مگر اس کی کُلی حقیقت ہر کسی پہ عیاں نہ ہو بلکہ پردۂ اخفا میں رہے۔ جب انسان روحانی مدارج طے کرتا جاتا ہے تو خیر و شر کا فرق نکھر کر اس کے سامنے آجاتا ہے، یہاں تک کہ یہ فرق اس پر

کلیتاً عیاں ہو جاتا ہے۔

اس مقام پہ پہنچ کر رضائے الٰہی کے تحت جاری خیر و شر کے مابین "جزوی فرق" کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور وہ انسان جو خیر و شر کے فرق پورے طور پر آگاہ ہو چکا ہوتا ہے

خَلِیفَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ،

کے اس منصب پر فائز ہو جاتا ہے، جو انسان کو تخلیق کے وقت مودیعت کیا گیا تھا۔ روحانی مدارج میں اس مقام کو "مقامِ اعلیٰ" کہتے ہیں۔ اور اعلیٰ سے مقام عظمت الکبریٰ ظاہر ہوا کرتا ہے یعنی ذات حق اپنے جز و (فقیرِ کامل) سے یوں منظوم ہو جاتی ہے کہ اسے خود سے جدا نہیں کرتی، اب وہ "نائب" اپنے قول اور فعل دونوں میں اپنے اصل کا مظہر بن جاتا ہے، اسے اصطلاح میں "کثرت میں وحدت" کا مشاہدہ کہتے ہیں۔ یعنی انسان میں خدائی صفات کی جلوہ گری،

جیسے کہ حدیث شریف میں ہے؛

من رانی فقد رأ الحق

(جس نے مجھے دیکھا، اس نے گویا حق تعالیٰ کو دیکھا)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۳

اے ہم نشیں! بے قدری پہ ملول مت ہو! پرواہ مت کر! اللہ کی قسم: زندگی کی کتاب میں بے قدری سے عین اگلا باب قدر کا شروع ہوتا ہے۔

بے قدری کے بعد قدر کا نزول ایک ابدی اصول ہے۔ بے قدری کی وسعت اور شدت صاحبِ قدر کی عظمت اور بلندی کی آئینہ دار ہے

جو جتنا بے قدر ہوا، اتنا ہی صاحبِ قدر بنا۔

نبوّت و رسالت کی پوری تاریخ قدر اور بے قدری ہی سے عبارت ہے ہر پیغمبر کی عظمت و عزیمت کا مقام اسی بے قدری سے متعین ہوا حضرت یوسف علیہ السلام کا مصر کے بازار میں بکنا۔ بے قدری کی ایک عجیب مثال ہے اسی بے قدری کے زینے سے آپ مقام نبوت تک پہنچے، اور یہیں سے تاجِ شاہی کے وارث بنے۔

آتش نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سر پر "خلیل اللہ" کا تاج پہنایا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام کے ریوڑ کی گلہ بانی سے "کلیم اللہ" کے منصب جلیل تک رسائی پائی۔

مکہ کی گلیاں اور دیواریں، شعب ابی طالب کے پتھر اور چٹانیں، وادیٔ طائف کے سنگریزے، غار ثور کی تاریکی اور تنہائی اگر بے قدری کی معراج تھی، تو یہی بے قدری اس قدر کا دیباچہ تھی جس نے آپ کو "صاحبِ معراج" اور "انبیا ء کا امام" بنایا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۴
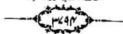
محبوب کی غیرت یہ کب گوارا کرتی ہے کہ اس کا محب اس کے سوا کسی اور طرف متوجہ ہو یا کوئی اور اس کے محب کی طرف متوجہ ہو ــــــ اور یہ اس

مضمون پر ختم الکلام ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۵

طریقت کی منزل کا یہ موڑ اہم موڑ ہے۔
کوئی صاحبِ علم و فضل اللہ رَقِیْبٌ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رَقِیْبٌ کی تشریح فرما کر احسان فرمائے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۶

شِکوہ تسلیم کی ضد ہے لیکن معبودیت کی غیرت کو جوش میں لانے کے لیے عبدیّت کے پاس شکوہ کے سوا اور کوئی سبیل نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۷

ملّی شکوہ کو قائدِ ملّت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی حمایت حاصل ہوتی ہے، کبھی مردود نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۸

اہلِ وفا کا شکوہ گستاخی پہ نہیں ناز پہ مبنی ہوتا ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۹۹

دل :
محبت کا ایک ساز ہے ، ہجر مضراب ہے ، درد راگ ہے
تڑپ آواز ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۰۰

ادب :
عشق کی شان ، طلب کی جان ، فقر کا ایمان اور کلید قرآن ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۰۱

خوفِ الٰہی :
استقامت کی جان ، عمل کا سلطان ، معصیت کا حصار اور قرآن کی پکار ہے

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

٣٨٠٢

جس دل میں خوفِ الٰہی نہیں۔ پتھر ہے، ظالم ہے۔ پتھر سے پانی، اور ظالم سے رحم کی امید دانش نہیں، حماقت ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٨٠٣

حسن:
جب مائل بہ کرم ہوتا ہے۔ نہ بے وفا دیکھتا ہے نہ باوفا، نہ گورا، نہ سیاہ، نہ شاہ نہ گدا، نہ عاصی، نہ پارسا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٨٠٤

نگاہِ کرم:
حبشی کو بلالؓ، چرواہے کو اویسؒ، نمانی کو سعدیہؒ اور جابر کو فاروقِ اعظم بنا دیتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٨٠٥

آدب فقر کی دستار اور عجز کی تلوار ہے۔　الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۶

غریب :

انسانیت کا نمونہ ، شرافت کا دیوانہ ، ادب کا پروانہ ، اخلاق کا پیمانہ ، دین کا مستانہ اور دردِ دل کا آستانہ ہوتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۷

مفلس :
وہ ہے جس کے پاس دین نہیں ، جس کی اولاد صالح نہیں جسے خوفِ الٰہی نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۸

شوق :

جب تک اپنی مراد کو نہیں پہنچتا ، جد وجہد جاری رکھتا ہے حتیٰ کہ اللہ کی رضا شوق کی جد وجہد پر راضی ہو کر منزلِ مقصود تک پہنچا دیتی ہے ۔
زندگی کی ہر داستان شوق ہی کی داستان ہوتی ہے ، شوق اعلیٰ درجے کی عنایت ہے ۔ شائقین مطمئن ہوتے ہیں ۔ شوق ان کو ان تک پہنچائے گا اور ضرور پہنچائے گا ۔ ہر شے ہو سکتی ہے ، شوق کبھی ناکام نہیں ہوتا ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بندے کو بندے کے ذوق کے مطابق شوق بخشا کرتے ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۹

خاک فناہ ہے، شوق کو بقا ہے۔ شوق کے شرارے زیرِ خاک بھی خاک نہیں ہوتے، ہمیشہ انگاروں کی طرح دہکتے اور عنبر کی طرح مہکتے رہتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۰

الصّمت (خاموشی)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کا خاموش رہنا (اور اس خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا، عبادت میں سب سے پہلی چیز خاموشی اختیار کرنا ہے۔ خاموشی میں کئی حکمتیں ہیں۔ لیکن خاموشی اختیار کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ نیز فرمایا عبادت دس حصوں میں تقسیم ہے (جس میں سے) نو حصے تو صرف خاموشی ہی میں ہیں اور دسواں حصہ ہاتھ سے حلال روزی کمانا ہے۔

الصّمت التّام (مکمل خاموش رہنا):

الصّمت التّام کے تین مدارج ہیں۔

اوّل : چُپ رہنا

کسی سے بھی اور کسی بھی قسم کی کوئی کلام مطلق نہ کرنا۔ یہ ادنیٰ درجے کا مقام ہے بدوں عنایت الٰہی کسی کو بھی اس پہ قدرت حاصل نہیں۔ کوئی آدمی اپنے آپ کبھی خاموش نہیں رہ سکتا اگرچہ لاکھ جتن کرے۔

دوم : جسم الوجود کے تمام اعضاء کا خاموش رہنا۔ جسم کے کسی بھی عضو کا کسی بھی گناہ کا کبھی مرتکب ہونا یا دوسرے لفظوں میں ہر ہر عضو کا ماموراتِ کا پابند اور منہیات سے کلیتاً کنارہ کش رہنا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ کوئی بندہ اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی نیکی نہیں کر سکتا اور نہ کسی بُرائی سے بچ سکتا ہے۔

بندے کا نیکی کرنا اور بُرائی سے باز رہنا توفیقِ الٰہی پہ موقوف ہے جب تک کسی خاموش کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا یا دوسرے لفظوں میں، عنایت نہیں ہوتا زبان کی خاموشی کا کیف طاری نہیں ہوتا۔

سوم : جسم الوجود کے اندر دل کا خاموش رہنا، خاموشی کی اصل اور بلوغ الی المرام ہے اور ساری دنیا میں گشت کرو، شاید کسی کو کوئی ایسا خاموش جس کا دل، خاموش ہو، ملے۔

دِل ایک گزرگاہ ہے۔ ہر وقت، ہر حال میں قبض ہو یا بُسط کسی نہ کسی خیال میں مشغول رہتا ہے جسم الوجود میں قلب ایک عضو رئیس اور بدن کی زندگی کا مدار ہے جسم الوجود کے اندر ایک اور قلب ہوتا ہے جو لطیف ہوتا ہے۔ وہی ربِّ رحمٰن کا عرش گردانا جاتا ہے۔ ذکرِ الٰہی کے نور کے جملہ لطائف کو جسم الوجود تک پہنچاتا ہے۔

قلبِ کثیف کا کام رگ و ریشے میں خون پہنچانا اور قلبِ لطیف کا کام لطافت فی الجسم الوجود تک نور پہنچانا ہے۔

قلبِ کثیف ــــــــ موت کی زد میں

قلبِ لطیف ــــــــ زندہ وجاوداں

کوئی صاحبِ علم وفضل اس کی تائید یا تردید فرما کر احسان فرمائیے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۱

جب تک کسی کا دل خاموش نہیں ہوتا، واقف الاسرار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس دل کو اپنا کوئی راز منکشف فرمانے کے لیے مقبول فرمالیتے ہیں، اسے خاموش کردیتے ہیں۔ پھر اس دل میں کوئی خیال کبھی نہیں آتا۔

دل کا خاموش ہونا تیرے میرے بس کی بات نہیں، عنایت و شفاعت پہ موقوف ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۲

جب تک کوئی،

۱۔ اَللّٰهُ مَعِیْ

۲۔ فَاللّٰهُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی

کا عارف نہیں ہوتا، بے خوف نہیں ہوتا، مطمئن نہیں ہوتا۔

اَللّٰہُ مَعِی ، فَاللّٰہُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی
بے خوفی کا وہ لبادہ ہے، جو کبھی چاک نہیں ہوتا

اَلحمدُ للحیِّ القیّوم
فاللّٰہ خیرُ الرّازقین

۳۸۱۳

یقین پیدا کر؛

اَللّٰہُ مَعِی	اللہ میرے ساتھ ہے
فَاللّٰہُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی	بے شک وہ ہر اعلیٰ سے اعلیٰ ہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ بہت بڑا ہے۔
اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ	اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے
اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا	اللہ اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ قوت والا زبردست غالب ہے

÷ ÷ ÷

اَلحمدُ للحیِّ القیّوم
فاللّٰہ خیرُ الرّازقین

۳۸۱۴

اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ
اللہ تعالیٰ اُس سے جس سے کہ میں ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں، کہیں زیادہ زبردست طاقت ور اور غالب ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ	پناہ لیتا ہوں میں اس اللہ کی
اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ	جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی

السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى	تھام کر رکھنے والا آسمان کو زمین پر
الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ	گرنے سے مگر اس کے حکم سے
شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ	فلاں (یہاں نام لو) بندے کے
وَ جُنُوْدِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ	شر سے اور اس کے خدام اور اس
وَ اَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ	کے حامیوں سے جن ہوں یا انسان
وَ الْاِنْسِ ـ اَللّٰهُمَّ كُنْ	اے اللہ بن جا تو میرے لیے پناہ
لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ	دہندہ ان کے شر سے ، بلند تر
جَلَّ ثَنَاءُكَ وَ عَزَّ	ہے تیری تعریف اور غالب ہے
جَارُكَ وَ لَآ اِلٰهَ	تیری پناہ لینے والا اور کوئی معبود
غَيْرُكَ ـ	نہیں ہے تیرے سوا ۔

یہ کہہ کر اگر کسی پہاڑ سے بھی ٹکراتا ، پاش پاش کر دیتا ۔ استراحت نے تجھے کہیں کا نہ چھوڑا ، شیر کے بچے کو بھیڑ بنا ڈالا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۵

جب تک کوئی ہر خوف سے بے خوف نہیں ہوتا ۔ زندگی کے میدان میں کامیاب نہیں ہوتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۶

ماہنامہ کہکشاں ڈائجسٹ کا مدیرِ اعلیٰ میاں محمد اسحٰق ساگر اعوان حد درجہ کا عقیدتمند اور "دار الاحسان" کی جملہ تصنیفات سے عمدہ ترین انتخابات فی سبیل اللّٰہ تقسیم کرنے کی سعادت سے مشرف ہے۔

عقیدت کی محبت میں سرشار ہو کر اس عاجز و مسکین کو لغت کے تمام القابات سے ملقب کر دیتا ہے، جن میں سے کسی ایک پہ بھی یہ عاجز و مسکین پورا نہیں اترتا۔

جب اللّٰہ مجھ سے پوچھے گا۔ بتلا! تو ایسا تھا جیسا کہ کہکشاں ڈائجسٹ میں لکھا جاتا تھا، تو کیا جواب دوں گا۔

پیارے ساگر! بُرا نہ منانا! میں اپنی بریت کے لیے آپ کی خدمت میں ایک گزارش کرتا ہوں، زیادہ سے زیادہ الداعی الی الخیر پہ اکتفا کیا کرو۔

نفسِ مضمون میں کوئی کمی نہیں، القابات اہلِ خرد کے نزدیک کیا مقام رکھتے ہیں؟ ہمارے نفوس کینہ وکدورت سے کلیتًا پاک نہیں اور کسی بھی القاب و خطاب کے مستحق نہیں۔

میں سچے دل سے اپنے تئیں یوں لکھا کرتا ہوں:

اَنَا عَبْدٌ مُذْنِبٌ ذَلِيْلٌ وَ اَنْتَ رَبِّيْ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا نِعْمَ النَّصِيْرِ اٰمِيْن

الحمد للحیّ القیّوم خالله خیر الرازقین

۳۸۱۷

اپنے کام کی طرف متوجہ ہو، اگرچہ سڑک پر روڑی کوٹنا ہو، کامیاب ہو گے۔ ماشاء اللہ:

اس طرح متوجہ ہو جیسے کہ موجد اپنی ایجاد کی تکمیل میں ہمہ تن و من محو ہوتا ہے۔ کسی اور طرف کوئی دھیان نہیں دیتا۔ کھانے کی طرف بھی نہیں۔ موجد کا کھانا ایجاد ہی کی دُھن میں ہوتا ہے۔ کوئی لذت محسوس نہیں کرتا۔ کھانے اور سونے کے دوران ایجاد ہی کا خیال طاری رہتا ہے یا جیسے کوئی ذاکر ذکر میں محو ہو کر ماسوا سے بے خبر و بے گانہ ہو جاتا ہے۔ یا جیسے وہ۔

وہ کون ؟

ہمارا ایک دوست ہو گجرات سے سکھیکی آرہا تھا، گاڑی کے انجن کے ساتھ آواز ملا کر اللہ اللہ کرتا ماڑی انڈس پہنچ گیا۔ پوچھنے لگا "سکھیکی آگیا؟" لوگ کہنے لگے۔ یہ تو ماڑی انڈس ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۸

شکر نعمت کی قدر ہے۔

کوئی کسی بھی نعمت پر شکر نہیں کرتا۔ گویا قدر نہیں کرتا۔ عنایت کو اپنی کوشش سے منسوب کر کے ناشکرا ہو جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۹

اگرچہ بندوں کو کوشش کا حکم دیا گیا ہے، حقیقت میں کسی شے کا ہونا نہ ہونا اُسے بادشاہوں کے بادشاہ ہستی کے ہی قبضۂ قدرت میں مقبوض و محفوظ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۲۰

خرگوش جب کمادسے نکال لیا جاتا ہے، میدان میں بھگا کر شکاری کتے اس کے پیچھے چھوڑ دیے جاتے ہیں خرگوش کا بچنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے ؟
کتوں کا تعاقب اور خرگوش کی قلابازیاں دیکھنے کی چیز ہوتی ہے۔
ماشاء اللہ !
اسی طرح طریقت الاسلام کے ایک مایۂ ناز مقام کا مقام ہے۔
مبصرین اصرار کرتے ہیں ذرا ڈھیل دو۔ بازی دلکش ہے، دیکھنے دو۔
ورنہ اب تک کبھی کا دبوچ لیا ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۲۱

عہد کا پابند ہو۔ کامیاب ان شاء اللہ
ایک عہد ایک جھنڈا ہے۔ جب تک عہد قائم رہتا ہے، جھنڈا لہوتا رہتا ہے۔

بندہ جب اپنے عہد سے پھر جاتا ہے، جھنڈا گر جاتا ہے۔ گویا عہد جھنڈا اور ایفا ستون ہے۔

جھنڈا ستون پہ جھولتا ہے، جب ستون ہی نہیں جھنڈا کیسا؟

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۲۲

عہدِ قدیم قَالُوا بَلٰی اور عہد جدید۔ یہ عہد اس پہ ڈٹ اور موت و حیات کے فتنات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مدِ مقابل سے سرِ میدان جا ٹکرا۔

یہ میدان تقریر و تحریر کا نہیں، عزم الامور کا اکھاڑہ ہے۔ نہ نام و نمود کا نہ ہست و بود کا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۲۳

دُنیا ایک دلفریب نظارہ ہے۔

یہ نظارہ گناہوں کو جنم دیتا ہے۔

گناھوں سے دُکھ پیدا ہوتے ہیں

دکھوں سے نجات توبہ اور صرف توبہ پہ موقوف ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۲۴

جہاں کرم ہے وہاں انتہا نہیں　　جہاں وفا ہے وہاں عقل نہیں
جہاں عقل ہے وہاں عشق نہیں　　جہاں عشق ہے وہاں دستور نہیں
جہاں دستور ہے وہاں اندھیر نہیں　　جہاں اندھیر ہے وہاں جمہور نہیں
جہاں جمہور ہے وہاں ملوکیت نہیں　　جہاں ملوکیت ہے وہاں دین نہیں
جہاں دین نہیں وہاں گویا کچھ بھی نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۲۵

حسینؑ گھوڑے کی زین پر وفا کا غازی

حسینؑ تلواروں کے سائے تلے عشق کا نمازی

حسینؑ نیزے کی نوک پر قرآن کا قاری

حسینؑ کا روندا ہوا لاشہ بھی رضا پر راضی

ماشاءاللہ!

حسینؓ ابنِ حیدرؓ پہ لاکھوں سلام!

حسینؓ دوشِ رسولؐ کی رحل پہ ناطقِ قرآں
حسینؓ آغوشِ بتولؓ میں شہزادہ کون و مکاں
حسینؓ پشتِ رسولؐ پر شہسوارِ دو جہاں
حسینؓ کی شہادت پر ساقیٔ کوثرؐ نازاں

ماشاءاللہ!

نواسۂ رسولؐ کا سرِ اقدس اور اسیرانِ اہلبیت کو جب یزید کے دربار میں پیش کیا گیا تو دامنِ اسلام پر ایسا سیاہ داغ لگا جو قیامت تک دھویا نہ جائے گا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۲۶

شہسوارِ کربلا کی شہسواری کو سلام
نیزے پر قرآن پڑھنے والے قاری کو سلام

حُسین رضی اللہ عنہ

بشر تو کیا فرشتوں سے نہ ایسی بندگی ہو گی
حُسین ابن علی آئیں گے دُنیا دیکھتی ہو گی
ہمارے خُون کے بدلے میں اُمت بخشدے یا ربّ
خُدا سے حشر میں یہ التجا شبّیر کی ہو گی

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۲۷

کرم نفر کی، فقر عشق کی، اور عشق حسن کی میراث ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۲۸

ا۔ م کا مظہر لفظ ع ہے اور ع کا مظہر عقل، علم، عمل، عشق

عقل نے علم کی تلاش کی، علم نے عمل کی تلاش کی، عمل نے دین کی تلاش کی
دین نے اذان کی تلاش کی، اذان نے کشش کی تلاش کی، کشش نے بیخودی کی
تلاش کی، بیخودی نے عشق کی تلاش کی، عشق نے حسن کی تلاش کی،
حسن نے بے نیازی کی تلاش کی بے نیازی نے حجاب کی تلاش کی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۲۹

جب بے نیازی نے حجاب کی تلاش کی تو عشق نے بیتاب ہو کر سجدے
میں سر کٹا دیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۳۰

جب بے نیازی نے وفا کی حد دیکھی تو فوراً حجاب اُٹھا دیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۱

وحید العصر دل

جو دل بندہ نواز ہے مجید ہے، جو دل مولا سے ہمکنار ہے وحید ہے۔ جو دلِ خوفِ خدا سے لبریز ہے نہید ہے، جو دل دنیا سے بے نیاز ہے امیر ہے۔ جو دل قرآنِ کریم کی تعمیل میں بیقرار ہے بے نظیر ہے۔ جو دل ادب کا شاہکار ہے، کریم ہے، جو دل تلاشِ یار میں بے تاب ہے عظیم ہے، جو دل غمِ حسینؓ سے آباد ہے معصوم ہے، جو دل فراقِ یار میں بیدار ہے قیوم ہے جو دل ہر حال میں شاد ہے حکیم ہے۔ جو دل معصیت سے بیزار ہے سلیم ہے جو دلِ راہِ وفا میں سراپا انتظار ہے عزیز ہے، جو دلِ حسن پہ نثار ہے ذی وقار ہے، جو دل اغیار سے نفور ہے، قابلِ اعتبار ہے، جو دل وفا و صفا کا طلب گار ہے کبیر ہے۔

جو دل تصویرِ شیخ کا آئینہ دار ہے مُنیر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۲

حُسینؓ کا سَر قلم، جسم برہنہ لاشہ روندا ہُوا ۔
حُسینؓ کے خیمے جلے ہوئے، لُٹے ہوئے، جانثار خون میں نہائے ہوئے
اہلبیت رسیوں میں جکڑے ہوئے ۔
حُسینؓ کی داستان رنگین، پُرسوز، پُردرد
اسی درد میں تڑپ ہے، جذب ہے، نشہ ہے
اور یہی نشہ دارُالاحسان کی جان ہے، آن ہے اور پہچان ہے
ماشاء اللہ!
اور یہ پہچان جاوداں رہے ۔
یَا حَیُّ یا قیّوم ! فتقبّل ! اٰمین ! اٰمین ! اٰمین !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۳

"نَحنُ اَقرَبُ" معصیت کے پردوں میں مستور ہے، یہ پردے کون چاک کرے، عقل یا شوق ؛
عقل تدبیر بتا کر خاموش ہو گئی
جب شوق نے عقل کو عاجز، تدبیر کو ناکام اور حیلہ کو ناتمام ہوتے دیکھا، نام و نمود کا پیراہن چاک کر ڈالا ۔
ہر پہچان سے بے پہچان ہو کر ایک انگڑائی لی، جسم کو جھنجھوڑا ۔ اسم اعظم

کا ذرہ بکتر پہن کر بہر خوف سے بے خوف اور ہر پرواہ سے لاپرواہ ہو کر ہست و بود کی ہستی کو مٹا کر، اور ہستی کی جلی ہوئی راکھ کو ہوا میں اُڑا کر دیوانہ وار دھن میں اُترا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۴

جان پدر!
کوئی کسی کو کیا بتائے اور کیسے بتائے کہ اس جسم الوجود کے خاکی عنصر میں شوق اپنا کیا مقام رکھتا ہے۔
شوق ایک بازی ہے جو جان سے کھیلی جاتی ہے۔
شوق ایک جنون ہے جو عقل پہ چھا جاتا ہے اور عقل کو کھا جاتا ہے
شوق ایک روگ ہے جو رواں رواں میں سما جاتا ہے۔
شوق ایک تپش ہے جو ماسوا کو جلا دیتا ہے۔
بزمِ کونین شوق ہی کی تپش سے سرگرم اور رواں دواں ہے۔
اگر شوق کو بزمِ کونین کی روحِ رواں اور جانِ جہاں کہیں تو بے جا نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۵

زندگی کی جس بھی کسی منزل میں شوق جلوہ گر نہیں ہوتا۔ اور جب تک پوری آب و تاب سے جلوہ گر نہیں ہوتا بازیچۂ اطفال ہوتی ہے۔

نہ دید کے قابل، نہ داد کے !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۶

شوق ایک گوہر کی تلاش میں ساحل پہ اُترا، سمندر نے دن بھر شوق کے عزم کا جائزہ لیا، جب دیکھا کہ اب یہ کبھی ٹلنے کا نہیں، عزم کی یوں داد دی "میرے ساحل سے یہ مایوس لوٹے، میرے سینے خشک ہو جانے کا مقام ہے" یہ کہہ کر اپنے دامن کو اچھال ڈالا اور جتنے بھی گوہر نایاب اس کے سینے میں مستور تھے، ساحل پہ اُگل ڈالے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۷

جوں جوں پردے چاک ہوتے جاتے ہیں،
"اقربیت" کا اظہار ظہور پذیر ہونے لگتا ہے، فَاعْلَمْ ثُمَّ فَاعْلَمْ
"نحن اقرب"
کے پردے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پُر انوار مستور ہے۔
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب
فَاللّٰہُ خَیْرُ الرَّازِقِیْن

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۸

آ ئیے آ ئیے ! ماشاء اللہ ! اس بار تو بڑے میاں آنکھیں ہی تھکا دیں، سنائیے کیا حال ہے ؟ یہ کیا لکھ رہے ہو ؟ پڑھ کر فرمانے لگے :

"میری سالہا سال کی سیاحت میں مجھے کوئی ایسا جوان ابھی تک نہیں ملا جو کلیتاً غیریت سے پاک ہو، یعنی جس کے جسم الوجود میں دوئی کا وجود مطلق نہ ہو۔"

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۹

آپ کیا سیاحت کرتے ہیں ؟

"میں جہاں بھی جاتا ہوں، صرف یہ دیکھتا ہوں کہ اس مقام پر شیطان کس انداز میں، کیا کام کر رہا ہے ! اور ابھی تک کوئی ایسا مقام میں نے نہیں دیکھا، جہاں کسی نہ کسی روپ میں کوئی شیطان محوِ عمل نہ ہو۔"

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۴۰

جب تک غیریت کے تمام پردے چاک نہیں ہوتے، یہ عقدہ کبھی حل ہو سکتا ہی نہیں۔

اللہ اپنی رحیمی کریمی کے صدقے اور اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کی پیاس کے صدقے تیرے اس جسم الوجود کو جو اس وقت غیریت کا مرکز بنا ہوا ہے، غیریت سے پاک کرے اور کلیتاً پاک کرے۔ آمین

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۴
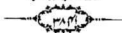
۱۴ چودہ بہترین

فکر بہترین منزل اور ذکر بہترین کشتی ہے

سچائی بہترین عمل اور خودی بہترین کمال ہے

شرافت بہترین حفاظت اور سخاوت بہترین رحم ہے

تصور بہترین پرواز اور خاموشی بہترین راز ہے

حیا بہترین دین اور صبر بہترین دولت ہے۔

علم بہترین دوست اور عقل بہترین مشیر ہے۔

اور اگر نیک ہو تو،

بیوی بہترین رفیقہ اور اولاد بہترین سرمایہ ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۴۲

دل میں جان ہوتی ہے۔
جان میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا جلال ہوتا ہے
جلال میں روح ہوتی ہے۔
روح میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال ہوتا ہے
جمال میں پرواز ہوتی ہے اور پرواز لامحدود ہے۔
پرندے کے پروں کی قوت پہ موقوف ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۴۳

کہیں بھی ہو، اندر رہے
کوئی مشرب اس حقیقت کو کبھی جھٹلا نہیں سکتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۴۴

دل جب توحید کا پیمانہ بنا۔
جانِ جاناں کی محبت کا پروانہ بنا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۴۵

مے کی مہک میکش کو مخمور رکھتی ہے، جیسے آہو کو مشک۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۴۶

مے کش مدہوش ہوتا ہے، بے ہوش نہیں۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۴۷

جس ہرن کی ناف میں کستوری ہوتی ہے، بےخود ہو کر کستوری کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھاگا پھرتا ہے۔
حکمتِ الٰہیہ کے تحت یہ امر مخفی ہے کہ جس مہک نے اسے دیوانہ بنایا ہوا ہے، اس کے اپنے ہی اندر ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۴۸

اگر یہ راز مخفی نہ ہوتا، تو جدوجہد، جو جنگلی دنیا کی رونق ہے، مفقود ہو جاتی اور مرگ غفلت کا شکار ہو کر مزے کی نیند سوتا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۴۹

پیامِ شفا :

عہدِ الست کا امین بن

اسی ذوق و شوق اور جذب و مستی کے عالم میں سرشار ہو کر نگار خانۂ دہر میں "قالوا بلیٰ" کے اقرار کا عملی نمونہ پیش کر :

کامران ——— ماشاء اللہ :
زبان سے اقرار تو ہو چکا، دل سے تصدیق کر ۔
اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۰

لَآ اِلٰہ کی ضرب سے دل کے بت توڑ، ایک بھی باقی نہ رہے
اِلَّا اللہ کی چوٹ سے کچر کچر کر دے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۱

دل کی طوفان خیز لہروں کا منبع بُت ہیں، صفایا کر۔ بڑے میاں !

دل میں بھی بت ہوتے ہیں۔ بڑے، ایک نہیں، ہزاروں۔ مثلاً . .

. . . .

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۵۲

تیرا اپنے معبود (اللہ) اور محبوب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی اور طرف راغب ہونا یا کسی چیز کا تجھے اپنی طرف راغب کرنا بت ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۵۳

اور دین عملی نمونہ سے پھیلا، تقریر و تحریر سے نہیں، عملی نمونہ تحریر و تقریر کا محتاج نہیں ہوتا۔

تبلیغ کے میدان میں جو کردار نمونہ ادا کرتا ہے۔ تقریر و تحریر نہیں
تقریر و تحریر نمونہ کا بدل نہیں۔

نمونہ تحریر و تقریر کا نعم البدل ہے اور نمونہ کا کوئی منکر نہیں ہوتا۔

منکر کو نمونے نے نوازا، دلیل نے نہیں!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۵۴

توجب تک رذائل و خبائث سے پاک نہیں ہوتا، تیری تقریر و تحریر کیا رنگ لا سکتی ہے؟
حسد نے ہمیں مار مکایا اور غیبت و نمیمت نے ہمارے اعمال کو کھایا
اور ہمیں اس زیاں کا کوئی احساس ہی نہیں،
افسوس صد افسوس

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۵

حرص کا قاتل بخل کا عدو ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۶

آنکھیں جب ندامت سے اشکبار ہوئیں، فیض بار ہوئیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۷

جب تیری آنکھیں اشکبار ہوں، یقین کر۔ تیرا اللہ تجھ پر راضی ہے
اور یہ آنسو اللہ کی محبت کے آنسو ہیں۔

اشکِ ندامت، رضا کی علامت

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۸

آج تک علم وحکمت اور عشق ورقت کی جتنی بھی باتیں بولی گئیں، ہوا اور ان میں محفوظ ہیں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

مقبول باتیں باقی ۔ نامقبول محو ہو جاتی ہیں

کوئی کیا جانے، ہوائیں کیسے کیسے انمول خزانے اپنے دامن میں لیے پھرتی ہیں۔ ہوائیں امر ربی کے تحت علیتی اور معجزہ قلوب کو فیض پہنچاتی ہیں۔ قلب کے سوا ان سے آشنا کوئی اور آلہ نہیں ۔

جس بات کی قرآن وسنت تصدیق نہیں کرتی، یا جو بات قرآن و سنت کی تائید نہیں کرتی، سراب و فریب ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۹

" اوگھیاں اَکھیں کتھوں پی لئی ؟"

" چوہدری جی ! اسیں کتھوں پینی سی، کئی سال گذرے "چھپار" دے میلے وچہ کچی ہوئی اک گھُٹ کسے نے پلائی سی، اوسے نوں خیال وچہ لیا کے چڑھائی ہوئی اے ۔"

"اور نہیں سے اوپنی ؟"
"چوہدری جی! کیا بتاؤں! گلی کے منہ کو سونگھ کر چڑھائی ہوئی ہے۔
اسی طرح ان سب نے"
ان میں ایک بھی شرابی نہیں۔ اگر پی ہوتی، گم ہوتے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۰

ذکر سے فکر، فکر سے مراقبہ، مراقبہ سے مشاہدہ، مشاہدے فیض ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۱

چاند سے ستاروں نے، ستاروں سے نظاروں نے، نظاروں سے بہاروں نے اور بہاروں سے گلزاروں نے۔ چمک پائی، دمک پائی چہک پائی اور مہک پائی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۲

وہی چمک ، وہی دمک
وہی چہک ، وہی مہک

پھول سے مگس نے اور مگس سے شمع نے پائی

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۳

پھر پھول نے بلبل کو رونا، اور شمع نے پروانے کو جلنا سکھایا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۴

عزم :

غازی بھی ہے، شہید بھی، تو بہ بھی ہے، توقیر بھی
توکل بھی ہے، تدبیر بھی، فقر بھی ہے اور قادر کے
کرم سے قدیر بھی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۵

عزم توبہ کی بھٹی میں جل کر کوئلہ بنا، توکل کے کھرل میں صبر کے ڈنڈے
کی ضرب سے اکسیر اور توحید کی چھلنی میں چھن کر کیمیا۔ ماشاءاللہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۶

- امیر کی استراحت مزدور کی بدولت ہے
- احترامِ آدمیت میں مزدور کا پہلا نمبر ہے
- دنیا میں اگر مزدور نہ ہوتا ، بے کیف ہوتی
- اگر خاکروب نہ ہوتا ، خاکروب کی قدر ہوتی
- مزدور کام تلاش کرتا ہے ۔ کام چور ، بہانہ
- تیری منڈی میں اگر پلے دار نہ ہوتا ، ان بوریوں کو کون اٹھاتا، تم سے تو اپنی توندی نہیں اٹھتی ۔
- مزدور نے سب کچھ کیا ، اس کے ساتھ سب کچھ ہوا ، بیچارے کی ترقی نہ ہوئی ، لوگوں کی قسمت بدلنے والے کی اپنی نہ بدلی جُوں کی توں رہی ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۷

مزدوری قابلِ فخر کسب ہے ، لیکن کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ میں مزدور کا بیٹا ہوں ! میرا باپ منڈی میں تین من کی بوری اُٹھاتا ہے ۔ نہ معلوم ہم اپنے تئیں مزدور کا بیٹا کہنے سے کیوں کتراتے ہیں ۔ حالانکہ کسی کا اپنے تئیں مزدور کا بیٹا کہلانا فخر کے قابل ہے ، نہ کہ نفرت کے ۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۸

صبا نے صبح سویرے مزدور ہی کی پیشانی کو چوما ! ماشاء اللہ
نسیم نے مزدور ہی کے جسم الوجود کو ترو تازگی بخشی !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۹

ایک صاحب بولے !
میں نے کبھی سورج طلوع ہوتے نہیں دیکھا
بڑے میاں ! اللہ نے تجھے دہلیز تک بھرا ہوا ہے تمہیں صبح اٹھنے
کی کیا ضرورت !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۰

عید کے دن بھی مزدور کی عید نہیں ہوتی — حسبِ معمول مشغول رہتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۱

مزدور کی تحسین کر، محنت کی داد دے، اور کسی بھی رنگ میں نفرت مت کر

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۲

تازہ پیاز وٹامن اے، بی اور سی کا مجموعہ ہے۔ کسی اور شے میں یہ تینوں وٹامن یکجا نہیں پائے جاتے، اور پیاز مزدور کی مادری خوراک ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۳

دل گا جر کا اور جگر مولی کا پانی پیتا ہے اور آج ان دونوں کا موسم ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۴

ایک سوال کے جواب ہیں، کہ ـــ
لعل و گہر سمندر کی تہہ میں کیوں؟

جواب:
لعل و گہر غرائب البحر، نایاب نوادرات اور سلطان البحر علیہ السلام کا محفوظ خزانہ ہیں۔
ہر جاندار چیز کو روشنی اور گرمی کی ضرورت ہے۔ لعل و گہر سمندر کی تہہ میں سورج کی مانند روشنی اور گرمی پہنچاتے ہیں۔ گویا بحری مخلوق کے حیاتین ہیں۔
بعض مہلک، بعض مفرح۔ اگر ہزاروں میل طویل و عریض بحری

تہہ میں گوہر نہ ہوتے، گارا ہی گارا ہوتا تو بحری بازاروں میں کیا رونق ہوتی،

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابْ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۵

عہدِ الست" کا مست بن، اسی ذوق و شوق اور جذب و مستی کے عالم میں نگار خانۂ دہر میں قالوا "بلٰی" کے اقرار کا عملی نمونہ پیش کر۔ ایسا نمونہ جسے کوئی جھٹلا نہ سکے۔ زبان سے اقرار تو ہو چکا، قلب سے تصدیق کر۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، ماشاء اللہ کامران

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۶

غیر اللہ:

وساوس، خناس غیر اللہ ہیں!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۷

نماز، تلاوۃ القرآن العظیم اور ذکرِ الٰہی کے دوران جو غیر خیال دل میں آئے غیر اللہ ہے۔

نماز، تلاوۃ القرآن العظیم اور ذکرِ الٰہی کے دوران تیرا دل کسی اور طرف مطلق متوجہ نہ ہو۔ اِدھر اُدھر کا کوئی خیال دل کے گرد مت پھٹکے۔ دل اقلیم قلبوت کا قصرِ صدارت، اور غیر ضروری، غیر محل اور واہیات اور فضولیات میں مشغول، یہ ہیں غیر اللہ، سب کے سب غیر اللہ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۸

ہم خاکی، خطا کے پتلے تیرے عدل کے متحمل نہیں ہو سکتے تیرے فضل کے امیدوار ہیں۔ یَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ! آمین

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۹

دل کی پاسبانی، ذکر کی شرطِ اوّل ہے۔ علائق و اسباب سے منقطع ہو کر اپنے رب کا ذکر کر، جس طرح اس تاجر نے غیر سے پاک ہو کر اپنے رب کو پکارا تھا دل مسحور ہے، غفلت کی نیند سوتا ہے، اور سویا مویا ایک برابر۔

رہزن کا شکار

دِل جب تک بیدار نہیں ہوتا، خیالات کا خاتمہ نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۰

ذکر سے نُور پیدا ہوتا ہے اور نُور سے جلال۔ جلال شیاطین کو جلا دیتا ہے۔
زُبان سے ذکر ہوا لیکن دِل اپنی قدیم روش پہ قائم، مکمل غافل۔ اور یہ غیر خیالات شیطان کے تیر ہیں جو وہ تیرے دل پہ پھینکتا ہے۔
تیرا دل خنّاس کا گھر رہا ہے، اگر آزاد ہوتا، خنّاس کی ایسی تیسی ہو کسی نامعقول حرکت کی جرأت کرتا۔ دل تیرے نہیں، خنّاس کے تابع ہے،
جب تک یہ خنّاس کی قید سے آزاد نہیں ہوتا، کوئی بات کیسے بن سکتی ہے؟
ہم نے اپنے حال پہ کبھی غور نہیں کیا۔ یہ ہمارے ساتھ روز ہوتا ہے۔
اگر تو نے اپنے دل کو، جو تیرے اقلیم قلبوت کا بادشاہ ہے، اس رذیل و ذلیل و کمین خنّاس کی قید سے آزاد نہ کرایا، اور پھر اس پاجی کو اس کے تابع نہ بنایا تو تیری کوئی مردانگی نہیں، تُو نے اس میدان میں کوئی کرتب نہیں دکھلایا اپنے کسی بھی فن کا مظاہرہ نہیں کیا۔ کوئی قابلِ داد نمونہ پیش نہیں کیا، اسلاف کے کسی کارنامے کو تازہ نہیں کیا۔ گویا کچھ بھی نہیں کیا۔
اس حال میں!
اس میدان کی داستان دیو پری کی داستان سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی
اس کا صرف ایک ہی علاج ہے۔
اس پاجی کو اندر سے باہر لا: کان سے پکڑ کر لا۔ پھر کسی ویرانے میں لیجا کر

اس کے گلے میں پھندا ڈال کر خوب گت بنا حتیٰ کہ روح کی اطاعت تسلیم کرے۔

اس سے درگزر مت کر، نہ ہی اسے معاف کر، اسے ایک آخری موقع دے کہ باہر آ! اپنے آپ آ، اب او فلاں کے پٹھے باہر آ، اور جلدی آ، ورنہ تجھے گلے سے پکڑ کر باہر نکالیں گے۔ اب یہ پیادے تجھے پکڑ کر باہر لانے کا تہیہ کرکے تیرے پیچھے لگے ہیں: انہوں نے تجھے، اے میرے اندر کے ذلیل و زبون "بادشاہ" کسی بھی روپ میں اندر رہنے نہیں دینا اور نہ ہی تیرا حکم، کوئی بھی حکم کبھی چلنے دینا ہے تم کسی صورت میں اپنے تئیں چھپا نہیں سکتے۔ جن پردوں میں تم چھپے بیٹھے ہو ان پیادوں کے نزدیک یہ کیا اہمیت رکھتے ہیں۔

پہلے بھی یہ واقعہ کئی بار لکھا جا چکا ہے، یہاں اس کا لکھنا برمحل اور ضروری ہے:

"ریاست گوالیار کے ہمارے ایک رسالدار صاحب قمر علی شاہ فوج سے مستعفی ہو کر اللہ اللہ کرنے لگے۔ آپ کا دینی علم محدود تھا۔ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ- پڑھنا شروع کر دیا، رفتہ رفتہ آبادی سے باہر جا کر ایک جنگل میں پڑھنے لگے آپ کے ذکر کے نور سے آتشیں گرزیں لیے چار نوری فرشتے حاضر ہوتے اور شیطان مردود کو گرزوں سے اس طرح دبدباتے کہ بالآخر شیطان ملعون نے اپنی ناکامی تسلیم کر لی۔ پھر جب وہ شکست کھا کر میدان سے بھاگنے لگا تو نوری فرشتوں نے اس کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا کر اسے نادم کر دیا

اور میدان سے بھاگنے نہ دیا۔ پھر وہ شرمندہ ہو کر ایک مدت بھاں اسے ہمارے رسالدار صاحب نے ہرایا تھا، اپنے سر پہ خاک ڈالتا اور ناکامی پر واویلا کرتا رہا۔

کہ ایک گمنام غیر معروف آدم زاد مجھ کو میدان میں ہرا کر بازی لے گیا میں اپنی سپاہ کا سپہ سالار ہوں، اب کس منہ سے ان کے پاس جاؤں؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۱

خنّاس:

ہماری اس منزل کا مدِ مقابل ہے۔ ہم سب کو اپنی انگلی کے اشاروں پہ نچوا آتا ہے جیسے چاہتا ہے کروا آتا ہے، ہماری ایک بھی چلنے نہیں دیتا دلفریب مناظر میں الجھا کر لٹو بنا لیتا ہے۔ جب تک ہم اپنے میدان کے مدِ مقابل سے کھلم کھلا دست و گریبان ہو کر اس کی تدابیر کو ناکام نہیں بناتے اور اس کے منصوبوں کو خاک میں نہیں ملاتے۔ کیا ہماری وہ اور کیا ہمارا وہ اور کیا ہماری شیخیت اور کیا ہماری وہ۔ اگر تو نے اس سرکش تازی کو گھوڑا بنا کر اپنی بگھی میں نہ جوتا تو تیری کوچوانی کوئی کوچوانی نہیں، اور یہ اس مضمون پر ختم الکلام ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۲

اور یہ دل اگر خناس کی قید سے آزاد ہو، تو ازل و ابد کا محرم، مورد لطف و کرم، انوار و تجلیات کا مرکز، غیرت و جرأت کا پیکر، علم و حکمت کا سرچشمہ، عشق و رقت کا منبع، فقر و غنا کا خزینہ، اسرار و رموز کا شناسا حتیٰ کہ عرشِ کبریا کا مظہر۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۳

زبان :

تن کی کنیز، من کی ترجمان، فتنات کی ناشرہ، ہر افسوس کی اصل، جمعیت کو منتشر کرنے والی آندھی، خرمن کو جلانے والی بجلی، دلوں کو چیرنے والی چھری، یقین کو چھیننے والی حرافہ، قول سے مکر جانے والی بے وفا، ناموس کی پرواہ نہ کرنے والی بے حیا، خطابات سے دل کو لبھا کر گمراہ کرنے والی ساحرہ، واہیات و خرافات کی ناطق، کوفت کی ذمہ دار آزار کی تلوار اور آزاد۔

الامان والامان! اسے قید کر۔ دل جو تن کا بادشاہ ہے، خناس کا قیدی اور یہ کنیز بدتمیز۔ آزاد! اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۴

اور یہی زبان اگر راست باز ہو تو ،
دل نواز ، ترجمانِ سوز و گداز ، گوہر فشاں ، عظمت نشان ، شرفِ انسان ،
امینِ امان ، سیفِ یزداں ، باطل پہ گراں ، تقویتِ ایقان ، ذکر میں رواں ،
اللہ کی بُرہان ، ناطقِ قرآن ، بوسہ گاہِ قدسیاں ، حتیٰ کہ شرحِ کُن فکاں ؛
ماشاء اللہ ؛

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیرالرازقین

۳۸۸۵

ہزار ہا صفحات پر مشتمل ایک تذکرہ کا نچوڑ ۔
اپنی نسبت کی ناموس اور منصب کی جلالت کا احترام کر ، اکرام کر ؛
کامران ، ماشاء اللہ ،

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیرالرازقین

۳۸۸۶

جھوٹے کی قسم جھوٹی ہوتی ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیرالرازقین

۳۸۸۷

اللہ نے تو جسم الوجود کے اندر اپنا مقام بتا دیا، دیکھنے والوں کو دکھلا بھی دیا،

لیکن قاضی صاحب نے ابھی تک تصدیق نہیں کی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۸

اسی طرح اللہ نے تو انہیں بخش دیا

لیکن قاضی صاحب نے انہیں بھی ابھی تک نہیں بخشا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۹

مان نہ مان!

وہ تیرے ساتھ ہیں، اور تیری کوئی بھی چیز اُن سے اوجھل نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۰

صدقاتِ ذاتِ قدس الٰہیہ :

اللہ اپنی ذاتِ قدس کا صدقہ ہر وقت اپنی مخلوق پہ فرماتا رہتا ہے۔ اللہ کا بہترین صدقہ اپنے کسی بندے کو اپنے ذکر کی عنایت ہے۔

اللہ نے بندوں کو صدقات کی تاکید فرمائی۔

بندوں کا بہترین صدقہ بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔

اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے کو محبوب رکھتا ہے، کبھی ردّ نہیں فرماتا۔

اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے گنہگاروں کے گناہ بخش دیتا ہے مکروبین کے کرب اور مغمومین کے غم زائل فرما دیتا ہے، مبتلائے ابتلا کو نجات بخش دیتا ہے، اجساد و قلوب کو شفا بخش دیتا ہے، دائمی شفا۔

——— حاجت روائی اور مشکل کشائی فرما کر اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کی ناموس کا اکرام کرتا ہے۔ ماشاء اللہ

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۱

غیبت :

الف نے ب کی غیبت کی۔ ب کے گناہ دُھل گئے۔ یہیں بس نہیں، ب کے

گناہ اپنے نامۂ اعمال میں سمیٹ لیے، گویا الف نے ب پہ احسان فرمایا۔
باقیات الصالحات کے مقام کا احسان؛ ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۲

ب کا حق ہے الف کو دعا دے، شکریہ ادا کرے، اپنے جن گناہوں کو وہ کسی بھی طرح دھونے پہ قادر نہ تھا، بیٹھے بٹھائے مُفت میں دھل گئے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۳

ذِلّت گناہوں کا کفّارہ اور شہرت میزان میں خسارہ ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۴

ذِلّت پہ ملول مت ہو، خندہ پیشانی سے استقبال کر، بے شک ہر ذِلّت بیشمار گناہوں کا کفارہ ہے اور شہرت کا حساب کتاب ہوگا، بڑا اور کڑا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۵

ذِلّت کی آغوش میں رحمت اور شہرت کے دوش پہ

زحمت ہوتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۹۴
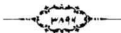
حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے چالیس دن رات کلام فرمائی، سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس سرور میں مدہوش ہو کر یہ سمجھے کہ وہ دنیا میں نہیں، جنت میں ہیں اور اسی جذب کے تحت "رَبِّ اَرِنِیْ" کہا۔ فرمایا: "لَنْ تَرَانِیْ" (میرے کلیم! ان آنکھوں سے) آپ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے" نبوت کی فرمائش کے اکرام میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نور کی تجلی سوئی کے ناکے سے ستر ہزار اجمالی پردوں سے گزار کر فرمائی طور عظمت وکبریائی کے نور کی تاب نہ لاتے ہوئے جل گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ تین ٹکڑے اُحد، ورقان اور رضویٰ مدینہ منورہ میں جا گرے۔ باقی، تین ثور، ثبیر اور حرا مکہ مکرمہ میں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندرؒ پانی پتی جذب ومستی کے عالم میں فرماتے:

" ایسی تجلی روز میرے دل پہ وارد ہوتی ہے اور مجھے محسوس تک نہیں ہوتی"

وہ طلب تھی

یہ رضا،

وہ احجابی پردوں سے گزر کر وارد ہوئی، اور یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ردائے نبوت سے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۷

احدیت و صمدیت جلال، اور معبدیت و احسنیت جمال ہے۔
جلال کے ساتھ جمال ہوتا ہے اور جمال اکرام ہے۔ غارِ حرا طور ہی کا ایک مکڑا ہے، اسی طرح غارِ ثور نور کی تجلی اپنے دامن میں ایک تذکرہ لے کر آتی ہے، اور وہ رہتی دنیا تک زندہ اور قائم رہتا ہے، کسی بھی دَور میں کبھی ختم نہیں ہوتا، نُور کی تجلی جہاں بھی پڑجاتی ہے، ابد الآباد کر جاتی ہے، خاک کو اکسیر بنا کر ممتاز کر جاتی ہے۔
آپ نے دیکھا نہیں
ایک دہلی میں جا کر نظامی بنا۔
ایک کلیر میں حق پہ فدا ہوگیا، نار میں نُور جلوہ نما ہوگیا۔
ایک کی کھال ملتان میں کھنچی گئی۔
ایک آرے سے چِر کر جدا ہوگیا۔
طُور پہ جلال جلوہ افروز ہوا اور زمین پہ جمال تجلیات کی آغوش میں، جلالی ہوں یا جمالی، سراسر حکمات و برکات ہوتی ہیں۔
طُور جل کر کوئلہ نہیں، کاجل بنا،
ٹکڑے ضائع نہیں ہوئے، مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زینت بنے، غارِ حرا

اور غارِ ثور، طُور ہی کے دو ٹکڑے ہیں "

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۸

مقالاتِ حکمت میں حسن و عشق کا تذکرہ جاری ہے۔
حسن سے مُراد ارادتِ ازلی کا وہ نُور ہے، جو کائنات کی ہر شے کے رگ و ریشہ میں رچا بسا اور سمایا ہوا ہے۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۹
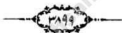
" محبت کی دنیا بنانے سے پہلے جہانوں کے مالک تُو رویا تو ہوگا "

حُسن یزداں کا رُوپ
عشق حُسن کا ثبوت

حُسن بے نیازی کی تصویر
عشق اُس تصویر کی تنویر

وفا اس تنویر کی شمشیر اور فقر اس شمشیر کی توقیر ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۰

شمشیرِ وفا :

جب بھی میدان میں آئی ، میان سے نکلی اور چمکی ، عرش و
فرش تھرا اُٹھے ،
لوح و قلم بکھر گئے ۔
فرشتے الاماں الاماں پکار اُٹھے
بے نیازی نے حجاب اُٹھا دیے ۔
شوقِ ہست و بود سے بے نیاز ہو کر بحرِ محبت کی مست لہروں میں کود پڑا
فقر کی یہ شمشیر تو قیر جب اجمیر کی پہاڑی پہ چمکی تو ہزاروں گردنیں وفا
کی سلامی کے لیے غلامانہ انداز سے جھک گئیں ۔
اور اجمیر ہمیشہ کے لیے چشت نگر بن گئی ،
یہی شمشیر جب **کلیر** کے جنگل میں برق بن کر کوندی تو فقر کا ایسا
جھنڈا نصب کیا ۔ جو قیامت تک سرنگوں نہ ہوگا ۔ ماشاء اللہ

الحمد للحي القيوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۱

خلوت :

طریقتِ الاسلام میں ایک اہم مقام رکھتی ہے ۔ چنانچہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ
نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے ہم کلامی کا قصد فرمایا ، طُور پہ اندھیرا

کر دیا، شیطان اور فرشتوں کو دور ہٹا دیا، تاکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ربّ ذُو الجلالِ والاکرام کے مابین رازونیاز کی کوئی بھی بات کوئی اور نہ سن سکے۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۹۰۲

فضل و کرم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ فضل کرم ہے، اور کرم عین فضل۔
ماشاء اللہ!
اللہ سے فضل مانگ اور کرم۔ فضل و کرم مانگ کر گویا ہر شئے مانگ لی
یَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِیْم یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْن

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۹۰۳

جب ذو الفضل العظیم اپنے کسی بندے پر اپنا فضل فرماتے ہیں، تو بندہ کی زبان اظہارِ تشکر کے طور پر اکرم الاکرمین کی صفت میں رطب اللسان ہو جاتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۹۰۴

حال کے معنی وہ کیفیت جو قلب اور نفس دونوں پر بیک وقت ظاہر ہو۔
قدرتِ الٰہی کے سوا کوئی تدبیر، کسی حال کو بدلنے پر قادر نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین و الله ذُو الفضل العظیم

۳۹۰۵

سیّارگان
خود سر نہیں محکوم ہیں، ارادتِ ازلی کے تحت محوِ عمل ہیں۔
ارادتِ ازلی عین حکمت ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۹۰۶

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی وفا کی داستان کا دلربا عنوان اذان ہے
اذان:
وقت کی میزان، محبت کا اعلان، حُسن کا فرمان، عشق کی پہچان،
دین کی کمان، مساوات کی سلطان، اتحاد کی جان اور نماز کی شان ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۹۰۷

تلخیص:
منازلِ جذب و سُلوک
ذکرِ دوام پہ استقامت سے فکر پیدا ہوتا ہے، جو فکر میں محو ہوا منہمک
ہوا جیسے کوئی موجد کسی ایجاد میں۔ اصطلاح میں اسے مراقبہ کہتے ہیں۔

مراقبات جذب وسلوک کی منازل کی حکیمانہ اسناد کے مُترادف ہوتے ہیں ——— مراقبات بہت ہیں

یہ مراقبہ جملہ مراقبات کی اصل اور بلوغ الی المرام ہے۔

مراقبۂ معیّت :

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

اَللّٰهُ حَاضِرِىْ اَللّٰهُ نَاظِرِىْ اَللّٰهُ مَعِىْ

اللہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور بادشاہ کے حضور میں غلام کا بولنا گستاخی۔

تدبیر نفاق اور ہستی عین شرک ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

(۳۹۰۸)

رُوح :

امرِ ربّی ہے۔

اللہ رب العالمین کا ذاتی نورِ جسم الوجود میں محمل نشین، نقاب پوش اور ردّ و قبول کی میزان ہے۔ کوئی حیلہ، کوئی تدبیر، کوئی منت، کوئی تراؤکسی بھی قسم کی ریاضت، اگرچہ سر کے بل لٹکے، روح کو کبھی فریب نہیں دے سکتی نہ ہی مطمئن کرسکتی ہے۔

نفس :

امرِ عزازیل ۔
شیطان و خنّاس کا بچہ جمورا اور رُوح کے نزدیک نامحرم ہے جب تک
نفس رُوح کی بیعت نہیں کرتا جیسے شیخ شاہ شبلیؒ نے حضرت جُنیدؒ
سے کی اور پھر قلبیتاً اپنے تئیں رُوح کے حوالے نہیں کرتا ، جیسے مُردہ غسّال
کے ۔ رُوح کے نزدیک نامحرم رہتا ہے
اور نامحرم سے حجاب واجب ہے

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۹۰۹

جب تک نفس ہر قسم کی کثافت، غلاظت و کدُورت و خباثت و رزالت و
ذلالت سے متنفر و بیزار ہو کر عجز و انکسار کا لبادہ نہیں اوڑھتا، رُوح کبھی قبول نہیں
کرتی، غیر محرم گردانا جاتا ہے ۔ اگر رائی بھر بھی آلائش باقی ہے، جوں کا
توں، غلیظ کا غلیظ، رذیل کا رذیل اور ذلیل کا ذلیل قرار دیا جاتا ہے ۔
اور رُوح بھی بھلا کسی نامحرم کے سامنے کبھی نقاب اٹھاتی ہے ؟ ہرگز
نہیں ۔ اگرچہ وہ کسی وہ کا وہ ہو ۔
رُوح و نفس کا باہمی اتحاد و ارتباط و اتصال جذب و سلوک کی ابتدا
اور اسی پہ استقامت انتہا ہے ۔
رُوح ہی ارواح سے ملتی اور رُوح ہی ارواح سے فیضیاب ہوتی ہے

جس نفس سے اس کی اپنی رُوح پردہ پوش ہے، کسی غائب کو حاضر اور محجُوب کو مکشوف کرنے کی کیا استعداد رکھتا ہے؟

رُوح کی حاکمیت تسلیم کر! جسم الوجود کا ہر عضو رُوح کا مطیع ہو جب رُوح مطمئن نہیں کہ جملہ اعضاء اس کے تابع ہیں، محض دعوٰے کیا معتبر ہو سکتا ہے؟

جب رُوح نے اعضاء کی طاعت کو تسلیم کر لیا، دُوری دُور ہوئی۔

ماشاء اللہ

رُوح کی تصدیق گویا قرآن کریم اور سُنّتِ مطہرہ کی تصدیق ہے۔

خنّاس و شیطان تیرے وہ ازلی دشمن ہیں جو کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔

خنّاس کی اِتباع ظُلمت، رُوح کی اِتباع نُور
ظُلمت سے دُور ہو اور نُور سے معمُور
نُور کے ورُود سے ظُلمت کا فُرار! ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۱۰

کسی سے تجاوز مت کر۔ تحسین ہو یا تنقید۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۱۱

جب تک کوئی کسی کارآمد کار میں مصروف نہیں ہوتا خنّاس کا کھلونا ہوتا ہے

کسی بھی کام میں اُلجھا دے
اور نہیں تو بٹیر بازی پہ لگا دے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۹۱۲

بے کار مُستَ رہ ؛ بے کار ، امراض کا شکار ۔
جب تک اہلِ کار کا پسینہ نہیں بہتا ، فنکار کے نزدیک سُست کار ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۹۱۳

اے کائناتِ عالم کی ہر شئے کے رگ و ریشہ میں رچے بسے اور سمائے
ہوئے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ !
اگر عشق نہ ہوتا ، تیرے اِس حسن پہ کون مائل ہوتا ، کسی بازار میں
تیرا کوئی نہ خریدار ہوتا نہ ہی قدر دان ؛
عشق کے خون نے تیری داستان کو تابناک کر دیا ۔ اللہ اللہ :
یہ اعزاز تو نے عشق ہی کو بخشا ، کہ تیرے سوا تیری کائنات کی کوئی شئے
کوئی بھی شئے اس کی توجہ کو اپنی طرف کسی بھی انداز میں مبذول نہ کر سکی ۔
رکوع میں انکسار ، اور سجدہ میں دیدار عشق ہی کو نصیب ہوا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۱۴

حُسنِ ازل نے ہمیشہ عشق ہی کو اپنی اداؤں کا تختۂ مشق بنایا۔

مُبارکًا مُکرّمًا مُشرّفًا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۵

چاک گریباں، لگی وگی، جیسے بھی گھسیٹاء اُف نہ کی: تیری محبت کے جلال کا اِستقلال عشق ہی کو عنایت ہوا!

ما شاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۶

تیرے عشق کی داستان کا وہ سرورق جسے قیامت تک کبھی کوئی مات نہیں کر سکتا

شامِ غریباں ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۷

اِک کبوتر لوٹ کر اُن کے لہو میں اُڑ گیا۔
آگے مجھ میں لکھنے کی سکت نہیں۔
حُسن کی اَدا کی حَد
عشق کی وفا کی حَد ———— اور
ظلم کی جفا کی حَد
شام غریباں کے منظر میں ختم ہوئی
قسامِ ازل ہلک ہلک کر رو دیا، اس انداز میں پہلی بار رو دیا

الحمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۸

فقیر جب شام غریباں کے حضور غلامانہ خراجِ تحسین پیش کرتے حاضر ہوا، آپے سے باہر ہو گیا۔ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا، نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے ایسا منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے سامنے ریت کے ذرّوں پہ حُسن و عشق اور وفا و جفا کی داستان کا انوکھا باب خون سے لکھا ہوا تھا۔

———— سہمی ہوئی مقدس جانیں ———— بوستانِ رسُولؐ کے کمھلائے ہوئے پھُول ———— گنجِ شہیداں ———— کٹے ہوئے اعضاء ———— جلے ہوئے خیمے

دھواں چھوڑتی طنابیں ــــ لٹا ہوا خانوادۂ رسولؐ ــــ بے کسی کے عالم میں جگر بند بتولؑ ــــ خون سے تر زمین پہ شہزادۂ کون و مکاں، خاک و خون میں نہایا ہوا عشق ــــ دشتِ غربت میں سر بریدہ پیشوائے دین، ساقیٔ کوثر کا تشنہ لب نواسا ــــ سبطِ پیمبر کا گھوڑوں سے روندا ہوا جسدِ اطہر

ہر طرف ایک گمبھیر اُداسی، ایک وحشت خیز خاموشی، ایک الم انگیز کرب ــــ یہ دردناک منظر اس سے نہ دیکھا گیا، وہ خون کے آنسو رویا ہوش و حواس کھو بیٹھا، بسمل کی طرح لوٹا اور مذبوح کی طرح تڑپا۔

پھر یکایک اس نے امارت کی عمارت کی اینٹ اینٹ کر دی۔ لذّت کا جام پھوڑ دیا۔ زینت کا عمامہ زمین پر دے مارا، راحت کا ترانہ بند کر دیا، عشرت کا رباب توڑ دیا، شہرت کی قبا تار تار کر دی اور شامِ غریباں کے مجبوروں کی خاک پا سر میں ڈالی، ندامت کی قبا اوڑھی، ملامت کی گدڑی پہنی، صبر کا کاسہ لیا، اور ایسا روپوش ہوا کہ پھر کہیں بھی، کسی بھی روپ میں کبھی پرگٹ نہ ہوا۔ اس منظر کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا۔ اور حیات الدنیا کی منزل اسی منظر کی پیشوائی میں طے کی۔

خوشی، غم کو بھلا دیتی ہے لیکن اس غم کو کبھی نہ بھلا سکی۔ وقت ہر زخم کا مرہم ہے، مگر یہ زخم کبھی مندمل نہ ہو سکا اور گہرا ہوتا گیا۔ مصروفیت ہر حادثہ بھلا دیتی ہے مگر اس حادثہ کو فراموش نہ کر سکی۔ اس کی یاد ہمیشہ تازہ رہی،

دل سے آہ اور آنکھ سے آنسو بن کر نکلی ــــــ

یہ غم شہادت کا نہیں اور نہ ہی ایمان شہادت پہ غمناک ہُوا کرتا ہے۔ شہادت پہ رونا ایمان کے شایانِ شان ہی نہیں۔ ایمان تو شہادت کی تمنا کیا کرتا ہے استقبال کرتا ہے، خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور شکر بجا لاتا ہے۔ شہادت حیاتِ جاوداں ہے اور موت کا بلند ترین اعزاز

شہادت مقامِ شکر ہے نہ کہ مقامِ شکوہ و شکایت۔ ایمان شہادت سے کبھی نہ گھبرایا اور نہ ہی آبدیدہ ہُوا۔

یہ غم شہادت کا نہیں، پامالیٔ حُرمت کا ہے، موت کا نہیں تقدس کی تضحیک کا ہے اور یہ غم بھی شہادت کی طرح جاوداں ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۱۹

کسی نے بھی یہاں نہیں رہنا۔ نہ جابر نے نہ مجبور نے، داستان زندہ رہے گی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذو الفضل العظیم

۳۹۲۰

اوور ایکٹنگ مت کرو تمہیں خبر ہو نہ ہو، دیکھنے والا ضرور محسوس کرتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۲۱

خاکرُوب کے سوا کوئی مُقربِ قُسطر کے جلال وجمال کی تاب نہیں لا سکتا۔
قُرب کے اعجاز کا مُتحمل نہیں ہو سکتا، بھڑک اُٹھتا ہے۔
خاکرُوب پست ترین مقام پہ کھڑے ہو کر بلند ترین صاحب کا مصاحب ہوتا ہے جسے وہ کسی بھی حال میں کبھی رَد نہیں کر سکتا۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرّازقین

والله ذو الفضل العظیم

۳۹۲۲

راحت راحت ہے، اِدھر سے آئی اور گئی، نہ کچھ لائی، نہ چھوڑ گئی۔
کرب نے دُنیا کے ایک بنجر، قدیم، غیر معروف ویرانہ کو "مُعلّیٰ" سے مُلقّب فرما کر زیارت گاہِ قُدسیاں بنا دیا

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرّازقین

والله ذو الفضل العظیم

۳۹۲۳

کرب کی ایک رات راحت کی ہزار رات پہ فوقیت رکھتی ہے، کرب کی آہیں رحمت کو۔ اگرچہ لاکھ پردوں میں مستور ہو، کھینچ لاتی ہیں، نزول پہ مجبور کر دیتی ہیں ــــــــ اور

راحت کے پاس خراٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوا الفضل العظیم

۳۹۲۴

اگر کسی کو پتہ چل جائے کہ اس کی کہی ہوئی باتیں ہوا میں مُعلّق ہیں، مُحتاط رہے اپنی کلام سے شرمندہ ہو۔
ایک نے کہا کہ جب وہ یہ سوچتا ہے، اُلّو کی طرح روتا ہے۔
فتنہ بول سے جنم لیتا ہے، بول پر فتنے کی بنیاد ہے۔
بول مگر اتنا مت بول، سب کچھ نہ بول، سوچ کر بول، سماعت و بصارت وری الوریٰ ہے۔
ملکہ نے کیڑیوں سے کہا، اپنے بِلوں میں گُھس جاؤ کہیں سیّدنا سلیمان علیہ السّلام کا لشکر تمہیں بے خبری میں روند نہ ڈالے۔ سیّدنا سلیمان علیہ السّلام نے کیڑی کی یہ آواز تین میل دُور سے سُنی۔
بعض سماعت کے نزدیک دُوری کوئی معنی نہیں رکھتی، اسی طرح بصارت

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوا الفضل العظیم

۳۸۲۵

کوئی نفس کسی خطاب و القاب پر کبھی پورا نہیں اُترتا، البتہ خطاب و القاب

اپنے مخاطب و ملقب کو فریب دے کر سُست کر دیتے ہیں۔ کمالات کے عمامہ کی خوش فہمی میں مُبتلا کر کے تھپکی دے کر جدّوجہد کے میدان سے باہر لے آتے ہیں حتیٰ کہ اسلاف کی ایک بھی روایت پہ کاربند نہیں رہتا اور نہ ہی کسی اُصول کا پابند۔ پاسِ انفاس کا داعی خُود غفلت کا شکار ہو جاتا ہے کبھی کسی نے اپنے تئیں پاجی نہیں کہلایا۔ کسی کے کہنے پہ تلملایا۔ حالاں کہ ہر کوئی اپنے نفس کی خباثت و کدُورت کا عارف ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۲۶

عزّت سے محبّت، اور محبّت سے خدمت ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۲۷

بڑے میاں! اس خرگوش کا کیا بنا؛
بولے! شکاری کُتّے بُری طرح سے چارے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ابھی تک نہیں دبوچا گیا، البتہ اپنی جگہ دونوں ہانپ چکے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۲۸

مُجرم جب اپنے جُرم کا اقبال کر لیتا ہے عدالتِ عالیہ کا غضب شکر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۲۹

غُلام:

جو تیری نظروں میں کوئی وقعت نہیں رکھتا، اہم ترین، قریب ترین اور نازک ترین منصب پہ فائز ہوتا ہے۔

غُلام کیسا بھی ہو، مالک کی نسبت سے ذی وقار ہوتا ہے، اگر وفادار ہو، تو مالک کے ملک میں مختار ہوتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی شے دے دے، مالک کبھی باز پرس نہیں کرتا۔

غلام کی عطا، مالک کی عطا متصور ہوتی ہے۔ ایک ہی تو غُلام کا یہ ناز ہوتا ہے جس پہ وہ پھولے نہیں سماتا ورنہ غلام بھی کسی چیز کا مالک ہوتا ہے؟

اگر کوئی غلام کسی کو کھیت سے ایک گنّا بھی دینے کا مجاز نہیں، تو کیا اس کی غلامی اور کیا اُس کا وہ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۳۰

قبیلہ مُضر کا ایک گمنام بدو فیروز مولائے علی کرم اللہ وجہہ کی غلامی سے مشرف ہُوا وفا کی اداؤں میں مولا کو بھا گئیں۔ حتیٰ کہ کربل کے میدان میں شہزادہ کونین کی معیت میں شہید ہو کر اہلِ بیت میں شمار ہُوا۔

اللہ اللہ: یہ کیا تھا؛ وفا کا ایک اعجاز

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۳۱

پچاس سال گزرے، ایک اللہ کا بندہ فوج میں درزی کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایجیٹن صاحب نے اپنے اردلی سے کہا، صبح جنرل کی پریڈ ہے، قمیص پہ نئے سٹار لگا کر لاؤ، درزی اپنی دھن میں محو بیٹھا تھا، اسے قمیص دی گئی کہ نئے سٹار لگا دو۔ اس نے سٹاروں کی جگہ میجری لگا دی۔ صاحب جب قمیص پہننے لگا اور میجری دیکھی، اردلی سے ناراض ہُوا، پریڈ کا وقت ہونے کو تھا۔ سائیکل پہ درزی کے پاس پہنچا کر تم نے یہ کیا کیا؛ اسے فوراً اتار دو۔

اس پہ درزی بولا؛

"صاحب! ایہیں لا چھڈی لے، ہُن ایہنوں کوئی نہیں لاہ سکدا"

آپ کی بات میں اتنی تاثیر تھی کہ صاحب آگے سے کوئی جواب نہ دے سکا۔

وہی قمیص پہنے پیدل چلا گیا۔ جب دفتر پہنچا، ایک تقرر نامہ پڑھا ، فلاں کیپٹن (اس روز سے) میجر ہُوا ! اللہ اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۳۹۳۲

"آپ کا غلام"

کہنے اور لکھنے کو ہم نے ایک شیوہ بنایا ہوا ہے۔ ہر کوئی ہر کسی کو اپنے تئیں غلام قرار دے کر مطمئن ہو جاتا ہے حالاں کہ کہیں کبھی کوئی کسی کا غلام ہوتا ہے ؛ البتہ ہر کوئی اپنے نفس کا ضرور غلام ہوتا ہے۔

غلام وہی ہوتے ہیں جو ابدی ہوتے ہیں ، کبھی ناکام نہیں رہتے

ابدی غلام ، فائز المرام

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۳۹۳۳

رحمت کی غیرت کو جوش میں لانے کے لیے ملامت کی کنڈ کافی ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۳۹۳۴

ملامت کی کنڈ میں بھیگنا، غسلِ عصیاں : ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۹۳۵

غیریت سے پاک دائمی وضو : ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۹۳۶

کسی عمل پہ نازاں مت ہو، ہر عمل توفیق کا محتاج ہے
اور توفیق عنایتِ الٰہی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۳۹۳۷

علت کی شفا ـــ دوا و پرہیز پہ موقوف ہے
جسمانی ہو یا روحانی،

جسمانی مریض کوئی کوئی اور رُوحانی مریض ہر کوئی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۳۹۳۸

یَا اَحَدُ، یَا صَمَدُ، یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ کا نورِ جلال آفات و بلیات و فتنات کے لیے مضبوط قلعہ ہے!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۳۹۳۹

رُوح:

رُوح امرِ ربی ہے۔ ہر ذی روح میں ذاتی نُور جلوہ گر ہے، ذی رُوح کا اکرام گویا ربّ العٰلمین کا اکرام ہے اسی طرح توہین و تضحیک۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۳۹۴۰

جسے تو ٹٹولتا ہے۔ پیچ بولتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

۳۹۴۱

قربِ تام کے دو ہی توما یہ ناز مقام ہیں :

خاکروب و غلام

اور دونوں میں سے کوئی بھی کسی نظر میں نہیں جچتا : ما شاء اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۴۲

اور یہی دو ــــــــ خاکروب و غلام ، امین بھی ہیں ۔ خلوت و جلوت میں قائم مقام

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۴۳

ہر جا ، ہر شئے میں حاضر و ناظر ۔ ہر نظر سے محجوب ، حاضر جان ، ناظر مان ! کافی ہے :

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

*

۳۹۴۴
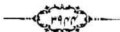
معصومیت کی محفل میں معصیت نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۴۵
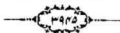
ہر وہ قول و فعل جسے کرنے کے بعد تیری رُوح تجھ کو ملامت کرے معصیت ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۴۶
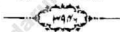
معصومیت، بشریت کا بلند و بالا اعزاز ہے۔ فتنہ معصومیت کا اکرام کرتا ہے، نادم ہو کر لوٹ جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۴۷
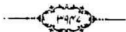
اگر نہیں، تو سمجھ کہ معصومیت ناتمام ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۴۸

بول کر "کرنی" کے ڈھول کا پول مت کھول!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۳۹۴۹

چٹان کا درخت میدان میں قائم نہیں رہ سکتا۔

چیل پہاڑ کی بلند و بالا چوٹی پہ اپنا مقام رکھتی ہے، آبپاشی کی مطلق محتاج نہیں ہوتی، نہ ہی کسی طوفان کی زد میں ہوتی ہے چیل کی جڑ کے رگ و ریشے چٹان کے سینے میں پیوست ہوتے ہیں۔ اور میدانی چیل! اللہ اللہ پانی پی پی پلی، پل پل گیا بنی، ذرا سی آندھی چلی، جڑ سے اُکھڑ گئی۔

چیل پہاڑی دنیا کی وہ زینت ہے جس کے بغیر کوئی پہاڑ کبھی نہیں سجتا خشک آدے کا مقام رکھتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۳۹۵۰

پہاڑ کی چوٹی پر کس نے چیل کے پودوں کی کاشت کی۔ نیز گرم دھوپ سے تپتے ہوئے پتھر سے کیسے اور کیا خوراک حاصل کی؟

خودرو پودے مصنوعات کے محتاج نہیں ہوتے، ارادتِ ازلی کے

تحت اُگتے، پلتے اور پروان چڑھتے ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۱

کچھ مت بن ۔۔۔ بندہ بن

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۲

کچھ مت کر ۔۔۔ ذکر کر
ذکر دستک اور دستک مفتح الابواب ۔۔۔ ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۳

ذکرِ الٰہی اذنِ الٰہی پہ موقوف ہے ۔ کوئی بندہ بدون اذنِ الٰہی ذکر و طاعت پہ قدرت نہیں رکھتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۴

میرِ محفل کی اجازت کے بغیر نغمہ ساز نغمہ سرائی کی کیسے جرأت کر سکتا ہے؟

سازہے، نغمہ ہے، وقت ہے، فراغت ہے، اجازت کا منتظر ہے
اپنے آپ محفل میں کون کوئی راگ الاپ سکتا ہے ؟ کیا وہ ساز جو بجا یا نہ گیا
اور کیا وہ راگ جو گایا نہ گیا ؟ سُنا ہے، دیکھا نہیں۔
ققنس کی چونچ میں ہزار سوراخ ہوتے ہیں۔ جنگل کی خاموش پُرکیف وادی
میں ارادتِ ازلی کے جمال کے نشہ سے سرشار ہوکر جب گاتا ہے، پرندوں
پہ وجد طاری ہو جاتا ہے، پھڑ پھڑا کر لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں۔
(باقی پھر کبھی)

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۵

تیار ہو کر آئیے، رباب لے کر آئیے، مضراب لے کر آئیے، عزم لے کر
آئیے، ارمان لے کر آئیے - - - - - - - - -
کیا تمھارا آنا اور کیا تمھارا جانا!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۶

دیپنا، کلّن سے کہاں بہتر تھا۔ نہ ہی کوئی نیا ساز در اگ رکھتا تھا، اذن سے
معروف بنا!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۷

جب تک تیری رضا راضی نہیں ہوتی ـــــــــ کوئی کسی پہ کبھی راضی نہیں ہوتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۵۸

سرجری کی داد دے۔

تشخیصِ مرض سیکھ! بیاضِ مسیحی پہ رو۔ اس میں نسخہ بازی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

موجد پیٹ کے فکر سے بے فکر ہوتا ہے، اگر لاپرواہ بھی کہیں تو بے جا نہیں اور ہماری جدوجہد اگر ساری نہیں تو دس میں سے نو حصے پیٹ ہی کے ابتلا میں مبتلا ہے۔

سینکڑوں ماہرین اور ہزاروں معاونین شب و روز ایک ہی جستجو میں گم رہے، چوں کہ ان کے فکر کا مطمع نظر مخلوق کی بھلائی تھا، کوئی اور غرض ذاتی مطلق نہ تھی۔ خالق نے ان کے اس فکر کے شجر کو ثمر بخشا جو آج ہم سب کے سامنے ہے۔ اور ہم نے بیاضِ مسیحائی کو کتاب مکنون کا درجہ دیئے رکھا، کسی دوسرے کو چھونے تک نہ دیا۔ یہاں تک کہ عبارت مٹتے مٹتے مٹ گئی۔

جستجوئے جنون نے انسانوں کی طرح شریانوں کی مردم شماری کی بدن میں کوئی ایسی جگہ نہیں، جہاں کوئی نہ کوئی شریان اپنے نام و کام کے ساتھ

محوِ عمل نہ ہو ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۵۹

" آج کل کس شغل میں مشغول ہو ؟"

" ایک چلہ کر رہا ہوں، ایک وظیفہ پڑھ رہا ہوں ، دُعا کریں ، اللہ مجھے اس میں کامیابی بخشے ۔"

"کیسا وظیفہ پڑھ رہے ہو جی ! ذرا ہم بھی تو سُنیں ؟"

" کالا سمندر کالی گائے
گائے نے وچہ غوطے کھائے
نوناں چماری میری مدد کو آئے
نہیں تاں تیری کُنڈ گل جائے

کئی ہزار مرتبہ روزانہ رات کو مکان کی کھلی چھت پہ بیٹھ کر پڑھتا ہوں "

اللہ اللہ ! ۔ نوناں چماری تیری مدد کو آئے ؟ اور تو شرم سے جیتے جی مر نہ جائے :

گھوگے ! یہ کہہ :

اللہ رحمٰن و رحیم میری مدد کو آئے ، اور
اپنی قدرت سے مجھے ہر شر سے بچائے

یہ سحر ، یہ جادو ، یہ طلسم ۔ ان سب کا ابطال رب ذوالجلال کا اسم باکمال ہے ۔ اپنے آپ کو مضبوط قلعے میں محفوظ کرنے کے لیے یہ پڑھ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۳۹۶۰

"سوبھے !
میں صبح سے تیرے انتظار میں تھا ، آج اتنی دیر کہاں رہے ؟"
" کل بچے کھیلتے کھیلتے کرشن جی کی مورتی پر گر پڑے اور وہ چور چور ہو گئی نئی مورتی لینے بازار تک گیا تھا "
" تو کتنے کو آئی یہ مورتی ؟"
" ابھی آج کل چیزوں کے بھاؤ کی کیا پوچھتے ہو ، یہی مورتی جو پہلے ڈیڑھ دو آنے میں مل جایا کرتی تھی آج پورے بارہ آنے میں پڑی ہے "
شام کو پھر سوبھے کے ہاں جانا ہوا ،
" منی لال ! سوبھا کہاں ہے ؟"
" ابھی ابھی پرارتھنا کرنے اندر گیا ہے "
جھانک کر دیکھا ۔
سوبھا عجز و الحاح کا مجسمہ بنے کرشن جی کے گلے میں ہار پہنا رہا ہے اور حلوہ پیش کر کے "بینتی" کر رہا ہے ۔ " مہاراج ! پرشاد سے بھوگ لو " اس پر محویت کا ایک عجیب عالم ہے ۔ ٹین کی وہی مورتی جو چند ٹکوں کے عوض وہ آج ہی بازار سے خرید کر لایا تھا ، اس کی عقیدت کا مرکز بنی ہوئی ہے

اس کے سامنے وہ پورے ادب و احترام کے ساتھ سر جھکائے، ہاتھ جوڑے کھڑا ہے "بینتیاں" کر رہا ہے۔ "ارجیاں" گزار رہا ہے۔

ایک بے جان مورتی کے سامنے پرارتھنا کا یہ انداز۔ اسے دیکھ کر بندہ پانی پانی ہو گیا۔ کہ:

ہمارا رب ــ ربّ السمٰوٰت والارض ــ جو کون و مکان کی ہر شے کا خالق و مالک اور والی و وارث ہے جو ہر شے پہ قادر اور ہر شے سے بے نیاز ہے اس کے حضور شاید ہی کسی پہ ایسی محویت طاری ہوتی ہے۔

یہاں تک کہ:

نماز جو مومن کی معراج ہے اس میں یہ کیفیت میسر نہیں۔ نماز با جماعت میں خیالات کا ہجوم، نماز میں لذت اور یکسوئی پیدا ہی نہیں ہونے دیتا۔ جونہی نماز ختم ــ خیالات کا یہ سلسلہ بھی ختم ــ یہ کیسی نماز اور یہ کیسی محویت؟

سب بھے کے مقابلے میں۔ بزرگ و برتر اور رحمٰن و رحیم اللہ کے ماننے والے کا یہ انداز کسی بھی طرح قابلِ ستائش نہیں!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۶۱

یا شیخ: ایسی محویت جو برہمن کو بُت کے آگے ہے۔ ہمیں کعبہ میں بھی نہیں! کیوں؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۶۲

دِل :

اقلیم قلبوت کا بادشاہ : ایوان صدر میں بستر دراز کیسے سو رہا ہے ۔ اسے جگانے کے لیے ہر تدبیر اختیار کی ، یہ نہ اُٹھا ۔ معلوم ہُوا یہ اپنے آپ نہیں کسی کا سُلایا ہُوا ہے ۔

ہے کوئی جو اسے اُٹھائے ؟ میں تو نہیں اُٹھا سکتا ۔ یہ مدہوش نہیں بے ہوش ہے ۔ اسے ہوش میں کون لائے ؟ سامنے آئے !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذو الفضل العظیم

۳۹۶۳

جو اسے جگائے ، یہ اسی کا ہو جائے ۔ جو اسے ہوش میں لائے ، پھر کیوں نہ یہ اسی کا ہو جائے !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذو الفضل العظیم

۳۹۶۴

اس حال میں ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ : ہماری شخصیت کے وجود میں رُوح نہیں ۔ ہمارے جسم الوجود میں دل تو ہے ، مگر سوتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۹۶۵

بخشش کے بعد اذیت، عافیت کے منافی اور صاحبِ کرم کی شایانِ شان نہیں :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذُو الفضل العظیم

۳۹۶۶

آپ میری طرف متوجہ ہیں ؟
یہ کونسی پوچھنے کی بات ہے، اپنے دل سے پوچھ : اگر تو میری طرف متوجہ ہے، سمجھ کہ میں تیری طرف متوجہ ہوں، جس کی طرف تو متوجہ ہے وہی تیری طرف متوجہ ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذو الفضل العظیم

۳۹۶۷

جنگل میں رات کو درندوں کی اور دن کو پرندوں کی بادشاہی ہوتی ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذُو الفضل العظیم

۳۹۶۸

کدورت سے بیزار، کشف الاسرار

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العظیم

۳۹۶۹

عہد پہ ثابت قدم رہنا:
نزولِ برکات کا انسب دستور ہے، ماشاء اللّٰہ

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العظیم

۳۹۷۰

بیوہ و یتیم و مسکین و محتاج و بیمار و لاچار کے ساتھ احسان
صدقہ کی ایک مد ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العظیم

۳۹۷۱

بے دل مت ہو۔ اللّٰہ کے حکم کے بغیر پتہ نہیں جھول سکتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العظیم

۳۹۷۲

جیسے ہُوا اور ہوگا۔ اللہ ہی کی حکمت وحکومت کے تحت ہے! ماشاء اللہ
اللہ جو چاہتا ہے ہو کر رہتا ہے۔ کسی کے بھی روکے کبھی رُک نہیں سکتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
• وَاللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۷۳

اندھے کو دیکھ کر بصارت کا اور بیمار کو دیکھ کر صحت کا شکر ادا کر۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذُوالفضل العظیم

۳۹۷۴

کونسی وہ نعمت ہے جو اللہ نے بندوں کو نہیں بخشی! جو کسی نعمت سے
محروم ہے، اس کی طرف دیکھ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذُوالفضل العظیم

۳۹۷۵

بھَری[1] جب ایک بار کھل جاتی ہے، پھر پہلے کی طرح کبھی نہیں بندھتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذُوالفضل العظیم

[1] کٹی ہوئی گندم کا گٹھا

۳۹۷۶

جس طرح حکما اپنے ذاتی مطب کو کامیاب بنانے کے لیے مریضوں کا استقبال کرتے ہیں، اگر اسی ذوق وشوق سے رفاہی اداروں میں کام کریں، اداروں کی کایا پلٹ جائے۔

اصحاب رفاہی اداروں میں آتے اور گشت لگا کر لوٹ جاتے ہیں۔

مطلوبہ دلچسپی جیسے ذاتی مطب میں رکھتے ہیں، رفاہی اداروں میں نہیں۔

رفاہی اداروں کے مقابلے میں ذاتی ادارے کیا وقعت رکھتے ہیں؟

رفاہی ادارے اللہ کے ادارے ہوتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۷۷

مریض کی مرض طبیب کے فکر کو اپنی طرف مبذول نہیں کرتی۔ طبیب وہ ہے جب تک اپنے مریض کی تشخیص نہیں کرتا، نسخہ تجویز نہیں کرتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۷۸

جب تک کسی ادارہ میں جذبہ پوری آب و تاب سے جلوہ گر نہیں ہوتا معروف رفاہی اداروں میں کیا مقام رکھتا ہے؟ الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۹۷۹

اگر اپنی کوئی روایت یاد نہیں، تو گُرے کی یاد کر۔

ڈاکٹر باٹن نے شاہ جہان کی شہزادی کا علاج کر کے اپنی قوم کو ہند کی حکومت دلوا دی۔

کوئی ایک بات تو باقی رکھتا، ایک نہیں، ساری کی ساری گم کر دیں۔

اور یہ تیری بے بصری کی حد ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذُو الفضل العظیم

۳۹۸۰

مٹی:

تخلیق کا کمال، ربوبیت کی مظہر، نبوت کی پیکر، فقر کا لباس،
امارت کی راس، مقبولِ بارگاہ، راندۂ درگاہ،

رنگ مٹی، نیرنگ مٹی، پھول مٹی، پھل مٹی، شجر مٹی، حجر مٹی، انسان مٹی، حیوان مٹی، شاہ مٹی، گدا مٹی، اقرار (ایمان) مٹی، انکار (کفر) مٹی۔

الف کا اظہار مٹی ——— اسرار مٹی
حُسن کا راز مٹی ——— ناز مٹی
عشق کا عنوان مٹی ——— داستان مٹی
بشر کا منبع مٹی ——— مرجع مٹی

حیات کا آغاز مٹی ـــــ انجام مٹی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
و اللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۸۱

مٹی :

خالق کی پہچان، خلق کی جان۔

خالقیت نے اپنے ظہور کے لیے مٹی ہی کو پسند فرمایا۔ پھر مٹی کو اشرف المخلوقات کے لقب سے ملقب فرمایا، خالق کے کرم سے مکرّم بنی اور اس کی عظمت سے معظم۔

مٹی کا اکرام خالق کا اکرام اور تضحیک خالق کی تضحیک ہے۔

پھر یہی مٹی خالق کا اقرار کر کے اَحسَنِ تقویم کہلائی، انکار کر کے اَسفَلَ السَّافِلِین !

اس کی ہو کر خلافت کی سزاوار، ہٹ کر وقُودُ النّار

خالق کا اظہار مٹی سے ہُوا :

کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً فَاَرَدتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الاِنسانَ۔

(میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا، پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے انسان تخلیق کیا)

اقرار مٹی سے ہُوا۔ (مِنهُمُ المُؤمِنُونَ)

انکار بھی مٹی سے ہوا۔ (مِنْهُمُ الْفَاسِقُوْنَ)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۸۲
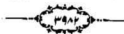
مٹی کے رنگ :

* مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۔ — اس (زمین) سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے ایک بار پھر باہر لائیں گے ۔

(طٰہٰ ۵۵)

* خَلَقْتَنِىْ مِنَ النَّارِ وَ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔ — مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اسے (انسان کو) مٹی سے ۔
وَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ — اور میں اس سے بہتر ہوں ۔
کہہ کر ابلیس نے آدم کو سجدے سے انکار کیا ۔ ذلیل و خوار ہوا ۔
* غزوہ بدر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مٹی کفار کی طرف پھینکی ، قرآنی آیت وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى سے حیاتِ جاوداں پا گئی ۔
* مولا علی کرم اللہ وجہہ کو خاک آلود دیکھ کر نبوت کے لبوں سے نکلے ہوئے لقب " بو تراب " نے مٹی کی شان ہمیشہ کے لیے بلند کر دی ۔
* ریشم و کمخواب کی بجائے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جسم پر لگی

ہوئی مُٹّی کی دہشت نے سفیرِ روم کو لرزہ براندام کر دیا۔

★ یزدگرد (شاہِ ایران) نے مسلمان سفیروں کے سروں پر ازراہِ تضحیک مٹی کے بورے لاد کر انہیں واپس بھیجا، تو امیرِ لشکر حضرت سعد بن وقاصؓ نے فرمایا:

"اللہ کی قسم: انہوں نے اپنی زمین خود ہی ہمارے حوالے کر دی ہے"

اور پھر ایسے ہی ہُوا!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۸۳

تُو نور ہے وہ مُنیر ہیں، تو وحید ہے وہ فرید ہیں
تُو جلیل ہے وہ جمیل ہیں، تو جلال ہے وہ جمال ہیں
تو سلام ہے وہ سلیم ہیں، تو عظیم ہے وہ کریم ہیں
تُو حُسن ہے وہ حسین ہیں، تو عطا ہے اور وہ سخا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۸۴

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ، اَللّٰہُ نَاظِرِیْ، اَللّٰہُ مَعِیْ
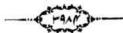
اگر کوئی اللہ کو حاضر و ناظر مان لے تو اللہ کے سوا کسی اور طرف کبھی متوجہ نہ ہو۔
کسی سے بھی کوئی امید نہ رکھے اور نہ ہی کسی سے خوف کھائے، کسی معاملہ
میں کوئی تدبیر نہ کرے۔
اللہ کو ہر امر کا حقیقی فاعل سمجھ کر ہر معاملہ اللہ ہی کے سپرد کر دے، پھر جیسے
اللہ کرے اس پر راضی رہے، اگرچہ طبیعت کے خلاف ہو۔
اپنا تعلق اللہ سے جوڑ کر ماسوا سے توڑ دے جیسے کہ مُردہ توڑا کرتا ہے
کائنات کی ہر شے کو ہیچ و نابود سمجھ کر اللہ ہی کی طرف محو و منہمک رہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۳۹۸۵

خوف کے تین مقام ہیں:
جاننا، سُننا اور دیکھنا
شیر کی بابت پڑھ کر کوئی خوف زدہ نہیں ہوتا، دھاڑنے کی آواز سُن کر لرزہ
براندام ہو جاتا ہے۔ اور اگر سامنے آجائے۔ دم بخود ہو کر رہ جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۳۹۸۶

خبر وہم و گمان، نظر یقین و ایمان، خبر چارسُو، نظر یک سُو
خبر افلاطون، نظر کُن فیکون، خبر فتنہ طراز، نظر سوز و ساز

خبر، حرص و ہوا ، نظر تسلیم و رضا ، خبر قیل و قال اور نظر وجد و حال ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۸۷

مست بھول !

قبر میں کیڑے باہر سے نہیں آتے، تیرے اپنے ہی بدن کے گوشت سے سُونڈیں کر اپنے آپ کو کھا جاتے ہیں۔ آنکھوں کی پلکیں حشرات الارض کے کارواں کی گذرگاہ بن جاتی ہیں۔ ہڈیوں کے ڈھانچے میں کسی بھی پہچان کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔

یہ انجام ہو کر رہنا ہے، اے مست بھول !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۸۸

تانبا مٹی، لوہا مٹی، مگر سونا اور گوہر ؟

گوہر مٹی میں مٹی نہیں ہوتا، اپنا نام و نشان برقرار رکھتا ہے، اسی طرح سونا۔ اور اسی طرح اگر کسی کی یہ مٹی پاک ہو جائے۔ خاک سے بے باک ہو جائے

ماشاء اللہ !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۸۹

آنکھ دیدار کے لیے ، دل عشق کے لیے ، جان وفا کے لیے
رُوح پرواز کے لیے ، زبان ذکر کے لیے ، عقل فکر کے لیے
کان حکم کے لیے ، بال خوف کے لیے ، سر عجز کے لیے
ہاتھ طہارت کے لیے ، پاؤں خدمت کے لیے اور سراپا جسم نماز کے
لیے ہے ، خواہشات کے لیے نہیں ۔
جس رزق و عزت کے لیے تو دن رات مارے مارے پھرتا ہے، تیرے
رب کے پاس ہے ۔
تیری عقل و ہمت سے بالاتر اور اکرم الاکرمین کے کرم پر موقوف

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۳۹۹۰

تجربہ تجارت کی ماں ہے ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۳۹۹۱

ایک نے کہا :

گل و بلبل کی شاعری پڑھتے عمریں گزریں، شاید کسی نے کبھی کسی بلبل کو پھول پہ بیٹھے دیکھا ہو۔

ہم نے تو جب بھی دیکھا کیکر و کریر پہ دیکھا، شاید وہ بلبل کوئی اور قسم کی ہوتی ہو جو یہاں نہیں ملتی!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوا الفَضلِ العَظِیم

۳۹۹۲

اَلعِلمُ نُقطَۃٌ ــــــــــــ "علم ایک نقطہ ہے"

اگر یہ نقطہ محرم پہ لگا دیا جائے مجرم بن جائے۔ مجرم سے ہٹا دیا جائے، محرم بن جائے۔

عین اور غین میں بھی یہی نقطہ کارفرما ہے۔

عین عین الیقین کا مظہر اور غین غیریت کا حجاب اکبر ہے۔

اس وجود میں غیریت ہی کا تو ایک نقطہ ہے، جب تک یہ دور نہیں ہوتا، روح و نفس میں تعلق باللہ قائم نہیں ہوتا۔

ہر دور کے عارف نے اسی حقیقت کی تائید کی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللہُ ذُوا الفَضلِ العَظِیم

۳۹۹۳

دل کو غیر سے پاک رکھنا مُن کا دائمی وضو ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۳۹۹۴

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اسمائے طیبہ پر غور فرمایا ما شاء اللہ عقدہ حل:

سَیِّدِنَا اَوَّلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا اٰخِرُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا ظَاھِرُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا بَاطِنٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا قَرِیْبٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا رَحْمَۃٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا رَءُوْفٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا رَحِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا جَوَّادٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا کَرِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا مُخْتَارٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سَیِّدِنَا قَاسِمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حاضر تو کبھی غیر حاضر بھی ہو سکتا ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شَاہِد و مَشْہُود ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۹۵
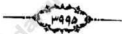
تیرے ہر قول و فعل میں سنت جلوہ گر ہو۔ تیرا ہر قول و فعل سنت کا مظہر ہو ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۹۶

تن کی زیبائش تلبیسِ ابلیس اور من کی عشق و رقت، سوز و گداز اور وجد و حال

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۳۹۹۷

بیکار مت بیٹھ ، کارِ خیر میں مشغول رہ ، جسے کوئی کام نہیں ، شیطان کا کھلونا ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۳۹۹۸

اپنی عمر بھر کی کمائی راہ میں لُٹا کر گھر پہنچ کر پچھتایا تو کیا پچھتایا ؟

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۳۹۹۹

ایمان جب اپنے لیے اپنے رب کو کافی و وافی اور وکیل وکفیل تسلیم کر لیتا ، ماسوا سے مستغنی و بے نیاز ہو جاتا ۔ ماشاء اللہ !

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۰۰

جو بات ایک بار کر دیتا ، اس پر ثابت قدم رہتا ، کبھی منحرف نہ ہوتا ، اپنے

قول کو ہمیشہ زندہ اور قائم رکھتا۔

اسی کو اصطلاح میں استقامت اور اسے ہی اے ہمنشیں: مردانگی کا جوہر کہتے ہیں!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۱
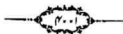
عہد:

عہد ایک وجود ہے۔ قوی الجسم وجود۔ جب تک قائم رہتا ہے، ہر شئے قائم رہتی ہے، کبھی نہیں گرتی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۲

عہد اطمینان۔ عہد ایک چٹان۔ جسے کوئی طوفان کبھی گرا نہیں سکتا، نہ ہی اپنے مقام سے ہلا سکتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۳

عہد آدمیت و انسانیت و بشریت کی آبرو کا امین اور امتیازی نشان ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۴

وفا پہ عطا ہے
قول سے پھر جانا بندے کی سب سے بڑی کمزوری ہے
قول و قرار ہی کی برکت و عظمت سے ارض و سما قائم ہیں۔
قول پہ استقامت نزول برکات کا انسب معمول! ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۵

تیرے وہ پُراسرار بندے آج تیری دنیا میں کہاں چھپ گئے، کسی میدان میں کہیں نظر نہیں آتے؛

دُنیا پھر جاتی، پر اپنے قول سے کبھی نہ پھرتے۔ حتیٰ کہ اللہ کی رضا، راضی ہو کر فتح و نصرت کے دروازے کھول دیتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۰۰۶

قول کا پابند ہو۔ کامیاب، ماشاء اللہ۔ قول پہ ڈٹ۔ کامران، ماشاء اللہ
ورنہ تیری یہ زندگی کسی بھی بازار میں کسی بھی قیمت کی نہیں
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۷

ترک ایک سیلاب ہے جو ہر شے کو بہائے جاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۸

جب تک ترک کا سیلاب میدان کو صاف نہیں کر دیتا، اکھاڑے کی برکات
کا نزول نہیں ہوتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۰۹

جسم الوجود کا باطن پانی سے نہیں۔ "ترک" سے پاک ہوتا ہے اور یہ "ترک"

زبانی کلامی نہیں ۔۔۔ اللہ اللہ بڑے بڑوں کے گھٹنے ٹیک دیتی ہے ۔

ترکِ تن ، ترکِ دھن ، ترکِ مال ، ترکِ اسباب

ترکِ طلب ، ترکِ تمنا

◎

ترکِ غضب ، ترکِ غلاظت ، ترکِ ستم ، ترکِ ظلم

◎

ترکِ کفر ، ترکِ شرک ، ترکِ کذب ، ترکِ غیبت

ترکِ نمیمت ، ترکِ فواحش

◎

بالآخر ۔

ترکِ لذت ، ترکِ زینت ، ترکِ راحت ، ترکِ شہرت

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۱۰

کثافت گھلتے گھلتے گھل جاتی ہے

غلاظت دھلتے دھلتے دھل جاتی ہے

یادیں مٹتے مٹتے مٹ جاتی ہیں ۔ مگر . . . .

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۱۱

اس بیج میں بڑ کا درخت ہے۔
جب تک یہ مٹی میں مٹی نہیں ہوتا، بڑ کا ظہور نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۱۲

تیرے وہ مقبول تارک آج کسی میدان میں کہیں نظر نہیں آتے، کیا تیری دنیا کو آج ان کی ضرورت نہیں، ان کے بغیر کسی بھی بازار میں کوئی رونق نہیں۔ سناٹا سا چھایا ہوا ہے۔

مُردنی بھی کہیں تو بسے جاتی نہیں۔

اُن کی ادائیں اور وفائیں آج تک، قوموں کو یاد ہیں۔ تیری تاریخ کے وہ شاہ نشین ستارے آج کیوں کسی افق پہ روشن نہیں، چھپ تو نہیں گئے، ان کے بغیر زندگی میں کوئی کیف نہیں، ایک جمود طاری ہے۔

وہ تارک، تیرے اسلام کے مایۂ ناز سپوت، جس بھی شے کو ایک بار ترک کر دیتے، ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتے، پھر جیتے جی کبھی اس کے پاس تک نہ پھٹکتے۔ نام تک نہ لیتے، یہی ان کی آن اور یہی ان کی شان تھی۔

کون کہتا ہے کہ وہ راہب تھے، ان کی زندگی رہبانیت تھی، وہی تو تھے تیرے اسلام کے پکے اور سچے جانثار سپہر و کار، کسی غیر ضروری شغل میں کبھی

مشغول نہ ہوتے۔ اللہ کے لیے جیتے، اور جیتے جی اپنے تئیں اللہ کے مقبول کاموں میں مصروف رکھتے معمولی کھانا کھاتے۔ سادہ لباس پہنتے، اور کبھی حکیموں کے پاس نہ جاتے۔ اپنے سارے وقت اور ساری صلاحیتوں کو اسلام ہی کے لیے وقف و قربان کر کے کش مکش دہر سے نجات پاتے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۲۰۱۳

عرشِ کریم کی نوری مخلوق کو خاکی مخلوق کے جوہر کی نمائش کے لیے جب کوئی اکھاڑا جمتا، اللہ اللہ۔ کر و بین کو دنگ کر دیتا، داد پہ مجبور کر دیتا۔ ماسوا سے بے نیاز ہو کر "اللہ اکبر" کا نعرہ لگا کر جب میدان میں اترتا، رن کانپ اٹھتا، نامور جنگجو انگشت بدنداں رہ جاتے۔

میدان جب گرم ہو جاتا، تماشائیوں کے دل سینوں میں دہلنے لگتے، لرزہ طاری ہو جاتا، پسینہ پسینہ ہو جاتے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے ساتھ پا کر ارض و سما کی کسی بھی طاقت کو کبھی خاطر میں نہ لاتا۔ بے بس و بے کس سمجھتا۔ اللہ اکبر اللہ اعز مما اخاف و احذر کی حرزِ جان کر پہاڑ سے ٹکرا جاتا۔ چٹان کو ہلا دیتا۔

اللہ اللہ! وہ نقشے تیری زندگی کے دن، جو آج تک اسی آب و تاب سے تذکرۂ یزداں کا درخشندہ باب بنے ہوئے ہیں۔ کسی بھی قوم کو ابھی تک نہیں بھولے۔ اور تو۔ الہٰی، میں دست و گریباں۔

الف کہتا ہے میں بڑا ہوں ، بے کہتی ہے ، میں
جے کہتا ہے میرا کوئی ہمسر نہیں ڈ کہتا ہے ، میرا
تیرے ان دعووں سے گیدڑ تو شرمائے ، پر تُو نے اپنا حال جُوں کا تُوں ہی رکھا۔

کیا ابھی تک تیرے بدلنے کا وقت نہیں آیا ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۱۴

فقر کے مدارج تو وری الوریٰ ہیں ، تیری اور میری سمجھ سے بالاتر۔ فہم و ادراک میں آ ہی نہیں سکتے۔

کوئی ایسا بندہ پیش کر !
جو کبھی جھوٹ نہ بولتا ہو ، غیبت نہ کرتا ہو ، چغلی نہ کھاتا ہو ، حاسد نہ ہو ، کل کے لیے کوئی شے جمع نہ رکھتا ہو ، اپنے علم پر عمل کرتا ہو ، جو کہتا ہو کرتا ہو اور پورے کا پورا اسلام میں داخل ہو۔

اگر نہیں :
تو کیا ہمارا "وہ"۔ اور کیا ہماری "وہ" اور کیا ہماری "وہ"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۱۵

دُنیا پرلے درجے کی عیار و مکار ہے۔ اپنے میدان میں کسی اور کا جھنڈا کبھی جھلنے نہیں دیتی۔ ہر جھنڈے میں اپنا پورا اثر قائم رکھتی ہے۔
کوئی ایسا جھنڈا دکھلا، جو دنیا کو منہ کے بل گرا کر، اور سر بازار گاڑ کر لہرایا ہو؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۱۶

اگر قرآن کریم و حکیم و عظیم پر عمل کیا جاتا، حکمت و برکات کا نزول ہوتا اور ضرور ہوتا۔
جس فعل کو اللہ رب العرش العظیم نے سختی سے منع فرمایا ہے، اس پر سختی سے کاربند ہیں؛

مثلاً:

اپنے روزمرہ کے معمولات کا خود جائزہ لیں۔
جھوٹ، ذخیرہ اندوزی، غیبت، عہد شکنی، چغلی، دھوکہ دہی، حسد، طعنہ زنی، بہتان طرازی، افترا پردازی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۱۷

قرآن کریم

اللہ نے بندوں کو پیدا کیا۔ زندگی عطا کی اور انہیں دنیا میں رہنے کے لیے ایک خاص وقت تک مہلت دی۔ پھر دنیا میں رہنے سہنے، ملنے جلنے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے، کاروبار کرنے، غرض پوری زندگی گزارنے کے ضابطے اور اصول مرتب فرمائے یہ اصول، یہ ضابطے، یہ قوانین قرآن کریم کی صورت میں ہمیشہ ہمیشہ کیلیے محفوظ ہیں۔

اِن ضابطوں پر جہاں کہیں، جب بھی اور جس کسی نے عمل کیا، سرفراز ہُوا، ان سے منہ موڑنے والا ہمیشہ بے آبرو ہُوا۔ ساری دنیا کا دورہ کرو پچھلے چودہ سو سال کی تاریخ اُٹھا کر دیکھو، جس بھی قوم نے ترقی کی قرآنی اصولوں پہ کاربند ہوکر ہی کی۔ خواہ وہ اس کتاب کو ماننے والے قرونِ اولیٰ کے مسلمان ہوں یا آج کے منکرینِ اسلام۔ قرآن کریم کے یہ زریں اُصول ہر کسی کے ترقی کے ضامن ہیں۔ ان کی پابندی کامیابی کی ضامن ہے اور ان سے روگردانی ناکامی کا سبب۔ کوئی اس کتاب کو مانے یا نہ مانے، اِس کے اصولوں کو مانے بغیر کبھی ترقی کی شاہراہ پہ گامزن نہیں ہوسکتا۔ اور یہ وہ حقیقت ہے جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

قرآن کریم کے مضامین تین اہم اجزا پہ مشتمل ہیں :

۱ - اَمرٌ بِالمَعرُوف :

اور "معرُوف" وہ ہے کہ جس کی اچھائی کو ہر کوئی تسلیم کرے۔ جب بھی کسی سے "معرُوف" اپنانے کو کہا جائے، وہ اپنائے یا نہ اپنائے، مگر یہ مانے بغیر نہ رہ سکے۔ کہ واقعی یہ امر "معرُوف" ہے۔

۲ - نَہیٌ عَنِ المُنکَر :

اور "منکر" وہ ہے جس کی قباحت کی ہر کوئی تائید کرے، اگرچہ پیٹ پڑھے کا غیر مہذب ہو، وہ اس سے باز رہے یا نہ رہے، یہ کہنے پر مجبور ہو، کہ جی ہاں : واقعی یہ کام اچھا نہیں۔ اس کا کرنا آدم زاد کو بالکل زیب نہیں دیتا اور نہ ہی یہ آدمیت کی شان کے شایان ہے۔

۳ - قِصص (ایمان و کفر کے قصے)

قرآن کریم میں جہاں بعض کاموں کو پسندیدہ قرار دے کر ان پہ عمل کی تلقین کی گئی ہے۔ اور بعض کو ناپسندیدہ قرار دے کر ان سے احتراز کی ہدایت کی گئی ہے، وہیں اگلی قوموں کے قصے بھی بیان کیئے گئے ہیں، جو آنے والوں کے لیئے سامانِ عبرت و ہدایت ہیں۔ پہلوں کے واقعات اور آئندہ کی خبروں کا مقصد انسان کے کہانی کہنے اور سننے کے فطری ذوق کی تسکین نہیں، بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے قرآنی اصولوں پہ کاربند ہونے

والوں کے لیے انعامات الٰہی کا بیان ہے۔ اور ان اصولوں سے روگردانی کرنے والوں کے مُبتلائے عذاب ہونے کا تذکرہ ہے۔ تاکہ ہر دور کے لوگ اس سے سبق سیکھیں۔

قرآن کے یہ قصّے "محکم" کو "مثال" سے سمجھانے کی ایک صورت ہیں۔ اور اس لیے یہ محض "کہانیاں" نہیں، بلکہ نشانِ ہدایت ہیں۔ اسی لیے قرآن کریم کسی قصّے کا صرف وہی اور اتنا حصّہ بیان کرتا ہے جو کسی قرآنی اُصول کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لیے ضروری ہو۔ بعض مقامات پر تو صرف قصّے کی طرف اشارہ کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہے۔

قرآنی قصّوں کا ایک اور پہلو بھی ہے، کہ یہ ماضی ہے۔ اور حال ماضی کا شاہد ہوتا ہے۔ جو اصول ماضی میں کارفرما تھا، حال میں بھی ہے۔ اگر حال میں نہیں تو ماضی میں بھی نہ تھا۔ جس نے ماضی کو دیکھنا ہو، حال کو دیکھے۔ حال کو ماضی سے الگ کرکے نہیں دیکھا جاسکتا۔ حال کو ماضی پہ فوقیت حاصل ہے قرآنی قصّے اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سابقہ اقوام کو قرآنی ضابطوں کی روگردانی کی جو سزا ملی۔ حال کی اقوام اسے ذہن میں رکھ کر اپنے حال کی اصلاح کریں۔ اور ماضی میں جن افراد نے ان اُصولوں پہ کاربند ہوکر حیاتِ دوام پائی ان کا تذکرہ موجودہ افراد و اقوام کے لیے شمعِ ہدایت ہو۔

قصص القرآن الکریم واضح طور پر یہ بتاتے ہیں کہ قرآنی اُصول کل (گزشتہ) کے لیے بھی تھے۔ آج (حال) کے لیے بھی ہیں۔ اور کل (آئندہ) کے لیے بھی ہوں گے۔

یہ اُصول "کلماتِ اللہ" ہیں۔ جو خود قرآن کریم کے الفاظ

میں ۔ "لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ" کے شرف سے مشرف ہیں۔ اور جب کبھی، جہاں کہیں، جو کوئی ان پہ عمل پیرا ہوگا، کامیاب و کامران ہوگا۔ اور ان سے منہ موڑنے والا، خواہ کوئی ہو، ناکام و پریشان ہوگا۔

خبردار! آگاہ رہو کہ:

بے شک قرآن نورِ مبین، ذکرِ حکیم اور صراطِ مستقیم ہے۔ بلاشبہ قرآن ایسی تونگری اور غنا ہے کہ اس کے بعد تنگدستی اور محتاجی باقی نہیں رہتی اور نہ ہی ایسی کوئی اور دولت اور مالداری ہے۔ اس کے غرائب (فرائض و حدود، مامورات و منہیات) کی پیروی کرو۔ اور مثالوں سے عبرت پکڑو

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۱۸

اللہ رب العلمین نے اپنی دوستی کا معیار مقرر فرمایا۔ گویا فرمایا، کہ میرا جو بندہ میری دوستی کا طالب ہو، اپنے اندر یہ صفات پیدا کرے۔ جس کسی نے اپنے اندر یہ صفات پیدا کرلیں اور ان پہ ثابت قدم رہا کسی بھی حال میں انہیں باطل نہ کیا، یقیناً اس نے میری دوستی کا حق ادا کیا۔ پھر میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔

○ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔　(البقرہ: ۱۹۵)

اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

- وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (آل عمران : ۱۴۸)

اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

- اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف : ۵۶)

بیشک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے بہت ہی قریب ہے۔

- اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (التوبہ : ۱۲۰)

بے شک اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں ہونے دیا کرتا۔

- وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (العنکبوت : ۶۹)

اور اللہ احسان کرنے والوں کا ساتھی ہے۔

- اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ (آل عمران : ۱۵۹)

بے شک اللہ توکل رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

- اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (المائدہ : ۴۲)

بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

- اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (البقرہ : ۲۲۲)

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

- فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (آل عمران : ۷۶)

پس اللہ متقیوں کو دوست رکھتا ہے۔

- وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (التوبہ : ۳۶)

اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کا ساتھی ہے

- وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ (آل عمران : ۱۴۶)

اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اور فرمایا

یہ میرے ناپسندیدہ اعمال ہیں۔ ان کے فاعل کو میں کبھی دوست نہیں رکھتا یا وہ کبھی میرے دوست نہیں ہوسکتے۔

- وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۔ (المائدہ ۶۴)
  اور اللہ فساد پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
- اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ (یونس ۸۱)
  بے شک اللہ مفسدین کے کام نہیں بننے دیا کرتا۔
- وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (آل عمران ۵۷)
  اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔
- اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ۔ (النحل ۲۳)
  بے شک وہ (اللہ) غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
- اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (الاعراف ۳۱)
  وہ (اللہ) فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
- اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۔ (البقرہ ۱۹۰)
  بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا
- اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان ۱۸)
  اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔
- اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ (الحج ۳۸)
  بے شک اللہ کسی دغا باز ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ (المؤمن: ۲۸)

بیشک اللہ حد سے بڑھنے والے (اور) جھوٹے کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (الزمر: ۳)

بیشک اللہ جھوٹے اور ناشکرے کو نیک ہدایت نہیں دیا کرتا۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (المائدہ: ۱۰۸)

اور اللہ نافرمانوں کو توفیقِ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ: ۲۶۴)

اور اللہ کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النساء: ۱۱۶)

اور جس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا، وہ راہِ ہدایت سے بہت دور بھٹک گیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۱۹
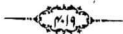
اللہ ربّ العالمین نے فرمایا:

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو"

کیا ہم نے اِس رسی کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے؟

"اور فرقوں میں مت بٹو"

کیا ہم فرقوں میں بٹے ہوئے نہیں؟

"پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو"
کیا ہم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہیں ؟
اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز، فساد ہے
خود ہی فیصلہ کریں،
فساد کسے کہتے ہیں اور کون پھیلاتا ہے ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۲۰

ایک چیز پی ، رَج کے پی ، ماشاء اللہ صحت

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۲۱

ایک چیز پکڑ، ہزار بار پڑھ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۲۲

رنگین کپڑے عورتوں کے لیے ہوتے ہیں۔ مَردوں کو زیب نہیں دیتے۔

ہسٹری آف سیولائزیشن کے کسی بھی دَور میں مَردوں نے رنگین کپڑے نہیں پہنے۔ ایسے باریک تو کبھی بھی نہیں پہنے۔ مت پہن۔

الحمد للحی القیوم
واللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۲۳

اسی طرح اے میرے نوجوان!
تیری چال بھی مردانہ نہیں۔ ہائے ہائے!

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۲۴

یہ انداز مردانہ نہیں۔
رندانہ ہیں نہ خسروانہ، گویا۔ تیرے آبا کی ایک بھی ادا تجھ میں باقی نہیں۔ سب کی سب لٹ گئیں!

الحمد للحی القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۲۵

آنکھوں کی شوخی و بے باکی تو تیرے آبا کی آن و شان اور ملی حمیت کی جان

تھی۔ جو تو نے گم کر دی۔ ہائے ہائے! بتا اب تجھ میں کیا باقی ہے؛

پدرم سلطان بُود....

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۲۶

وہ رشکِ مسیحا نظریں، قدم قدم پہ بدلتی نظریں، اللہ اللہ، کبھی مست کبھی ہشیار، کبھی نمناک، کبھی غضب ناک، کبھی بندہ نواز کبھی قہربار، کبھی دل سوز کبھی دلدوز، کبھی نیچی کبھی اونچی، کبھی سیدھی کبھی ترچھی، کبھی اشکبار، کبھی خونخوار، کبھی دلآویز کبھی دل فگار، کبھی عرش پہ کبھی فرش پہ، کبھی محوِ ذات، کبھی کائنات، کبھی صید زبوں، کبھی خود صیاد، کبھی شمع کبھی پروانہ، کبھی بلانوش کبھی مدہوش، کبھی باوفا کبھی پُرجفا، کبھی مطمئن کبھی مضطرب، کبھی دردِ دل کبھی خود دوا، کبھی ناز کبھی نیاز، کبھی دلرُبا کبھی دلکشا۔

اے ہمنشیں!

"نظر" ان نظروں کی تلاش میں سرگرداں ہے، کہیں نظر نہیں آتیں۔ کہیں ناپید تو نہیں ہو گئیں۔ کیا بزمِ کونین کو اب ان کی ضرورت نہیں؛

ان کے بغیر تو یہ تنِ خاکی اربعہ عناصر کا پتلا، مٹی کا ایک بے قدر ڈھیر ہے ان نظروں ہی کی بدولت تو یہ اشرف تھا۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۲۰۲۷

تیرے آبا را اے میرے نوجوان! کسی بھی کثرت وطاقت کو کبھی خاطر میں نہ لاتے۔ جب کسی میدان میں اُتر جاتے، بس اُتر جاتے۔ جہاں جو قدم رکھ دیتے، بس رکھ دیتے پُرزے پُرزے ہو جاتے، اپنے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹاتے۔ قدرت اپنے شاہکار کا نظارہ کرتی۔ جب دیکھتی کہ اب یہ کسی بھی حال میں ہارنے یا ہٹنے کا نہیں۔ آسمانوں پہ خطرہ کی گھنٹی بجا دیتی۔ ہر کوئی چوکس ہو جاتا، نہ معلوم کسے کہاں جانے کے لیے حکم ہونے والا ہے۔

اور اے میرے نوجوان!

وہ تھے تیری مایۂ ناز زندگی کے برکت بھرے دن، جن کی حکمت کی اقوامِ عالم کی کسی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ۔۔۔۔۔

اپنے ماضی پر پڑے ہوئے گرد آلود پردوں کو جھاڑ کر دیکھ ۔۔۔۔۔ تُو جن کا وارث کہلاتا ہے، ان کی کوئی بھی خُو، تُو تجھ میں ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ ۔۔۔۔۔ اُن کی نگاہوں سے نظامِ عالم زیر وزبر ہو جاتا۔

کاش! تو اپنے اسلاف کا صحیح خلف بنتا۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۲۸

مٹی تخلیق کی جان ہے اور پانی مٹی کی ——— اربعہ عناصر کا سردار پانی

بجتی مٹی کا سنگار پانی ، حسن کا نکھار پانی
کائنات کی بہار پانی ، دریا پانی، آبشار پانی
آنکھ کی حیا پانی ، زبان کا مزا پانی
پیاس کی آس پانی ، صحت کا راز پانی
عدالت کا اظہار پانی ، طہارت کا معیار پانی
سیرابی کا موجب پانی ، غرقابی کا سبب پانی
جنت کا ثواب پانی ، دوزخ کا عذاب پانی
ہستی کا آغاز پانی کے نیچے ، گوہر کی آب پانی
بزم کا شباب پانی ، ہستی کا آغاز پانی
نظر کا راز پانی ، پھلوں کا خمار پانی
پھولوں کی بہار پانی ، قدرت کا آثار پانی
عرش کا مدار پانی ،

اور اے جانِ من!

نیل پانی ، فرات پانی ، زمزم پانی ، آبِ حیات پانی ، کوثر پانی،
بالآخر مٹی کا قرار پانی۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۲۹

"کمالات چیست"؟
"ظہورِ عجائب و غرائب"!
باز پرسید — عجائب و غرائب چیست"؟
"عجیب و غریب احوال از عجیب و غریب افعال کا لے۔ کہ از و عقل حیراں بماند"
"مثلاً"؟
"مثلاً ایک نہیں لاکھوں تمثیلات ہیں"!
"کوئی ایک بیان کر دو جو امکانی ہو اور مقبول الاسلام"؟
"رزقِ حلال کی تلاش میں امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا ایک یہودی کے باغ میں گوڈی کرنا۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۰۳۰

ستر سال پہلے کا "روح افزا"

ستر سال پہلے کی بات ہے، ایک برات آنے والی تھی۔ اس کے لیے مشروب تیار کیا جانے لگا۔ گڑ سخت تھا کلہاڑیوں سے کاٹ کر باریک کیا

گیا اور ایک بڑے کڑاہے میں ڈال دیا گیا۔ ایک آدمی نے اسے پاؤں سے مسلنا شروع کر دیا تاکہ نرم ہو جائے اور آسانی سے گھل سکے۔ پھر کڑاہا پانی سے بھر دیا گیا۔ ذرا گھولا تو شربت تیار تھا۔ براتیوں کو پیش کیا گیا جو انہوں نے بڑے شوق سے نوش فرمایا

اس زمانے کا یہ ایک پسندیدہ مشروب تھا جسے پیتے ہی گرمی ختم۔ طبیعت بحال! ماشاءاللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۱
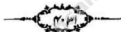
چودھراہٹ کے مقامات بھی وری الوری ہیں۔

ایک چوہدری صاحب کے استقبال کے لیے ریلوے سٹیشن پہ نوکر گھوڑی لے کر آیا۔ اسی ڈبے سے چماروں کا داماد اترا۔ داماد نے اترتے ہی چوہدری صاحب کو ہاتھ جوڑ کر سلام کیا۔

پوچھا ۔۔ تم کون ہو؟

کہا جی فلاں چمار کا داماد ہوں!

آپ نے اپنی گھوڑی کی لگام اسے دے دی اور کہا ۔۔ اس پہ چڑھ کر جا ۔۔ یہ گھوڑی اب میری نہیں، تیری ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۳۲

دانشورانِ ملّت !

توجُہ فرمائیے !

کپڑا باریک سے باریک تر ہو چلا - انتہائی باریک، ہائے ہائے ——
شلوار میں سے پوری ٹانگیں دکھائی دیتی ہیں —— اتنا باریک، اتنا باریک
کہ خدا کی پناہ ب—— ال تک نظر آتے ہیں -
آپ اپنے گھروں میں باریک کپڑے پہننے سے روکتے کیوں نہیں؛
اولاد کون روکے گا ؛
آپ کے سامنے ایسے باریک کپڑے پہننے کی کیوں جرأت ہے ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۳۳

غنا طریقت کی زینت ہے : ماشاء اللہ ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۳۴

باز پرندوں کا بادشاہ ہے -

اپنے شکار پر مکارانہ حملہ نہیں کرتا ــــــ کسی پرندے کو دھوکا دے کر شکار کرنا باز کے شایانِ شان نہیں۔
باز اُڑتے شکار پر حملہ کرتا ہے۔

اسی طرح:
دریا جب اپنے بدمقابل کو ڈبوتا ہے، گویا ہرا لیتا ہے۔ پھر اسے سطح پہ پھینک کر فرماتا ہے۔
"جا اوئے جدھر جا ہے جا ــ اب تیرا مجھ سے کوئی وہ نہیں:"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۳۵

غور فرمائیں:

داڑھی

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کی سُنّت مؤکدہ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۳۶

تین کسان:

الف: تڑکے اُٹھا، گھڑے کا پانی پیا، بیلوں کو پنجالی دی، اور کھیت

کی طرف روانہ ہُوا۔

تیتر بولا :۔ "سات سو۔ آٹھ سو" "سات سو۔ آٹھ سو"

(یعنی اتنے من دانوں کی امید ہے)

ب :۔ فجر کے وقت اُٹھا، ہل جوت کر کھیت کی طرف روانہ ہُوا۔

تیتر بولا :۔ "چار سو، پانچ سو" "چار سو۔ پانچ سو"

ج :۔ سورج نکلنے والا تھا کہ اُٹھا۔ اُٹھتے ہی بیوی بیچاری پر پل پڑا،

یہ کیوں نہیں اور یہ کیوں نہیں کیا ؟

آخر بڑبڑاتا ہوا با دلِ ناخواستہ کھیت کی طرف چلا۔

تیتر بولا :۔ "گھنے کر۔ بیع کر" "گھنے کر، بیع کر"

الف کی سی حرفی :۔

کھیت میں جا کر اپنے بیلوں سے :

"میرا شیر، اوئے تیرے بھاگ"

"میرا کرماں والا، تینوں رب دیاں رکھاں"

"میرا جیون جوگا، تیرا بھلا، جیوندا رہ"

"شاباش تیرا بھلا اوئے میریا شیرا! تیرے سائیں دی خیر"

ب بولا :۔

"اوئے بھجری وے جانیاں"، "اوئے تینوں لڑے ناگ، اوئے دو مونہی"

"اوئے تینوں نکلے گڑی، اوئے تینوں بچھڑے جان"

"اوئے تینوں ماراں گولی او مر جانیاں، تیرا بیڑا غرق"

"اوئے تیرا مرے خصم! او تیرے خصم دی ماں ......"

" اوتیوں لین چوہڑے "

جانور بے چارے سنتے ہیں، سمجھتے ہیں۔ بول نہیں سکتے۔

بے، الف سے سبق حاصل کرے۔

الحمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۲۸۳

کائناتِ عالم کی ہر شئے اپنا بدل رکھتی ہے۔ محبت کا کوئی بدل نہیں۔ محب کو محبت کے سوا کوئی اور عطا - اگرچہ ہفت اقلیم کی شاہی ہو، کبھی مطمئن نہیں کر سکتی ——— اور محبت اگرچہ در در کی گدائی و رسوائی ہو محب کے لیے کافی ووافی ہوتی ہے۔

ایاز جب سلطانی خدمات سے فارغ ہوتا - ایک کمرے میں جاتا اور اس کمرے میں کسی اور کو کبھی نہ جانے دیتا - یہ خلوت اہلِ دربار کے لیے فکر کا پیش خیمہ بن گئی۔ سب نے سوچا - ہو نہ ہو، اس کمرے میں شاہی نوادرات ہیں۔ محمود کو اکسایا کہ وہ اس کمرے کا بچشم خود معائنہ کرے۔ چنانچہ جب وہ اندر پہنچے تو ایک بکس دیکھا۔ جب اُسے کھولا، اس میں ایاز کے گڈریانہ ملبوسات بطور تبرکات محفوظ تھے۔ وہی بھوری، وہی ڈھاگی، وہی کھونڈی، وہی ٹوپی وہی پھٹے چھتر اور وہی پیوند بھرا پیراہن۔ جسے وہ روز دیکھتا اور کہتا۔ "کہ ان کو کبھی نہیں بھولنا اور نہ ہی کبھی بدلنا"

محمود نے شرمسار ہو کر اپنی محبت ایاز کو بخش دی۔ دربار میں اگر

محمودؒ ایازؒ سے یوں مخاطب ہوا :
"یہ تاج و سپاہ کس کی ہے" ؟
ایازؒ نے عرض کی ۔ "آپ کی"
پھر پوچھا ۔ "یہ سلطنت، یہ خزائن کس کے ہیں" ؟
عرض کی ، "آپ کے"
آخر میں کہا "یہ سب کچھ کس کا ہے" ؟
ایازؒ نے عرض کی "آپ کا"
محمودؒ نے یہ فرماکر ۔
"یہ سب کچھ میرا ہے، اور میں تیرا ہوں"
داستانِ محبت کو مکمل کر دیا :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۲۰۳۸

تیری محبت کے فراق میں گھلنا ۔ اور تیری محبت کے مزاج میں رہنا ، نہ کچھ سُننا ، نہ کچھ کہنا اے خسروِ خوباں جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم دنیائے محبت کی مایہ ناز زندگی ہے ۔

ما شاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۳۹

ابے کہتا کیوں نہیں ۔۔
"میرے مطلب کی کوئی بھی چیز کسی کے پاس نہیں، ان کے پاس ہے"
"کن کے"؟
"اوئے اُن کے"؛
"تیرے پاس کی کوئی بھی چیز میرے کسی بھی کام کی نہیں!"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۴۰

ایک نے کہا:
"جوتے کے تلووں میں طرح طرح کی غلاظت بھی ہوتی ہے، اور نماز میں بالکل ہی سجدہ گاہ کے قریب جوتا رکھنا مستحسن نہیں"۔
دوسرا بولا:
"آپ کے نزدیک نمازی کے آگے جوتی ہو تو نماز نہیں ہوتی، لیکن کیا کریں، اگر پیچھے ہو تو جوتی نہیں ہوتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۴۱

ہوش تا حال ؛

جب ہر قول ، ہر فعل ، ہر انداز ، ہر گناہ ، ہر خطا ، ہر قصور ، ہر لغزش سامنے ہوئی جیسے کہ محشر کے دن ہوگی ۔ سمجھو نسبت تام ہوئی ورنہ خام ۔

اور یہی اقرأ کتابک کی عملی تشریح ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۰۴۲

یہ توبہ کا اصلی مقام ہے ۔

اس مقام پہ کھڑے ہو کر کوئی سالک جب توبہ کرتا ہے تو ؛

یہ توبہ **توبۃ النصوح** کا درجہ رکھتی ہے

واللہ باللہ تاللہ ماشاء اللہ ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۰۴۳

سلوک الی اللہ کے جملہ مدارج توبۃ النصوح ہی کے تابع ہیں ۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۴۰۴۴

توبۃ النصوح کی برکات لامحدود ہیں اور فیوض بیان سے باہر

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۴۵

پہلے بھی کئی بار لکھا ہے اگر دہلی والوں نے ایک توبہ ہی کی برکت سے سب کچھ پایا۔ آپ پہلے "وہ" تھے۔ اُن پہ اللہ کی رحمت نازل ہوئی ایک مسجد میں جاکر توبہ کی۔ مسجد سے قدم باہر رکھنے سے پہلے با مراد ہوگئے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۴۶

ایک پکی توبہ کتابِ سلوک کا ایک باب ہوتی ہے۔ کبھی گُم نہیں کی جاتی اور نہ کبھی نظر انداز کی جاتی ہے۔

رہتی دنیا تک زندہ جاوید رہتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۴۷

توبہ

ولایت کی اصل ہے۔

اللہ اپنے کسی بندے کی توبہ کبھی رد نہیں فرماتا۔ تائب کو "وَ اللّٰہُ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ" کا مژدہ جانفزا سُنا کر اپنی دوستی کے شرف سے مشرف فرماتا ہے۔ جیسے

کوئی غلام اپنے مالک کے حضور حاضر ہو کر ابدی غلامی کا یقین دلا کر مالک ہی کے در پہ ڈیرہ جما لیتا ہے۔ کسی بھی طرح واپسی کا خیال تک دل میں نہیں لاتا رفتہ رفتہ مالک کے دل کو اپنی طرف مائل کر لیتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۴۸

جب تک سالکِ طریقت کو اس قسم کی توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، کوئی عمل کیا رنگ لا سکتا ہے؟ اور کیسے قائم رہ سکتا ہے؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۴۹

توبہ قوی العمل اور ثقیل المیزان ہے۔ اسے ایک پلڑے میں رکھ کر دوسرے میں ارض و سما رکھ دیے جائیں تو بھی نہ اُٹھے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۵۰

اللہ رب العالمین کا اپنے بندے سے ایک ہی تو مطالبہ ہے کہ وہ توبہ کرے، پکی توبہ۔ اور پھر ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۵۱

ایک راستہ میں کسی نے ایک پتھر پہ لکھا کہ کوئی راہگیر اس کے سوال کا جواب دے کر اس پہ احسان فرمائے۔

اہلِ وفا کون ہوتے ہیں ؟

کسی نے جواب میں لکھا : "اہلِ توبہ"

سوال کنندہ نے مناسب جواب پاکر اسے اُٹھا لیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۵۲

توبہ تائب کی پیشانی پر اپنا نشان قائم رکھتی ہے۔ جیسے عسکری درجات کے امتیازی نشانات

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۵۳

توبہ

توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ بندے کا ہر طرف و جانب سے منہ موڑ کر اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ ہونا اور ہر اس شے سے، جو اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے کلیتاً باز رہنا۔

حضرت فضیل قدس سرہ العزیز نے جب توبہ کی، اپنے ساتھی ڈاکوؤں کو بلا کر اعلان فرمایا۔ کہ میرے دوستو! میں نے توبہ کر لی ہے، تم سب کو اجازت ہے جہاں چاہو چلے جاؤ۔ میں نے جو کسی سے کہا سنا ہو، اللہ کے لیے معاف کر دو۔

گروہ میں ایک یہودی تھا۔ بولا: "میں نے تو اس وقت تک تجھے

معاف نہیں کرنا، جب تک تو اس ریت کے ٹیلے کو اُٹھا کر ادھر نہ رکھ دے"،
چنانچہ اسی وقت آندھی آئی اور ٹیلے کو اڑا کر جہاں وہ کہتا تھا، رکھ دیا۔ پھر
اس نے ریت سے بھرے ہوئے تھیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،
سونے کی یہ بوری میرے پاس لا۔ جب دیکھا، ریت سونا تھی۔
یہودی پکار اُٹھا! بے شک تیری توبہ پکی ہے۔ میں نے توریت میں
پڑھا ہے کہ اگر تائب پہاڑ کو حکم دے کہ اس جگہ سے ہٹ جا، ہٹ جائے
مٹی کو سونا کہے، سونا بن جائے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۵۴

توبہ بندگی کا مایۂ ناز مقام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۵۵

ایک توبہ، موت و حیات کے تمام حسابات چکا دیتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۔۵۶

جو مقامات محجُوب ہوتے ہیں، لیکن بندگی کی زد میں ہوتے ہیں اور حد میں ہوتے ہیں۔ وا ہو جاتے ہیں۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۔۵۷

توبہ :

توبہ کی توفیق عنایتِ ربانی، کرمِ الٰہی اور فضلِ سُبحانی پر موقوف ہے اور یہ توفیق ربّ ذوالجلال والاکرام کی صمدیت و مجدیت و احدیت کی ایک حد ہے۔

خطابت کیئے جا، امامت کیئے جا، شب و روز سجدہ پہ سجدہ کیئے جا۔

جب تک دل سے توبہ نہیں کرتا اور ایسی باتیں کہنے سے — جو خود نہیں کرتے، باز نہیں رہتا —

"تیرا اگلے اکّیں نہ پچھلے پلّا ہیں"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۵۸

فقدانِ طریقتِ حاضرہ :

ہم عہد کے پابند نہیں ، قول کے پکّے نہیں ، بول کے پورے نہیں ۔
قول سے پھر جانا ہمارے لیے کوئی بات ہی نہیں ۔

حالانکہ :

ارض و سما کی طنابیں قول ہی کی برکت سے قائم ہیں ۔
جہاں کھڑا کیا جاتا ہے قائم نہیں رہتے
جو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل نہیں کرتے
جو علم اللہ نے بخشا اس پہ عمل نہیں کرتے ، بالکل نہیں کرتے !
کسی بھی امر پہ ثابت قدم نہیں !

حضرت سلطان ابراہیم ادھم قدس سرّہ العزیز

نے بلخ کی حکومت کے بدلے فقر کو خریدا

اور اکثر فرماتے :

"مجھے یہ سودا بڑے ہی سستے داموں ملا"

ہمارا
عزم ناقص ، یقین متزلزل ، نظر کوتاہ

قدم سُست اور حوصلہ پست ہے

کسی بھی میدان میں نہیں ڈٹتے ،
ذرا سی بات پر لڑکھڑا جاتے ہیں ،
ہماری تکبیر سے دل نہیں دہلتے ،
نعروں کی گونج سے رَن نہیں کانپتا ،
غیرت کے جوش دلانے پر بھی خون نہیں گرماتا ،
چہرہ آتش بار نہیں ہوتا ، نگاہیں آگ نہیں برساتیں ،
دِل نہیں تڑپتا ، جسم نہیں بپھرتا

گویا جمود طاری ہے ، موت کا جمود۔ اور یہ حال کسی بھی حال میں مستحسن نہیں۔ مذموم ہے۔
اگر بدلا نہ گیا ، اور ابھی بدلا نہ گیا تو کیوں نہ بدلا ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۵۹

عالمگیر صداقت کا نمونہ تلبیس ابلیس کا شکار ہوگیا

ھلئے ھلئے :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۶۰

عنایاتِ الٰہیہ کا متحمل نہیں، رموزِ کائنات کی امانت کا امین نہیں۔

اپنی خلافت پہ یقین نہیں،

صاحبِ لولاکؐ کا شاہین نہیں،

ذرا سی عنایت پہ، بھڑک اُٹھتا ہے، بہک جاتا ہے۔ اپنے آپ میں نہیں رہتا۔

پینا پلانا تو دُور کی بات ہے، گویا دیو پری کی داستان ہے،

میکدے کے باہر کی بُو کی تاب نہیں لاسکتا، بے خود ہوجاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۶۱

دُنیا دین کی ضد ہے :

یہ تو بتلا، تُو نے دین کی خاطر دُنیا کی کس چیز کو چھوڑا۔

ادھمؒ نے

چالیس شہزادوں کی حکومت چھوڑی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۶۲

خطابات والقابات نے ہمارا خانۂ طریقت برباد کر دیا۔

ہماری سج دھج پہ وہ تو شرمائے،

ہمیں کبھی شرم نہ آئی :

اے جانِ من !

ہم راستباز نہیں ،

آخر یہ سب کیوں :

اس لیے کہ ہماری روزی طیب نہیں مشکوک ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ، وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۰۶۳

ظاہر میں بال بھر کمی نہیں اور باطن میں کچھ بھی نہیں۔ گویا ظاہر پاک، باطن خاک۔

قارئین حضرات!

بندہ ان مقالاتِ حکمت میں اپنے ہی نفس سے مخاطب ہے، کسی دوسرے پر مطلق تنقید نہیں۔ ہم نے جب بھی تنقید کی، اپنے ہی نفس پر کی، کسی اور پر نہیں!

واللہ! باللہ! تاللہ! ماشاءاللہ

سلوک کی منزل میں **سالک** اپنے ہی الجھے ہوئے معاملات کو سلجھانے میں محوِ کار ہوتا ہے۔ کسی دوسرے سے کوئی واسطہ مطلق نہیں رکھتا مگر اللہ کے لیے۔

بیشک یہ نفس اور ہر نفس رذیل و ذلیل و کمین، ابلیس ملعون کا معتقد ٹھو اور کسی بھی ستائش کے ہرگز لائق نہیں، شیطان انسان کے جسم الوجود کے اندر ہر وقت کسی نہ کسی انداز میں محوِ عمل رہتا ہے۔ یاس و حُزن، عجز و کسل و بخل و جُبن اس کے زہر آلود نشتر ہیں جنہیں وہ اپنے محفوظ مورچے میں بیٹھا ہر کسی پر چلاتا رہتا ہے۔ کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں، ہر کسی کو اللہ اللہ پھول کر کُپّا بنا دیتا ہے۔ آگے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے۔ ہتھیلی پر بٹھا کر آسمان پر لے جا کر قہقہہ لگا کر کہتا ہے:

"اے بتلا میرے پٹھے۔ تجھ کو کس تل پھینکوں اور کہاں پھینکوں؟"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۰۶۴

بندے کا بندہ بننا مشکل ہے۔
نہ پیر بننا مشکل ہے نہ فقیر۔
جب تک کوئی بندہ بندے کا بندہ نہیں بنتا کچھ بھی نہیں بنتا ! بندہ ہی بندے کو بندہ بناتا اور منزلِ مقصود تک پہنچاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۶۵

اسی طرح نہ حکیم بننا مشکل ہے نہ ڈاکٹر، مرض کی تشخیص مشکل ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۰۶۶

میدان کی پکار سنتے ہی میدان میں کود پڑتا، کوئی کام کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ یا مصروفیت اسے کبھی روک نہ سکتی۔ کسی اسباب کا پابند نہ ہوتا جس بھی حال میں ہوتا حاضر ہو جاتا گروہِ بیتین مردانگی کے جوہر کی داد دیتے، عش عش کرتے، کسی کثرت کو کسی خاطر میں مطلق نہ لاتا۔
محبوب کے موئے مبارک کو سر کی ٹوپی کا جز بنا کر چیان سے ٹکرا جاتا۔

پاش پاش کر دیتا۔ اگر کسی مقام پہ بے بس ہو کر نعرہ مارتا۔ خدا کی قسم! ساری خدائی کو میدان میں پاتا۔

اور اے میرے نوجوان!

تیرے گرز تھامنے والے ہاتھوں کی انگلیوں پہ یہ زنانہ سُرخ پالش!
مردانگی کی گراوٹ کی انتہائی حد ہے۔ بتا اس سے آگے اور کیا مقام ہو گا؟

تیری ماں تجھ پہ روئے، باز آ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۶۷

اپنے نفس کو ذلیل اور قابو میں رکھ۔ جو اسے بُرا رکھے، ٹُراست ماں! بے شک یہ ایسا ہی ہے۔ حرام کاموں سے کبھی باز نہیں رہتا، مسجد میں بھی نہیں۔

حسد و کذب و غیبت و نمیمت مطلق حرام ہیں، یہاں تک کہ نماز و روزہ کے ثواب کو کھا جاتے ہیں۔ نیکیوں کو ایسے جلا کر راکھ بنا دیتے ہیں جیسے آگ سوکھی لکڑی کو!

قرآنِ کریم اور سنتِ مطہرہ کا داعی۔ خود ممنوعات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۶۸

أوزار کا بے جا استعمال دھار کو کُند کر دیتا ہے ۔ بدن کا ہر عضو جسم کا اَوزار ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۶۹

تدبیر
انسانی فطرت کا وہ جُزو ہے، جس سے کوئی انسان کلیتاً دست بردار نہیں ہوتا ۔ ہو سکتا ہی نہیں ۔ اگر چہ پرلے درجے کا مومن، اعلیٰ درجے کا متوکل اور اولیٰ درجے کا موحد ہو ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۷۰

دِل سے مان !
اللہ بادشاہوں کے بادشاہ، ربِّ ذوالجلال والاکرام کے ملک میں کسی بھی غیر کو کسی بھی امر پہ کوئی قدرت حاصل نہیں مطلق نہیں ۔ جو ہوتا ہے، جیسے ہوتا ہے ارادتِ ازلی ہی کے ماتحت ہوتا ہے ۔

بے دل مت ہو، اللہ حاضر و ناظر ہے۔ دیکھتا ہے، سُنتا ہے، جانتا ہے۔
پھر یہ خوف کیسا اور گھبراہٹ کیسی، جو قدرت و عظمت اُس دن تھی آج بھی ہے
اور کل بھی ہوگی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۷

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے جمیع علائق سے منقطع ہو کر اپنے اللہ کو
حاضر و ناظر، کافی و وافی پا کر حسبنا اللہ و نعم الوکیل کہا، اور
میلوں بھڑ بھڑکتی ہوئی آگ میں کود پڑے۔ آگ گلزار بن گئی اور حضرت خلیل اللہ
علیہ السلام کے ایمان کا یہ نمونہ قیامت تک مومنین کے لیے مشعل راہ بنا۔ جب
تک ہم اپنے رب کی قدرت و عظمت پہ ایسا ایمان نہیں لاتے کس وکالت و
کفالت کے دعویدار ہو سکتے ہیں؛

ستر بار تو بتا چکے۔

حال ماضی کا شاہد ہے۔ جو چیز ماضی میں تھی، حال میں بھی ہے۔ اگر
حال میں نہیں تو ماضی میں بھی نہ تھی۔ ماضی کو دیکھنا ہو تو حال کو دیکھو۔ اور
حال کو ماضی پہ فوقیت حاصل ہے؛ ماشاء اللہ؛

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۷۲

ذمّہ دار یا سردار — خادم یا مخدوم

ذمّہ دار بن ، سردار مت بن ۔ خادم بن ، مخدوم مت بن

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۷۳

ہر کسی پہ باہر جانے کا بھوت سوار ہے ۔

باھر کیا لینے جاتے ہو ؟ جو باہر لینے جاتے ہو ، کیا تیرے اپنے وطن میں نہیں ۔ اپنے وطن کی مٹی کو گوہر جان اور اپنی تمام صلاحیتیں اپنے وطن کی خدمت کے لیے وقف کر ؛ یہاں کا کھانا اُس کھانے سے کہیں بہتر ہے ۔

بیرونی آسائشی اشیاء میں مت اُلجھ ، یہ بیرونی کھلونے کچھ بھی نہیں اپنے وطن کی آپ بنائی ہوئی چیز کو ہر چیز سے افضل جان ۔

اپنے وطن کی خاکروبی وہاں کی سرداری سے بدرجہا بہتر ہے ۔ ماشاءاللہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۷۴

اَبا پھولے نہیں سماتے ۔

"دو مُنڈے باہر ہیں ماشاء اللہ!"

بڑے میاں! اگر سب باہر چلے گئے، اندر کون رہے گا؟ کبھی اہلِ وطن بھی وطن کو چھوڑ کر کہیں جایا کرتے ہیں؟

تیرا وطن چھوڑ کر باہر جانا تیرے وطن کی شان کے شایان نہیں۔

کاں کونجاں نوں طعنے دیندے
یا ناں تُہاڈا دیس کُچجّا یا پیٹ نگاری
بچڑے چھوڑ مسافر ہوئیاں
نِت اُڈنے دی رہوے تیاری

وطن کی آن بان پہ جان قربان کرنا اہلِ وطن کی شان و ایمان ہے۔ تیرا وطن تیرا گھر ہے۔ کبھی کسی نے اپنے گھر کو بھی خالی چھوڑا ہے؟

کیا عجب خُمار ہے۔ "مُنڈے کو فلانی کرنا ہے"

جو کی روٹی کھا کر، کھال کا پانی پی کر اپنے وطن کی خدمت میں محوِ عمل رہنا باہر کے نان و حلوہ سے ستّر درجے بہتر ہے۔ جو محنت باہر جا کر کرنی ہے، اپنے وطن میں کر! اہلِ وطن کی محنت وطن کی ترقیات کی امین ہوتی ہے۔

میری جان!

واپس آ، اور اپنے وطن کی تعمیر میں مصروف ہو! تیرا وطن

تیری ندامات کو کبھی فراموش نہیں کرے گا : ماشآء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۷۵

پردیس جانے والو!

تیرے اپنے دیس کا سینہ انمول معدنیات کا خزینہ ہے۔ آب و گل ہی کا دفینہ نہیں۔

کھٹی کی کھٹ کے لپاندی

ٹیلی ویژن، وی، سی، آر، بلیو پرنٹ

میرا ایک ہم نشیں بولا !

میں ان پہ تھوکتا بھی نہیں،

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۷۶

اندر کوئی برائی نہیں ہوتی ، باھر سے آتی ہے۔ جو بھی برائی اندر آئی ، باہر سے آئی ، اور باہر کوئی برائی برائی متصور نہیں ہوتی۔ اگرچہ سرِ عام وہ ....

اور ساحل کے کنارے غسل دھوپ ....

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۷۷

اگر

دین کے لیے جاتا، دین تیرے سفر پہ اِتراتا، قدم قدم پر رحمت پاتا برکات تیرا استقبال کرتیں۔ اور دین تیری کسی بھی خدمت کو کبھی نظر انداز نہ کرتا کائنات کی ہر شئے تیری خدمت میں اپنی خدمات پیش کرتی جو کہتا اگر کرتا بھی اللہ اللہ!

ایک تذکرہ بن جاتا ۔۔ زندہ وجاوید تذکرہ! ماشاءاللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۷۸

کثرت وحدت سے ہے لیکن وحدت میں کثرت نہیں ہوتی۔
پھیلنا اور سکڑنا مادیات کے بنیادی اصول ہیں ہر شئے گرمی سے پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۷۹

طِبّ ہماری طریقت کا ایک ضروری باب ہے۔

ہم نے اپنے اللہ سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ تیری مخلوق کو تیرا کنبہ سمجھ کر فی سبیل اللہ خدمت کریں گے۔ اور کسی بھی خدمت کا کسی سے کوئی عوضانہ نہ لیں گے۔ ماشاءاللہ

مطب کا معمول:

چند چیزیں ہوتی ہیں، عطاریات نہیں، اور ہمارے مطب کا معمول ۱۴۲ و ۱۷۷ ہیں۔

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

اَلْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْن

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۸۰

تیرے وہ پُراسرار بندے، جو تیری دنیا میں مسافروں کی طرح رہتے، مُردوں کی طرح جیتے اور مُردوں کی طرح مرتے ہیں۔ جن کی نظروں میں تیری دنیا کی کوئی بھی شے اور کوئی بھی منصب مطلق نہ جچتا، آج کہیں نظر نہیں آتے۔ نہ معلوم کدھر چھپ گئے، ان کے بغیر بزمِ کونین میں کوئی رونق نہیں۔

وہ گزرا ہوا کدر ۔۔ وہ چھنی ہوئی عظمتیں ۔۔ وہ کھوئی ہوئی رفعتیں، وہ لٹی ہوئی سطوتیں پھر سے لا۔

یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ! آمین آمین آمین!

ان کا عزم بالجزم ہوتا، کبھی نہ بدلتا۔ اگرچہ دنیا بدل جاتی، بے شک وہ تھے پورے کے پورے اسلام میں داخل، جس بھی میدان میں اُترتے، سکے حمایتی تھے، تیرے سوا تیری قسم؛ کوئی بھی شئے نہ رکھتے۔ اور تو اور۔ تو اُسے کون ومکان کے خالق ومالک، والی ووارث۔ ان کے لیے کافی ہوتا اور وافی ہوتا۔ تیری غیرت ان گردوغبار میں پلٹے ہوؤں کے عزم کی داد دیتی، اور گوارا نہ کرتی کہ ناکام پھریں۔ جس بھی میدان میں وہ تہی دست تیری رحمت کو پکارتے، رحمت نازل ہوتی اور ضرور ہوتی۔

آج یہ فریادیں، یہ درد وکرب کی آہیں، یہ نالے، یہ سسکیاں، جو کبھی کُن فیکون کے مقام کی امین ہوتیں، کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ ہمارے اعمال تو جیسے بھی ہیں، ہیں ہی۔

اپنے حبیب اقدس واکمل واکرم واجمل واطیب واطہر رُوحی فدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی ناموس کا اکرام فرما۔ ہم سے درگزر فرما اور ہمیں ہمارا کھویا ہوا مقام بخش۔

یا حیّ یا قیّوم؛ یا ذا الفضل العظیم، و الله ذوا الفضل العظیم؛ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العٰلمین و الصّلوٰة و السلام علی رسوله الکریم؛ یا حیّ یا قیّوم　اٰمین! اٰمین! اٰمین

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۸۱

اگر یہ رسالہ کسی دُوسری جماعت کے بچے کو بھی پڑھایا جائے، وہ کہے گا، کہ:
"ھم سے مراد مُؤرّخ نہیں پوری قوم ہے۔ جیسے کہ اخیر فقرہ میں وضاحت کی گئی ہے۔ سب کے سب مسلمان ہیں :

ھماری تبلیغ ماشاء اللہ بین الاقوامی پیغام کی امین ہے، اور رہتی دنیا تک اسی آب وتاب سے جاری رہے گی ؛ حتیٰ کہ زمین و آسمان کی طنابیں ٹوٹیں کوئی روک، کسی کی بھی کوئی روک اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ دین کی تبلیغ کی راہ کو کبھی روک نہیں سکتی۔ یہ تبلیغ صرف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی اس کا حامی وناصر ہے۔

ھمارا پیغام :

اِتحادبین المسلمین ہے

کسی کی مخالفت ہمیں اس بین الاقوامی اور مقبول الاسلام پیغام کو روکنے کی کیا قدرت رکھتی ہے ؛ اتحاد بین المسلمین کا یہ پیغام اسلام کی حقیقت کا مظہر ہے

واللہ : باللہ : تاللہ : ماشاء اللہ :

اِنتشار نے ہمیں بڑی ٹھیس پہنچائی۔ جو کام وہاں ہم نے کرنے تھے، وُہ کرتے ہیں۔ اگر اب بھی نہ سمجھے پھر کب سمجھو گے ؟ (بحوالہ جون ۱۹۷۱ء)

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۸۲

تبلیغ میں ذاتیات نہیں دین ہوتا ہے۔ اور حسد عین ذاتیات ہے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۸۳

اِسی طرح اے جانِ من :

اللہ کے رفاہی ادارے اللہ ہی کے محتاج ہوتے ہیں۔ جب تک ذاتیات کی زد میں آکر ذاتیات کا شکار نہیں ہوتے، پھول کی طرح کھلتے، کلی کی طرح مہکتے اور کہکشاں کی طرح اوجِ ثریا پہ جگمگاتے ہیں۔

ذاتیات ختم کر، کلیتاً ختم، منہ کے بل گرا، گھسیٹ کر باہر لا۔

نافع النفس مُنکر، نافع الناس معروف۔

رفاہی اداروں میں ذاتیات کوئی مقام نہیں رکھتی۔ مخلوق کے فلاحی اداروں کا مُعطی خالق۔ واللہ باللہ تاللہ ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۰۸۴

کسی بھی چیز کے بے جا استعمال میں برکت نہیں ہوتی، فتنہ ہوتا ہے۔
اِسی طرح اختیار اور اِسی طرح مصارف

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۸۵

ذِکر کے ساتھ بیان اور بیان کے ساتھ ذِکر لازم و ملزوم ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۸۶

صبر سے رحمت کا انتظار کر، اِتنی جلدی تو بازار سے گوگنوں بھی نہیں ملتے۔ اور رحمت کا انتظار بہترین اور مقبول ترین عبادت ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۸۷

اُمّی بن کر جا ، فیض پا کر آ۔

مادہ سے راکھ اور راکھ سے اکسیر ہے جبکہ مادہ کو راکھ بناتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۸۸

کھا کر دیکھ لو، دور رکھ کے دیکھ لو۔
حلال و حرام سے پانچ چیزیں متاثر ہوتی ہیں۔
جسم، عقل، روح، نفس اور قلب
حلال کی برکت اور حرام کی نحوست ان پانچوں پر چھا جاتی ہے اور اقوال و افعال اور حرکات و سکنات میں جلوہ نما ہوتی ہے۔
حلال خوش آمدید! اَهْلًا وَّسَهْلًا
حرام مردود، دور دور دور

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۰۸۹

انسانی جسم الوجود میں رُوح، اللہ رب العالمین کا ذاتی نور ہے۔ جب رُوح مطمئن نہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہے، میری جان! کوئی حیلہ کارگر نہیں ہو سکتا ــــــ رُوح کو مطمئن کرنے کے لیے اَمر بالمعروف

کا عامل اور نہی عنِ المنکر کا منکر ہونا ضروری ہے۔

آپ سات سمندر پار سے دارُالاحسان میں تشریف فرما ہیں۔ اللہ اپنے فضل وکرم سے آپ سے راضی ہو، آمین، رُوح مُطمئن ہو، آمین :

رُوح جسم الوجود میں پردہ نشین ہے اور نفس جب تک رُوح کی بیعت نہیں کرتا، نامحرم گردانا جاتا ہے۔ اور رُوح کبھی بے نقاب نہیں ہوتی، اگرچہ ستر ہزار صحائف کو ازبر کرو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۴۰۹۰

رُوح کا صرف ایک ہی مطالبہ ہے۔ کہ اس کا نفس اس کے سوا کسی اور سے کوئی واسطہ مطلق نہ رکھے۔ نہ ہی کسی بھی غیر کا کوئی حکم کسی بھی انداز میں کبھی مانے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ الکریم :

اور یہ طریقت، کا ازلی، ابدی، فطری اور نہ تبدیل ہونے والا اٹل قانون ہے۔ واللہ : باللہ : تاللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۴۰۹۱

جس بھی کسی کے پیچھے کوئی پیادہ یا پیادے لگ جائیں، پھر کیسے وہ کہیں آرام سے ٹِک سکتا ہے یا کب کہیں چُھپ سکتا ہے، ہرگز نہیں اور کبھی نہیں۔

ساری دُنیا تھک کر بیٹھ جائے تو بیٹھ جائے، جنون کا پیادہ بھی کبھی تھکا کرتا ہے، کبھی نہیں، اور پھر ان کی محبت کے جنون کا پیادہ: اللہ اللہ: ماشآءَ اللہ: جب تک ان کے کوچہ کا غبار بن کر اندر داخل نہیں ہوتا کبھی باز نہیں رہتا، اگرچہ بوٹی بوٹی کردی جائے، یا پُری کی طرح پر نوچ کر دھرت پہ پھینک دی جائے۔ اور اندر کوئی داخل نہیں ہو سکتا، کبھی نہیں ہو سکتا مگر غبار۔ جب بھی کوئی اندر داخل ہُوا غبار ہی بن کر ہُوا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۹۲

غبار ایک ہستی تھا، مایۂ ناز ہستی۔ گِھستے گِھستے، پِستے پِستے اور مِٹتے مِٹتے غبار بن گیا۔

غبار اور صرف **غبار** ہستی کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ جدھر چاہے جہاں چاہے چلا جائے، کوئی روک غبار کو کہیں جانے سے کبھی روک نہیں سکتی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۹۳

جسم الوجود میں "شوق" کے پیادے جب "خنّاس" کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ بس لگ ہی جاتے ہیں۔ جب تک اُسے ہرا نہیں لیتے، کبھی پیچھے نہیں ہٹتے، یہاں تک کہ سرِ میدان دونوں ہاتھ کھڑے کر دے۔

یا حیّ یا قیّوم : انت ربی عزیز الکبیر و انت ربی قوتی العزیز یا حیّ یا قیّوم ، انت ربّی ذو ا الفضل العظیم : و الصرنی علیٰ اعدآءِ د سبیل)

رب العٰلمین : اٰمین ، اٰمین : اٰمین :

"شوق" رُوح کا میرِ لشکر ہے جب تک اپنے مدِّمقابل "خنّاس" سے مردانہ وار نپٹ نہیں لیتا، کبھی باز نہیں رہتا۔ ہر حال میں جد و جہد جاری رکھتا ہے، جیسے قرونِ اولیٰ کے شاہ شیخ شبلیؒ،

شوق نے آپ کو بارہ سال سونے نہ دیا۔

اور ہم رات کو رات بھر سونے کے باوجود جاگنے پہ معذور ہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۹۴

ہر موجود کا شہود وجودی کے لیے ہے، اور انسان عین الوجود ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۴۰۹۵

اگر ہو، ــــ تو فَقر
بندہ نوازی اور خدائی بے نیازی کا مظہر ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۹۶

اور یہ شرف کسی اور مخلوق کو نہیں، نہ ہی وہ اس کی متحمل ہو سکتی ہے!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۰۹۷

فقر اور صرف فقر اللہ کی وہ مخلوق ہے، جو اللہ سے اللہ کے سوا کسی اور شئے کا طالب نہیں، اور نہ ہی کوئی شئے اسے اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے اگرچہ ہفت اقلیم کی شاہی ہو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
یا حیّ یا قیّوم!

۴۰۹۸

تیرے رندانہ انداز کے شیدائی و تماشائی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تیری راہ تاک رہے ہیں ۔ آبھی جا ؛ سب شدت سے اور مدت سے بیتاب و منتظر ہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؕ

۴۰۹۹

چلتے چلتے ایک مرغزار میں پہنچے ۔ رنگا رنگ کی بھینی بھینی خوشبو سے سارا جنگل مہک رہا تھا ۔۔۔ ایسی مہک ۔۔۔ اللہ اللہ ارم میں بھی نہ دیکھی ......

جنگل کی بوٹی سے خطاب

"اے چپ کیوں ہو ؛ بولتی کیوں نہیں ؛ سنا ہے کوئی بلانے والا ہو تو بولا بھی کرتی ہو ! آج کیوں چپ ہو ؛ ۔۔۔ اپنا نام تو بتا ؛ تجھے کس نام سے پکارا کرتے ہیں ؛ تیرا دیس کونسا ہے ؛ کہاں اُگتی ہو ؛ اور کس کام آتی ہو ؟"

"ہم سے پردہ مت کر ؛ اپنا جوہر مت چھپا ؛ بتا اے نازک کومل بوٹی ، تو کس مرض کی دوا اور کس درد کی شفا ہے ؛ ہم تجھے کبھی بے جا استعمال نہیں کریں گے ! اپنے لیئے نہیں ۔ رب ہی کے لیئے استعمال کریں گے ۔"

"تو خود رَو ہے ، جنگل میں اُگتی ہے ، پلتی ، پھلتی پھولتی ہے اور پھر اپنے بوڑھ

کا مظاہرہ کیے بغیر خاک میں مل جاتی ہے۔ ہم سے تیری یہ بے قدری دیکھی نہیں جاتی۔ رونا آتا ہے۔ دنیا تیرے خواص سے بے خبر ہے، اور اسی بے خبری کی بدولت تجھ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ حالاں کہ اللہ رب العلمین نے کوئی بھی چیز عبث پیدا نہیں کی۔ اور پھر تیرے جیسی نازک اندام سبز ساڑھی میں ملبوس گول مرل بالیاں پہنے اور نایاب عطریات سے معطر۔ ماشاء اللہ!"

"تمہاری دمک، تمہاری مہک یہ تسلیم کرنے پہ مجبور کرتی ہے اگر تم اس علاقہ میں بسنے والے سب لوگوں کی امراض کا شافی علاج ہو" ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱۴۰۰

یہ ماضی کا ایک واقعہ ہے:

ایک درویش نے ایک بُوٹی سے پوچھا، "اری بتا تو سہی، تُو کس کام آتی ہے؟"

بولی، یا حضرت میں کیا بتاؤں مجھ میں میرے اللہ نے کیا کیا صفات بھری ہوئی ہیں ــــ سب سے بڑی یہ، کہ جو مجھ کو چالیس دن پی لے، اللہ کا ذکر کرنے لگ جائے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۰۱

کراماً کاتبین جو تیرے پاس ہیں، وہ تو تجھے نظر نہیں آتے: یہ درخت، یہ پتھر، یہ مٹی کے ڈھیلے ــ غرضیکہ موجودات کی ہر شئے تیری آواز کو سُنتی اور تیرے حال پہ روتی ہے ــ

اے جانِ من! تُو جلوت میں ہے، کبھی خلوت میں نہیں۔

تشریح مقالہ نمبر ۴۰۶۴

بڑے میاں! آج تک بھی اللہ کے بندے بنے، بندوں ہی نے بنائے

یہ آگ میں جلانے والی لکڑی تھی، بڑھئی نے اسے منبر بنایا۔

اسی طرح ۔ اِس لوہے کی بے قدر ڈلی کو لوہار نے تلوار۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۴۱۰۲

باہر کوئی شئے نہیں، اندر ہے، جو اندر نہیں باہر بھی نہیں۔

ھُوَ الاَوّلُ ھُوَ الآخرُ ھُوَ الظَّاھِرُ

ھُوَ البَاطِنُ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۱۴۰۳

کونسی وہ حکمت ہے جو قرآن حکیم میں نہیں ۔
کونسی وہ نعمت ہے جو سُنّتِ مُطہرہ کی اتباع میں نہیں، اور کونسا وُہ میوہ ہے
جو تیرے اِس باغ میں نہیں !

بڑے میاں :

کھا کر ہی میوہ کی لذت و قوت محسوس ہو سکتی ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۴۰۴

اِنتخاب دَر عالمِ شباب

جو منزل عالمِ شباب میں اختیار کی جاتی ہے کامیاب ہوتی ہے جب کوئی دنیا کے کسی بھی کام کے قابل نہیں رہتا، اس کام کو جو ہر کام سے افضل ہے، کیسے کر سکتا ہے۔ کما حقہٗ کیسے کر سکتا ہے ۔

بڑے میاں :

یہ کام جو تیری نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا، کائنات کے وجود و قیام کا ضامن ہے اور جب یہ کام (اللہ کا ذکر اور اللہ کے دین اسلام کی تبلیغ) ختم ہوا، کائنات کا خاتمہ ہوا۔ اس کام کے لیے بڑھاپے کا انتظار نہ کر۔ جب

ہاتھوں میں رعشہ، پاؤں میں لرزہ، سماعت و بصارت میں ضعف اور قوت میں کمی غالب آجائے۔ تب تیرا اس طرف آنا، کیا انقلاب لا سکتا ہے۔ اس کام کو نظرانداز نہ کر، ہرگز نہ کر، اس طرف آ، اسے اپنا، شیب کا انتظار نہ کر، شباب میں آ، اس میں جان کھپا، یہ ہے کیمیا۔

اور اے جانِ من!

یاد رکھ ہم نے یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی لوٹ کر آنا ہے۔ آنے اور جانے پہ واویلا ہی واویلا اور پچھتانا ہی پچھتانا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۱۰-۵

غور فرمائیں، کہ بدی سے بچنے کے لیے کیا یہ کافی نہیں کہ:

اللہ تجھ کو دیکھتا ھے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۱۰-۶

شکر بندگی کا بلند و بالا مقام ہے، صبر میانہ اور رضا ادنیٰ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ؛

فــ :

بندہ اگر صبر نہیں کرے گا تو کیا کرے گا ؛ شکوہ صبر کے اجر کو کھا جاتا ہے لیکن کسی نقصان کی تلافی نہیں کرتا ، یہ شرف اللہ نے صرف شکر ہی کو بخشا ہے

۱۰۷ھ

بعض کام بعض کو زیب نہیں دیتے ۔

اپنے اپنے مقام پر سوچیں ۔

کیا یہ کام جو آپ کرتے ہیں ، آپ کو زیب دیتے ہیں :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۰۸ھ

کسی کے فراق میں گھل گھل کر بسمل کی طرح لوٹنا عاشقانہ طریقت کا

حج اکبر :

خونِ جگر پینا اور شام و سحر اشکوں کی لڑیاں پرونا انسب معمول اور وظیفۂ مقبول ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۰۹

ایک مجلس میں مختلف طریق کے چند دوست حسبِ معمول اکٹھے ہوئے۔ سب کے سب آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ اور دوست تھے۔ نفاق کا نام تک نہ تھا۔ باتوں باتوں میں ہنستے ہنستے ایک نے ایک سے کہا:
"مجھ کو ایک فقرہ میں مطمئن کرو، جسے کوئی دلیل جھٹلا نہ سکے"
ذرا سنیے۔ فقرہ بھی چھوٹا ہو!

"آدم کا منکر شیطان ہے"!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۱۱۰

شُکر بلا کو نادم، شیطان کو خیانہ، اور رضا کو راضی کرتا ہے

اور یہ مقام کسی اور صفت کو حاصل نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۱۱

کائنات کی ہر شئے کا وجود:

حضورِ اقدس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے ظہور کی بدولت ہے۔
اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔
نہ آسمان ہوتا نہ زمین۔ نہ حیوانات نہ نباتات، نہ معدنیات نہ جمادات

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۱۲

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ

"اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو"

طریقت الاسلام کی "پی ایچ ڈی" ہے۔

اس مقام پہ ٹھہرنا تیرے میرے بس کی بات نہیں، عنایتِ الٰہی پر موقوف ہے۔
یہ مقام کسبی نہیں، وَھبی ہے۔ اسے اصطلاح میں مراقبۂ معیت کہتے ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۱۱۳

شاہ جہان نے **تختِ طاؤس** پہ ڈو کروڑ روپے خرچ کیے۔ اور اس اسراف کا کفارہ بہادر شاہ ظفر کو بھگتنا پڑا۔

کیا ایک **بادشاہ** کے بیٹھنے کے لیے ایک **مسند** کافی نہ تھی؟

کیا ہی خوب ہوتا، اگر ایسے تختِ طاؤس کی بجائے جو بعد میں ندامت کا موجب بنا۔ کسی **بوریا** پہ بیٹھتا۔ اگر عیش و عشرت کے حشر سے باخبر ہوتا کبھی ایسے نہ کرتا۔

اس دَور کے دُو کروڑ آج کے اربوں کے برابر ہیں۔ اگر احیائے دین پر خرچ کیے جاتے۔ رنگ لاتے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۱۱۴

ریلوے سٹاف کو وَردی کیسے عطا ہوئی؟

پہلے پہل جب ریل گاڑی جاری ہوئی، ایک حکمنامہ جاری ہوا کہ "فلاں دن وائسرائے ہند فلاں وقت گزرے گا۔ تمام سٹاف ریلوے سرکاری وردی میں اپنے اپنے کام و مقام پہ چوکس رہے"

اس وقت ریلوے سٹاف کو وردی میں صرف کوٹ ملتا تھا۔ ایک بنگالی نے جرأت سے کام لیا۔ اپنے عملہ سے کہنے لگا:

"کیا میں آج تم سب کے لیے پتلون منظور کروا دوں؟"

چناں چہ وہ بغیر پتلون پہنے ٹوپی و کوٹ پہن کر ڈیوٹی پر جا کھڑا ہوا۔ ریلوے کے بالاحکام نے اس "گستاخی" کی جواب طلبی کی۔ تو اس نے وہ حکم نامہ دکھایا، جس میں لکھا تھا کہ تمام سٹاف سرکاری وردی میں ہوں۔ چوں کہ پتلون سرکاری وردی میں شامل نہیں، میں نے نہیں پہنی۔ میں کیوں کر اس حکم نامہ کی عدولی کر سکتا تھا۔

اس واقعہ کے بعد پتلون سرکاری وردی میں شامل ہو گئی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۱۱۵

جتنے حکماء، اُتنے معمولات

ہر حکیم کے مطب کا معمول ہوتا ہے۔
ایک کا دوسرے سے نہیں ملتا۔

ہمارے شیخ الشیوخ شاہ **امیر الحسن** صاحب سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ کے مطب کا معمول **بادہ سنگا** ـــــــ ادا

دار الحکمت

کے مطب کا معمول سفوفِ حنظل ہے۔ مطب کے معمول میں برکت ہوتی ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۱۶

پہلے بھی کئی بار بتا چکے۔

ریس کرو، مگر ہر بات کی مت کرو۔

ہر کوئی، ہر کسی کی، ہر بات کی کیسے ریس کر سکتا ہے؟

حضرت صاحبؒ ہیضہ کے مریض کو فرماتے،

"لے جا تربوز کھا"

اسی طرح نمونیہ کے مریض کو۔

"کھٹی لسی پلاؤ" اے سنا نہیں، لسی میں چاول ڈال کر کھلاؤ۔"

ماشاء اللہ دونوں کو شفا ہوتی!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۱۷

من کی تعمیر گویا ملت کی تعمیر ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۱۸

اموال و املاک جب ضرورت سے تجاوز کر جاتے ہیں ۔ فتنہ بن جاتے ھیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۱۹

ترک اُمّ الصفات ہے ۔

ترکِ تام کا مرکز راحت کدہ بننے لگا ۔ اللہ اللہ
جن چیزوں سے سختی سے روکا گیا ۔ گھٹائیں بن کر چھانے لگیں ۔ غور سے سُن اکان کھول کر سُن ! ترک ہی کی بدولت مقاماتِ تمکین الوری ہوتے ہیں ۔ محلات و باغات کی بنا پہ نہیں ۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۰

قیمتی چیز منہ مانگی قیمت پاتی ہے ــــــــ ہر چیز نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۱

بات نہیں، صفات پیدا کر۔ ملکوتی و جبروتی صفات:
بات حباب ــــ صفات گوہر   بات گفتار ــــ صفات کردار
بات صرف سامعین کو خوش کرتی ہے اور بس۔ بار بار بتا چکے، سو بار بتا چکے۔

رحمت کا نزول بات پر نہیں صفات پر موقوف ہے۔
رحمت، نصرت، برکت، فتح، گفتار پر نہیں، کردار پر عنایت ہوتی ہے۔

اے ہمنشیں!

اللہ کا کُن تیری بات کا نہیں، صفات کا منتظر ہے، مٹی کا یہ بُت، صفات ہی سے اشرف و افضل ہے۔ یہ دَور بات کا نہیں صفات کا ہے۔ ہر کوئی ہر قسم کی بات کر چکا لیکن حال جوں کا توں ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۴۱۲۲﴾

خلفائے راشدینؓ میں سے کسی ایک کے کردار کا نمونہ تو کسی نے کیا پیش کرنا ہے، جھلک پیش کر دے۔

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۱۲۳﴾

حضرت عمر فاروقؓ کا رود بارِ نیل سے خطاب :

خلیفۃ المؤمنینؓ نے گورنر کے خط کا جواب گورنر کو نہیں دیا۔ نیل کا معاملہ تھا نیل ہی سے مخاطب ہوئے۔

اے نیل گر تو تابع ربّ ذوالجلال ہے :

اٹھ کے سن :

پھر کیوں نہ تو بہے، تیری کیا مجال ہے۔ اس خط کے نیل میں گرنے کی دیر تھی کہ رودِ نیل میں سیلاب آگیا۔ ٹھاٹھیں مار مار کر بہنے لگا، پھر اُس دن کے بعد نیل نے کبھی بہنا بند نہیں کیا۔

اسی طرح — پھر کبھی "یا ساریۃ الجبل" کے مثل کا کوئی واقعہ تاریخ نے پیش نہیں کیا — حالاں کہ وہی ہم اور وہی اسلام۔

وہ تھے میکیدۂ توحید کے رند، جنہوں نے رَچ رَچ پی اور جی بھر پی۔ اور یہ تھی جذب و مستی کی حقیقت، اور اللہ نے اسے زنگار خانۂ دہر میں قیامت تک آنے والوں کے لیے زباں زباں پہ زندہ اور قائم رکھا ہوا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۴

ذِکر:

ذِکر زبان سے شروع ہوتا ہے، ہوتے ہوتے رفتہ رفتہ دل میں اُتر کر اپنا ڈیرہ جما لیتا ہے گویا دوسرے مقام پر پہنچ کر قائم مقام ہو جاتا ہے

زُبان:

زُبان جسم الوجود کی ترجمان ہے۔ ذِکر بھی کرتی ہے، منہیات و مکروہات بھی۔

اِسی طرح دِل:

ذِکر میں بھی مصروف ہوتا ہے، خرافات و واہیات میں بھی۔

(جاری ہے)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۵

بندہ !

اپنے نفس کو عمر بھر کوستا رہتا ہے ۔ کونسا وہ لقب ہے جو اسے نہیں دیتا۔

نافرمان ، نالائق ، سُست ، نکما ، پاجی ، شریر ، رذیل ، ذلیل ، کمینہ ، خائن ۔

حالاں کہ نفس ہی نے بندے کو بندگی کی منزل تک لے جانا اور مقامِ مقصود تک پہنچانا ہے ۔ نفس جب رُوح کے تابع ہوا ، شکوہ و شکایات کا خاتمہ ہُوا ، بعض کے نزدیک واجب الاحترام ہُوا ۔ کیا کوئی یہ نہیں جانتا کہ نفس ہی نے صائم الدّھر اور قائم اللیل کی صعوبت برداشت کرنی ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۶

یقین عنایت کی دستک ہے ۔

پیدا کر !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۷

دین انسانیت کی رُوح، معاشرے کی جان، عالمِ برزخ کا سرمایہ، اور مُردوں کی پہچان ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۸

محبت کی کوئی کتاب نہیں جو پڑھی جاسکے، اور کوئی اُستاد نہیں، جو پڑھا سکے محبت محبوب کی طرف سے مُحب کو عطا ہوتی ہے۔ اور اس مضمون پر یہ ختم الکلام ہے۔ ـــــــ ماشاء اللہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۲۹

اگر مُحب نہ ہوتے، محبوب کی محبت کے بازار میں کیا رونق ہوتی۔ سناٹا چھایا ہوتا۔ مُحب ہی کی تپش نے محبت کے بازار کو بسایا ہُوا ہے اور گرمایا ہوا ہے ماشاء اللہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۳۰

ایک ایمان افروز واقعہ :

ایک بندے نے بتایا کہ ایک دن شوق نے اسے گدگدایا۔ ہمہ تن اشتیاق بن کر ایک بندے کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اِدھر اُدھر دیکھا تو اس کی بود و باش و مشروبات دیکھ کر پچھتایا کہ وہ کیوں یہاں آیا۔ اور خیالات کی رَو میں بہہ نکلا۔ جب اس نے اپنا خیال مکمل کر لیا۔ میزبان اس کی طرف دیکھ کر مُسکرایا۔ اُٹھا اور اپنی گھاس پھونس کی کُٹیا کی مشرقی جانب ایک شگاف کر دیا۔ اپنے مہمان کو بازو سے پکڑا، اور اس کا سَر شگاف کے اندر کر دیا۔

اس نے بتایا کہ جونہی اس نے شگاف کے اندر سے باہر جھانکا اپنے تئیں روضۂ اطہر کی جالی کے سامنے پایا۔ کپکپی طاری ہوئی۔ وَجد آنے لگا۔ مگر میزبان نے اسے پکڑ کر واپس پیچھے بٹھا دیا۔

راقم نے جیسے سُنا سُنا دیا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب

راوی کو جنت البقیع میں مقام نصیب ہُوا۔

معلوم ہُوا، اکتسابیت محدود اور فیضانِ نبوت لامحدود ہیں۔ ادراک میں آسکتے ہیں نہ احاطۂ تحریر میں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۱۳۱

طریقت الاسلام کی انتہائی منزل کا نازک ترین مقام انسان و شیطان کے مابین بالمشافہ سوال و جواب ہے۔
اگر اس مقام پر حضور اقدس و اکمل و اجمل و اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی وکالت و کفالت نہ ہو، منزل سے گرنے اور کفر کا خدشہ ہے۔
شیطان معلم الملائکہ تھا، اور ملائکہ میں سیدنا جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام سبھی شامل ہیں۔
ہر کوئی اس کے کس کس سوال کا کیا جواب دے سکتا ہے، مگر یہ کہ سن:
"تو آدم ہی کے انکار کی بدولت مردود و ملعون ہے۔"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۳۲

جس ذاتِ اقدس کی قدرت کو دیکھ کر تو غیب پہ ایمان لایا تھا، ہم سب لاتے ہیں اور کسی کے بہکانے پہ مطلق نہیں آتے۔
کیا یہ ختم الکلام نہیں ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۳۳

شیطان ازلی بدنصیب تھا۔ کمبخت کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ حاکم کے حکم کی تعمیل ہی اصل عبادت ہے تو حکم ملتے ہی سجدہ میں گر جاتا۔ اُسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ آدم علم ہی کی بدولت اشرف ہے، ورنہ نوری، ناری و خاکی کوئی شئے نہیں۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

"اور ہم نے آدم کو ہر شئے کے اسمار سکھا دیے"

جب فرشتوں سے پوچھا گیا، عاجز آگئے اور بولے:

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۱۳۴

تکبر عقل پہ چھا جاتا ہے۔

ورنہ اس پہ غور کرتا کہ خلافت کا منصبِ جلیلہ آدمؑ ہی کو عنایت ہوا۔

نہ کسی نوری کو ہوا، نہ ناری کو۔

تُو نے اس عطا پہ کیوں غور نہ کیا؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۴۱۳۵

ہم یہاں کیا لینے آئے ہیں ؛

اوئے گوں !

یہ بندگی کا مقام ہے ، شعبدہ بازی کا نہیں ۔ اور بندگی " نفی تمام " اور اِتباعِ دوام " کا اصطلاحی نام ہے ۔

ہم یہاں سجدہ کرنے آئے ہیں اور بس ؛

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۳۶

جبریلؑ جس دن سے پیدا ہوئے جبریلؑ ہی ہیں اور جبریلؑ ہی رہیں گے یہ شرف صرف انسان ہی کو عطا ہے کہ :۔

آج گنہ گار ۔ توکل (توبہ کی بدولت) مقرّب ؛

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۳۷

قُربانت شوم ؛

حضرت امیر المؤمنین عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ایک گرگ سے ؛

"تیرا باپ مدینہ میں اونٹوں کی مالش کیا کرتا تھا۔ اگر تُو نے اپنا حال وچال فی الفور نہ بدلا، تو میں تجھے اُسی کام پہ لگا دوں گا۔"

مَرحبًا، مُکرمًا، مُشرّفًا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۳۸

رفاہی ادارے، حقیقتاً الٰہی ادارے ہوتے ہیں۔

الٰہی ادارے اپنے قائد:

خاتم الخیرات الحسنہ حضرت سیدنا و مولانا و حبیبنا محمدؐ النّبی الاُمّی صلی اللہ علیہ وسلم

کی قیادت میں محوِ عمل رہتے ہیں۔

شب و روز محوِ عمل۔ اور ماسوا سے کوئی سروکار نہیں رکھتے

الٰہی اداروں کے رضاکار!

ایک ہوبا کیے، ذاتیات سے کُلیتاً پاک، ہر ستائش سے بے پروا، ہر اَجر سے بے نیاز، ہر غرض سے بے غرض، ہر کسی کے ہمدرد و غمگسار بن کر، مخلوق کی بے لوث خدمت کا جذبہ لے کر، غیر امتیازی سلوک کا اُصول اپنا کر، خدمتِ خلق سے خالق کی خوشنودی کے جویا بن کر، تو کلت علی اللہ کا

زادِ راہ لے کر اور متروک بٹ کلّ حاجۃ کا علم لے کر ایسے اداروں میں داخل ہوتے ہیں، اور پھر اس علم کو نہ گراتے ہیں، نہ گرنے دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ موت سے ہمکنار ہوں۔

اور حقیقتاً ایسے ہی رضا کار، اگرچہ گنتی کے ہوں، ان اداروں کا سرمایہ ہوتے ہیں، قابلِ فخر سرمایہ :

ان کے بغیر ۔ ادارے بے جان :

ان کے بغیر ۔ کارکن بے معرفت :

الٰہی اداروں کے رضا کار ایک عزم سے کہ صبح کیا کرتے ہیں کہ جو کام کل کر سکتے تھے اور نہیں کیے آج کر کے رہیں گے ۔ جو کام کل صحیح طور پر نہ کر سکے، آج کرنے ہیں ۔

کل کی غلطی آج نہیں کرنی، اور کل کی کمی آج پوری کرنی ہے اور ضرور کرنی ہے "

فتے : اپنے آج کو کل (گزشتہ) سے اور کل (آئندہ) کو آج سے بہتر بنانے کے لیے پوری تگ و دو کرتے ہیں۔ اپنی ساری صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ۔ اور پھر اللہ رب العالمین کی رحمت ان کے ارادوں کو پستہ اور اداروں کو بلند کیا کرتی ہے ۔ ماشاء اللہ !

رفاہی و الٰہی اداروں کے رضا کار جس حال میں خالی ہاتھ صبح داخل ہوتے ہیں، اسی طرح خالی ہاتھ شام کو لوٹا کرتے ہیں۔ کوئی بھی شئے ساتھ لے کر نہیں آتے جیسے مرغابی سارا دن پانی پہ تیرتی، اور ڈبکیاں مارتی ہے، لیکن جب اڑتی ہے

پانی کی ایک بُوند تک ساتھ نہیں ہوتی :
رفاہی اداروں کے رضاکاروں کے سوا کوئی مزدور دِن بھر کام کرنے کے بعد خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹا کرتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۴۳۹

جو چیز کسی کو دینے کے لیے دی جائے ، وہی دی جائے ، نہ کہ بدل کر ۔
مثلاً ۔ غرباء کے لیے دیے جانے والے ریشمی پارچات کو سُوتی چیتھڑوں میں ۔ اور اعلیٰ تحائف کو بوسیدہ اور ناکارہ اشیاء میں بدل کر دینا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۴۴۰

عظیم کار کا اَجر بھی عظیم ہوتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۴۱

کام کر !

دن دیکھ نہ رات ، جان توڑ کر کر ، کسی سے کوئی آس مت رکھ ، ہر کسی کی خدمت کر ، اپنا دیکھ نہ بیگانہ ، اعلیٰ دیکھ نہ ادنیٰ ، ہر تمیز سے بالاتر ہو کر اور بے نیاز ہو کر ، ہر لوث سے بے لوث ہو کر ، اور ہر غرض سے مستغنی ہو کر ، مزدور بن کر ، خادم بن کر ، گولا بن کر اور نیچ بن کر ۔

کامیاب ! ماشاء اللہ

اور اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۴۲

اللہ کی راہ میں چل کر دیکھ ، اللہ کے کام کر کے دیکھ ، اللہ کے لیے جی کر دیکھ ، اور اللہ کے لیے مر کر دیکھ ۔

اس سے افضل اور کوئی منزل نہیں ، اور اس سے آگے اور کوئی مقام نہیں ۔

یہ بھی اس مضمون پہ ختم الکلام ہے ۔ ماشاء اللہ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۱۴۴۳

ایک انار حاصل کرنے کے لیے

حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

نے

سارا دن ایک یہودی کے باغ میں نلائی کی۔ شام کو جب گھر آنے لگے، راستے میں ایک سائل نے انار کا سوال کیا۔ اور آپ نے وہی انار جو سارا دن گوڈی کرنے کے بعد حاصل کیا تھا، پیش کر دیا۔

مَرحبًا ، مُبارکًا ، مکرمًا ، مُشرقًا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۴۴۴

دستانے پہن کر جیبوں میں ہاتھ ڈالے پھرنا، اے میرے نوجوان! تیرا کام نہیں اور نہ ہی تجھے زیب دیتا ہے۔ اسی طرح ایسے دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۱۴۴۵

مرغن غذاؤں کے انہضام کے لیے جسمانی مشقت لازمی ہے۔ ورنہ معدہ بدہضمی کا شکار ہو کر گوناگوں امراض کا موجب بنتا ہے۔

موٹھ کی کھچڑی جو تیرے نزدیک کمترین کھانا ہے، بہترین حیاتین کا مرکب ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۴۴۶

تیرا یہ شباب، اے میرے نوجوان!

تیری زندگی کی انمول دولت اور بہترین و مقبول ترین وقت ہے۔ اللہ کرے تیرا یہ وقت کبھی ضائع نہ ہو: اللہ کے بہترین و مقبول کاموں میں مشغول رہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۴۴۷

کیا لینے آئے تھے اور کیا لے چلے؛ کیا کرنے آئے تھے اور کیا کر چلے؛
کیا چھوڑنے آئے تھے اور کیا چھوڑ چلے؛ کیا بننے آئے تھے اور کیا بن چلے؛
کسی کا یہ عذر کہ اسے اچھے بُرے کی خبر نہ تھی، کیسے قبول ہوگا؛ جب کہ تمہیں سمجھانے کے لیے سہل ترین زبان میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ امر و نہی اور حلال و

حرام کی مؤثر ترین انداز میں وضاحت کی گئی۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مثالی نمونہ پیش کیا گیا۔
اور ان سب کے ساتھ ساتھ "ضمیر" کی میزان ہر کسی کے اندر رکھی گئی،
جو خیر و شر کی نشاندہی کرتی ہے۔
تو کسی کا یہ کہنا کہ مجھے اس بُرائی کا علم ہی نہ تھا۔ ایسا عُذرِ گناہ ہے جو ارتکابِ
گناہ سے بدتر ہے۔
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو دل سے تسلیم کر، اور توبہ کر۔ بیشک
اللہ رحیم و ودود اور تواب الغفور ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۴۸

جس کام کے لیے اے میرے نوجوان اللہ نے تجھ کو پیدا کیا ہے، کر: اور
امر و نہی کا پابند ہو کر، کر: فرماں روائی ہو، یا سڑک پر روڑی کوٹنا۔ اپنے کام
کے سوا کسی اور طرف متوجہ مت ہو، تیرا کام تیرے رب کی قسم تجھ کو کامیاب
کر دے گا۔

ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۴۹

جس نے جو بھی پایا ـــــ کام ہی کر کے پایا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۵۰

بڑے میاں: بگو آج کیسی باتیں کرتا ہے؛ اسے کیا ہوگیا؛
بولا۔ جس دن پانسو کے کرنسی نوٹ منسوخ ہوئے، میں ایک بینک میں تھا
ایک صاحب کی بوری پیش ہوئی، تین لاکھ تک گنتی ہو چکی، بوری ابھی جُوں کی تُوں
تھی۔ مجھے کہیں اور جانا تھا، چلا گیا۔ واللہ اعلم؛ اس بوری میں کتنے نوٹ تھے۔
اس حال کو دیکھ کر میں اپنے آپ میں کھو ہی گیا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۵۱

بڑے میاں: آ تجھے ایک اللہ کا بندہ دکھاؤں؛ یہ بوڑھا؛
اس میں کیا کمال ہے؛
یہ اب کسی بھی کام کا نہیں، اور کوئی اس بیچارے کی طرف متوجہ نہیں، البتہ اپنے

خادم کا محسن ہے :

وہ کیسے :

جو اُسے اللہ کی مخلوق اور بے کس سمجھ کر اس ناتوان کا اکرام کرے ، اللہ اُس پہ راضی ہو ۔ اِس سے سلوک گویا اِس کے خالق و مالک ہی سے ہے ، اِس لیے کہ اب یہ کسی کے بھی احسان کا کوئی بدلہ نہیں چُکا سکتا ۔ اِس کے ساتھ جو کچھ بھی کسی نے کرنا ہے ، گویا اللہ ہی کے لیے کرنا ہے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۵۲

حضرت نبی یُونس علیہ السلام اللہ کی تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر پہ عاشق تھے ۔ چنانچہ آپ کے اعمال کل مخلوقات کے اعمال کے برابر آسمان پر جاتے ۔

بادشاہ اُن پہ عاشق تھا ۔ جب وہ حکمت الٰہی کے تحت کہیں غائب ہو گئے ، بادشاہ اُن کے فراق میں بے تاب ہو گیا ۔ اعلان کیا ، جو مجھ کو میرے دوست حضرت نبی یونس علیہ السلام کی خبر دے ، میں اُسے اپنی بادشاہی دے کر فقیرانہ زندگی اختیار کر لوں ۔ اگر کوئی غلط خبر دے میں اُس کا سر قلم کر دوں ؛ پھر اُنھوں نے چاندی کی ایک گھنٹی بنوائی ، کہ جس دن مجھے میرے دوست کا پتہ چلا اس گھنٹی پہ ہتھا کر لاؤں گا ۔

جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے اور واپس وطن آنے لگے تو راستہ میں ایک گڈریے سے کہا کہ جا کر جا بجئی جا، اور بادشاہ کو خبر دے، کہ نبی یونس علیہ السلام آگیا ہے۔

گڈریے نے کہا، توبہ توبہ! اُس نے تو اعلان کر رکھا ہے کہ جو مجھے غلط خبر دے میں اُس کا سر قلم کر دوں گا۔ آپ مجھے ثابت کریں کہ آپ ہی نبی یونس ؑ ہیں۔

آپ نے فرمایا، تُو مجھ سے کس قسم کا ثبوت چاہتا ہے؟

اُس نے کہا۔ میری بکریاں اب دُودھ نہیں دیتیں۔

آپ نے ایک بکری کے بدن پہ دستِ مبارک پھیرا۔ بکری کے تھن دُودھ سے بھر گئے۔ گڈریے نے عرض کی، بے شک آپ نبی یونس علیہ السلام ہیں۔ ڈھانگی پھینک دوڑتا ہوا شہر پہنچا۔ اور بادشاہ کو مژدہ جانفزا سُنایا۔

بادشاہ نے خوشخبری سُنی تو فرمایا؛

اگر واقعی وہ میرے دوست حضرت نبی یونس علیہ السلام ہوئے، تو آج سے یہ تخت تیرا ہوگا۔

بادشاہ کے دل کی مُرجھائی ہوئی کلی کھل اُٹھی۔ اور چاندی کی بگھی پہ بیٹھ کر اپنے دوست کے استقبال کو چل دیا۔

حضرت نبی یونس علیہ السلام

بگھی پہ بیٹھنے لگے تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے

عرض کی :
اللہ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام پہ زینت کو حرام فرما رکھا ہے۔ آپ تو اس پہ نہیں بیٹھنا۔ پیدل چل کر جائیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین
وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۵۳

انسان کے سوا تمام جانور قدرتی نظام کے تحت اور انسان اپنی خواہش کے تحت جنسیات میں مصروف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ انسان اپنی صحت قائم نہیں رکھ سکتا، مختلف امراض و عوارض کا شکار رہتا ہے۔

اگر انسان اپنے خون کے جوہر کی حفاظت کرے، محتاط رہے، حد سے تجاوز نہ کرے، تو دل و دماغ وغیرہ اعضائے رئیسہ و شریفہ توانا و تندرست رہیں۔ ماشاء اللہ :

نور نو منتقل دل و دماغ میں آئے، رنگا رنگ کے رنگ لائے۔

نافعتہ الانسان ایجادات کا موجد بنائے اور حقیقی مدت کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، اس کا کوئی عضو بے کار نہ ہو۔

ماشاء اللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین
وَاللّٰهُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۱۵۴

الحمد یا زین السمٰوٰتِ والارض

زمین کا کوئی خطہ ایسا نہیں، بالشت بھر بھی نہیں، جو کسی نہ کسی معرف زینت سے مزین اور تسبیح و تحمید میں مصروف نہ ہو۔ اسی طرح بعض خطوں کو بعض خطوں پہ حیوانات و نباتات و معدنیات و جمادات کی بدولت فوقیت نہ بخشی ہو۔

انمول چیزوں کو نایاب مقامات پہ رکھا۔ بعض ایسی بھی ہیں، جن کی جستجو میں عمریں گذریں۔

پہاڑ کی چوٹی کے دامن کو ایسی ایسی بوٹیوں سے مزین فرمایا اور لعل و جواہر کو سمندر کی تہہ میں کہیں ہاتھی، کہیں شیر، کہیں چیتے، کہیں ریچھ، کہیں بھیڑیے، کہیں گینڈے، کہیں گورخر۔ کہیں مور، کہیں مرگ۔ کہیں خرگوش، کہیں سانپ، کہیں اژدھے۔

اسی طرح

کہیں زعفران، کہیں کستوری، کہیں کھجور، کہیں ناریل۔ کہیں سیب، کہیں ناشپاتی۔

اللہ! اللہ! رنگا رنگ کی مخلوق سے دُنیا کے چپے چپے کو اہمیت بخشی ہوئی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۵۵

دیدار

فقر کا حبیب ، عشق کا طبیب ، اور حسن کا نصیب ہے ۔
دیدار ۔ آنکھ کی معراج ، دل کا قرار اور رُوح کی پرواز ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۵۶

دِل :

نماز سے شاد ، قرآن سے آباد ، عشق سے زندہ ، اور فقر کی صحبت سے روشن ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۵۷

بچوں کی اپنی کوئی زندگی نہیں ہوتی ۔
جھڑک دیا ، رو پڑے ـــــــــــ دلاسا دیا ، ہنس پڑے ۔

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۵۸

عدل کی میزان میں کون پُورا اُتر سکتا ہے؟
فضل سے جنت ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۵۹

کُل کائنات کی قوتیں مل کر میرے اللہ کے سامنے ایک کیڑی کی ٹانگ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتیں۔

سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الْکَبِیْرِ
سُبْحَانَ الْقَوِیِّ الْعَزِیْزِ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۶۰

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو

نمرود کی چِخہ میں ، حضرت مُوسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو

طور پہ، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں معراج ہُوا۔

اور جس بھی مومن کو کبھی معراج ہُوا، نماز ہی میں ہُوا۔ ماشاءاللہ!

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۱۴۶۱

جو بھی تیری یاد میں مصروف ہوتا ہے، پیشِ نظر، یا پسِ پُشت، کوئی مطلب لے کر ہوتا ہے۔

اللہ کرے: تیرا دل مطلب سے خالی ہو۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۱۴۶۲

تجھ سے مجھ کو کہیں جلدی ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۶۳

ظاہر اُن ہی کے نُور کا ظہور ہے
باطن کے تمام مدارج الف تا یٰ اُن ہی کے فیض سے جاری ہیں ۔ جس نے جو دیکھا ۔ جب دیکھا ۔
رِدائے نبوت ہی میں سے جھانک کر دیکھا
بلاواسطہ تو کوئی سورج گرہن کو بھی دیکھنے کا متحمل نہیں ہو سکتا :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۶۴

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی ، پکّی اور اُونچی محبت کی تپش سے مُردہ دل زندہ ہو جاتا ہے ، کسی اور عمل سے نہیں ۔ اور دل کی دُنیا کا ۔ یہ ازلی و ابدی دستور ہے ! ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۶۵

آپ دیکھتے نہیں :
مُرغی کے پَروں کی تپش سے انڈے میں بچّہ بنتا ہے ۔ اور

مُرغی کا انڈوں پہ بیٹھنا ۔۔ مرغی کی مرضی پہ موقوف ہوتا ہے ، انڈے کی فرمائش پہ نہیں ۔ ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴/۱۶۶

خاموشی :

طریقت کا اوّلین ، اہم ترین ، بلند ترین اور مقبول ترین مقام ہے ۔۔ کسی کا خاموش رہنا اور خاموشی پہ ثابت قدم رہنا عنایتِ الٰہی پہ موقوف ہے ، کوشش پہ نہیں !

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مرد کا خاموش رہنا اور خاموشی پہ ثابت قدم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے "

نیز فرمایا :

"خاموشی دانائی کی جڑ ہے "

نیز فرمایا :

"خاموشی اُونچے درجہ کی عبادت ہے "

نیز فرمایا :

"عبادت کے دس (۱۰) حصے ہیں ۔ نو توصرف خاموشی

میں ہیں اور دسواں حلال روزی کما کر کھانا۔"

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۶۷

بیڑی کا صحیح سلامت ساحل پہ لگنا۔ فضل پہ موقوف ہے
عمل پہ نہیں!
اگرچہ عمل فضل ہی کا ظل ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۶۸
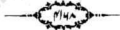
درخت کا ظاہر: — برگ و بر — اور باطن: —
اللہ اللہ! باز، اُلّو، طوطے، گلہری، چوہے اور سانپ کا مسکن۔
گویا درخت کا ظاہر تنا اور باطن پرند و خزند کی دُنیا کا ایک شہر!
اِسی طرح ہر بشر کے کا تن۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۶۹

انتہائی تجسس کا انتہائی انعام ہوتا ہے ۔
اگر چاند پہ پہنچ کر بھی بے ایمان ہی لوٹتے ، چاند کے شایانِ شان نہ تھا ۔
چاند پہ قدم رکھنے والے کو اللہ نے ایسا ایمان بخشا : اللہ کرے سارے ہی ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لے ! ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۱۷۰

اے ہمنشیں !

اچھی طرح ذہن نشین کر ؛
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی اصل ہے ۔
نیز فَاعلَم ؛

مُحبت کے قرب کے مدارج ایک سے نہیں ہوتے ،
ذرہ بہ ذرہ ہوتے ہیں اور نوع بہ نوع ہوتے ہیں ۔
جامیؒ و عامی میں مشرق و مغرب سا فرق ہوتا ہے ۔

اُسیں بیں کا نہیں ــــــ مشرق و مغرب کا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۷

حضرت زُہد الانبیاء فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ العزیز

نے فرمایا اور کیا خوب فرمایا گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا :

اپنی دُھنیا دُھن رے دُھنیا
پرائی دُھنی میں پاپ نہ پُن رے
تیری رُوئی میں پانچ بنولے
پہلے اُن کو چُن رے
تار نفس کی خوب کھینچ کر
پھر یہ دُھنکی باجے دُھن رے
فرید اگر چاہے تو وصل خدا
آنکھ کان مکھ بند کر
پھر سُن رے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۷۲

دارُالحکمت المعروف بہ دارُالشفاء
کا
مقبولُ الحکمت اُصول و معمول

"ہر وقت ایک نہ ایک دوا زیرِ ساز رہے"

یہ جوشِ عمل!
تیرے سینے میں سوئی ہوئی حکمت کو جگا دے۔
طِب کی دُنیا پہ جو جمود طاری ہے، اسے جلا دے اور اللہ اپنے فضل و کرم سے حکمت کی برکت کو حرکت میں لا دے! یاحیّ یاقیوم آمین!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۱۷۳

مؤکّل کی تلاش میں وقت نہ کھو، متوکّل بن، مؤکّل متوکّل کا چوکیدار ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۴۱۷۴

ایک رند ایک دَر پہ رُکا ——— اِدھر اُدھر دیکھا ——— صدا بلند کی ، کوئی جواب نہ پاکر دُعائے خیر کی اور چل دیا ۔

اور یہ رِندوں کی دُنیا کا وہ دستور ہے ، جو اَزل تا اَبد کبھی نہ بدلا ۔

بادشاھو !

نفیر سارے گداگر ہی نہیں ، غیور بھی ہوتے ہیں : انتہا درجے کے غیوّر : اہلِ کرم کے دَر پہ آئے ۔ صدا کی ، تھوڑی دیر رُکے ، کچھ ملا نہ ملا ، دُعا دیتے ہوئے چل دیے حتیٰ کہ اہلِ کرم کو ان کے پیچھے بھاگنا پڑا ——— مگر وہ تو کب کے جا چکے ! ——— اب انھیں کہاں ڈھونڈیں ، کہاں پائیں ، کیسے ملیں ، کیسے منائیں !

یہ سوچ کر نادم ہُوا ، تلملایا ، پچھتایا ——— بصد حسرت و افسوس کہا ، کہ ——— اللہ نے مجھے کیا کچھ نہیں دیا ——— اسے دینے سے کیا کمی آتی ——— اے کاش ، غفلت نے مجھے اتنا بے حس نہ کیا ہوتا ——— اے کاش ! اے کاش ! اے کاش !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۴۱۵

حضرت فریدالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ

زُمرۂ فُقرا میں شُمار ہونے سے پہلے علاقے کے نامی عطّار تھے ، دُکان پر ہر وقت گاہکوں کا جمگھٹا رہتا ۔ ایک صُبح اپنی دُکان سجانے میں مصُروف تھے کہ اللہ کے ایک فقیر نے صدا دی ؛

شَیئًا لِلّٰہِ !

اُنہوں نے سُنی اَن سُنی کر دی ـــــــــ فقیر نے پھر کہا ؛

شَیئًا لِلّٰہِ !

اُنہوں نے پھر توجہ نہ کی ۔ اپنے شُغل میں مشغول رہے ۔ فقیر نے تیسری بار کہا ؛

شَیئًا لِلّٰہِ !

اُنہوں نے پھر کوئی دھیان نہ دیا ۔ اپنی لگن میں مگن رہے ۔

فقیر بولا ؛

اللہ اللہ ! اتنی مصروفیت ؛ نہ جانے تم کیسے مروگے ؟

یہ سُن کر عطّار چونکے ۔ جھنجھلا کر بولے ؛

" جیسے تو مَرے گا "

اِس پہ اُس پیرِ رِندانہ جوش کا غلبہ ہُوا ۔ فرمایا ؛

تجھے میری طرح مرنا آتا ہے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لے میں جا رہا ہُوں !

یہ کہا اور زمین پر لیٹ گیا۔ پیالہ سرہانے رکھا، چادر اوڑھی، اللّٰہُ اکبر کا نعرہ بلند کیا، اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئی۔

فقیر کی یہ ادا عطار کو لے ڈوبی ——— اوپر کا سانس اوپر، تلے کا تلے رہ گیا ——— سکتے میں آ گئے۔ ذرا سنبھلے ——— تو چھت پر کھڑے ہو کر آواز بلند کی:

"اے اہلِ شہر! جو شخص جو چاہے میری دکان سے لوٹ لے! میری طرف سے عام اجازت ہے!

وہیں کھڑے کھڑے سب کچھ لٹا دیا۔ تیس بتیس سال کعبۃ اللہ میں معتکف رہے اور اپنی تصنیف لطیف "منطق الطیر" لکھی، جو اہلِ دل کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۱۷۶

اللہ کے فقیروں کی صدا ——— اپنے لیے نہیں ——— اللہ کی محتاج مخلوق کے لیے ہوتی ہے:

صدا تو کجا، ان کا کوئی بھی فعل ——— اپنے لیے نہیں ہوتا ——— بلکہ دوسروں کے لیے ہوتا ہے، حتّٰی کہ جینا مرنا بھی ———

سائل کو حقیر مت جان : سائل کے سوال ہی سے ــــ "کرم" کریم ہے۔
گدا کی صدا ہی سے اہلِ سخا ہے۔
اہلِ جُود کا وجُود فقرا کے دَم سے ہے۔ مانگنے والے ہی نہ ہوں تو دینے والوں کے دَر پہ کیا رونق ؟ سنّاٹا چھایا رہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۷۷

اگر تجھے فقر کی کوئی پرواہ نہیں، تو اُسے تیری بالکل ہی نہیں :
وہ تیرے دَر سے نہیں، تو اُسے لٹا کر پچھتائے گا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۷۸

کیا ــــ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ
تیری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں ؟

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۷۹

اس میں قطعی مبالغہ نہیں، حقیقت ہے کہ تُو منزل پہ نہیں، منزل تجھ پہ سوار ہے ــــ تجھ پہ ہی نہیں تیرے جیسے ہر کسی پہ ــــ تُو ہی بتا،
اس حال میں تُو یا کوئی اور کس مقام پہ ــــ اور کیسے پہنچے؟ ــــ
ــــ تُو اپنی منزل پہ ایسے سوار ہو، جیسے شاہسوار تازی پہ: ــــ
اے میرے نوجوان:
تیرا تازی نعل بجائے ــــ ہنہنائے ــــ سُموں سے دُھول اُڑائے ــــ تیری رانوں کے نیچے سے نکل نکل جائے ــــ
بے تابیاں دکھائے، اور تُو اس کی پیٹھ پہ مضبوطی سے جما رہے ــــ باگ پہ گرفت، حواس پہ قابو رکھے۔ ہر لمحے مقابلے کے لیے بلاوے کا منتظر رہے ــــ اشارہ پاتے ہی ہَرا ہَر جائے اور جان لڑا دے
یہ ہے کھیل، یہ ہے گھوڑ دوڑ، یہ ہے منظر، قابلِ دید و داد ــــ لائقِ تحسین و آفرین ــــ رشک و تقلید کا سزاوار ــــ ہر کسی کے لیے حیرت انگیز ــــ ولولہ خیز معیار ــــ

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۸۰

شریعت سہل ترین منزل ہے۔

ہر عُمر کا آدمی، عالم ہو یا جاہل، اِسے اپنا سکتا ہے۔ جو اُصول ہر کسی پہ لاگو ہو ــــــ عربی پہ، عجمی پہ ــــــ گورے پہ، کالے پہ ــــــ امیر پہ، غریب پہ ــــــ عورت پہ، مرد پہ ــــــ شرقی پہ، غربی پہ، ــــــ عالم پہ، عامی پہ ــــــ وہ اُصول اتنا سہل ہونا چاہیے کہ ہر کوئی اِس پہ عمل کر سکے ــــــ جو اُصول ہر زمانے کے لیے ہو، اِس میں اتنی آسانی ہونی چاہیے کہ وہ ہر زمانے کے لوگوں کی فطرت سے مناسبت رکھتا ہو۔ اِس پہ عمل کسی بھی دَور میں ناممکن نظر نہ آئے ــــــ شریعت کا ہر اُصول ہر کسی کے لیے ہے، اور ہر زمانے کے لیے ہے اِس لیے سادہ ہے اور قابلِ عمل بھی، شرعی احکام میں نہ اتنی پیچیدگی ہے اور نہ بے جا سختی، کہ ایک عام آدمی اِس کا متحمل ہی نہ ہو سکے ــــــ یہ سختی جو ہمیں نظر آتی ہے، ہماری اپنی پیدا کردہ ہے اور اِس کا بڑا سبب ہمارا شریعت کے احکام کو چھوڑ کر نفلی بحثوں میں اُلجھنا ہے ــــــ ہم شریعت کے سادہ احکام پر تو عمل نہیں کرتے ــــــ مثلاً یہ کہ جھوٹ نہ بولیں، کسی کی غیبت نہ کریں۔ حسد سے بچیں ــــــ دُوسروں کی عیب جوئی کی بجائے پردہ پوشی کریں۔ مخلوق کی خدمت میں خالق کی رضا تلاش کریں ــــــ ہم ان اُمور پہ عمل کی بجائے دُور اَز کار نظریات میں اُلجھے رہتے ہیں اور جُوں جُوں اِس سمت میں آگے بڑھتے ہیں، دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔

اللہ کے بندو! ــــــ غیر ضروری اُمور میں مصروف رہ کر ضروری اُمور سے

غفلت نہ کرو ـــــ جو ضروری تھا ، بتلایا جا چکا ـــــ ایک بار نہیں ، بار بار ! آسان ترین الفاظ میں ـ دل نشیں انداز میں ـ مثالیں دے دے کر ہمیں سمجھایا گیا ـــــ کیا سُنّتِ مُطہرہ کا عملی نمونہ ہمارے لیے کافی نہیں ؟ آسان راہ چھوڑ کر مُشکل رستہ کیوں اپنایا جائے ؟

دین میں ہماری خود ساختہ سختی ہم پہ غالب آ رہی ہے ! ایسی غالب، کہ ہم ضروری احکام کی تعمیل سے بھی عاجز آ رہے ہیں ـــــ ظاہری احکام کی پابندی کرو ، اور فلسفیانہ موشگافیوں سے بچو ! ـــــ جو ظاہری احکام پہ کاربند نہیں ہو سکتا ، باطنی احکام کا کیسے متحمل ہو سکتا ہے ؟

پہلا قدم اَمر و نہی کا پابند ہونا ہے ـ

اور اَمر و نہی واضح ہیں ـــــ نیکی کی کوئی بات ایسی نہیں جس کا حکم نہ دیا گیا ہو ؛ کوئی بُرائی ایسی نہیں ، جس سے روکا نہ گیا ہو ! ـــــ

ہم نیکی کرتے نہیں ، بُرائی سے رُکتے نہیں ـ بس بیٹھے ہیں ، بات چیت شروع ہے ، فلسفے کا دَور چل رہا ہے ـــــ تبادلۂ خیالات ہو رہا ہے ـ حُکم پہ عمل نہیں ، حُکم کی حکمت پہ سَر دُھنا جا رہا ہے : ہر اہم بات ، باتوں کی نذر ہو رہی ہے ـ حیات و ممات کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ، جو تبصرے کی زَد سے باہر ہو ـــــ اور یُوں بیٹھے بٹھائے محض باتوں کے زور سے گویا ہر مسئلہ حل ہو رہا ہے ، ہر عُقدہ کُھل رہا ہے اور اس شغل میں یُوں مشغول ہیں ، جیسے کولھو کا بیل ـــــ جو سینکڑوں چکر کاٹتا ہے ، اور سمجھتا ہے ، کہ میں نے بہت فاصلہ طے کر لیا ـــــ

مگر ہوتا وہیں ہے جہاں سے چلا تھا :

میرے محترم !
پہلے بھی کئی بار لکھا جا چکا ہے ـــــــ کہ محض باتوں سے کوئی بات نہیں بنتی ۔ باتیں انسان کو کہیں نہیں پہنچا سکتیں : دین میں جہاں عالم کے فضائل بیان کیے گئے ہیں ، وہاں اس سے مراد وہ عالم ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے ۔
اگر عمل نہیں ، تو کیا ہمارا علم اور کیا ہمارا عرفان :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۸

کل کی فکر مت کر !
کل کا کیا پتہ ؛ کسے پتہ ؟
کل آئے گا تو اپنے متعلقات لے کر آئے گا :
آج ، کل سے اہم ہے ۔
اگر آج نہیں تو کل کہاں !
آج : تیرے ہاتھ میں ہے ، کل یہی تیری دسترس سے باہر :
آج کو نظر انداز نہ کر !
کل یہی آج ـــــــ کل ہے ۔

بس لمحوں کی دیر ہے ، گزر گئے ، سو گزر گئے ۔

روکو گے ـــــــــ رُکیں گے نہیں :

بلاؤ گے ـــــــــ آئیں گے نہیں :

پچھتاؤ گے ـــــــــ سُنیں گے نہیں :

تب پچھتانا کس کام کا ؛

آج سوچو : اب سوچو : ابھی سوچو :

صرف سوچو ہی نہیں :

سوچتے ہی نہ رہو ـــــــــ کر گزرو :

آج ـــــ کل کی بُنیاد ہے ۔

بُنیاد پہلے ـــــــــ در و دیوار پیچھے

بُنیاد ہی نہیں ، تو عمارت کہاں ؟

بُنیاد بودی ـــــــــ عمارت بے اعتبار

بُنیاد اچھی ـــــــــ عمارت جاندار

بُنیاد ٹیڑھی ـــــــــ عمارت ناپائیدار

بُنیاد سیدھی ـــــــــ عمارت اُستوار

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

﴿۱۸۴﴾

حضرت بندگی صاحب قدس سرہ العزیز

مادر زاد ولی تھے، پندرہ پاروں کے حافظ بھی تھے، آپ کا مزار حضرت خواجہ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے پاس، سڑک کی دوسری جانب مرجع خلائق ہے!

آپ کے سجادہ نشینوں میں سے ایک صاحب کا صاحبزادہ بالکل ہی "صاحب" بن گیا۔ سارا سارا دن فضولیات و واہیات میں صرف کر دیتا۔ کبھی سیر پہ ہے، کبھی شکار پہ ـــــ کبھی اِدھر کبھی اُدھر ـــــ حضرت صاحب اللہ کے مقبول بندوں میں سے تھے بیٹے کا یہ حال دیکھا تو متفکر ہوئے۔ سوچ سوچ کر اور خوب سوچ کر اس سے کہا ـــــ اب تم تایا صاحب کی خدمت میں حاضری دو وہ بھی ماشاء اللہ اپنے وقت کے ایک خاص بندے تھے ـــــ صاحبزادہ صاحب خوب بن ٹھن کر، سج دھج سے، کرّ و فر کے ساتھ وہاں پہنچے؛ حضرت تایا جی بھتیجے کو دیکھ کر مسکرائے۔ اُٹھے، آگے بڑھے، خوب سینے سے لگایا، عزت سے مسند پہ بٹھایا، اور خدام کو حکم دیا، کہ چلو فلاں؛ پانی گرم کرو۔ فلاں! ہاتھ منہ دھلواؤ، کھانا تیار کرو، بہترین کھانا، مرغ ذبح کر لو، عمدہ بستر لگاؤ، وغیرہ وغیرہ۔

صاحبزادہ اس پُرتپاک استقبال پہ اور بھی "موۃ" ہو گیا۔ کھانے پینے سے فارغ ہو کر بستر پر دراز ہو گیا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ جب رات کے نو بجے، تایا صاحب اُٹھے، اور صاحبزادہ کا کورس شروع ہو گیا۔

"ابے اُٹھ کمینے کہیں کے، کیا مزے سے خراٹے لے رہا ہے جاؤ بھینس کو پانی پلا کر لاؤ ——— اور دیکھو! اگر بھینس نے پیشاب گوبر وغیرہ کیا ہو، تو پہلے وہ اُٹھاؤ، جگہ صاف کرو، اس پہ خشک مٹی وغیرہ بچھاؤ، جلدی کرو جلدی"!

یہ سنتے ہی صاحبزادہ صاحب کے ہوش ٹھکانے آگئے، سمجھ گئے کہ کہاں آ پھنسے ——— تین بٹا چار اصلاح اُسی وقت ہو گئی۔

تایا صاحب نے رات بھر اُسے کسی نہ کسی کام میں مشغول رکھا، کبھی کہتے، پانی گرم کرو، کبھی کہتے، جھاڑو دو! اور ساتھ ساتھ نرم گرم ——— بعض گرم ترین ارشادات سے تواضع بھی کرتے رہے، اور اس حال میں اُسے تین ماہ رکھا ——— پھر ساری عمر آپ اس تربیت گاہ کے مداح رہے ——— فرماتے:

"اگر میں ستر سال مکے میں معتکف رہتا، میری یہ اصلاح، جو تین ماہ میں ہوئی، نا ممکن تھی"!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۸۳

ناسُور ـــــ والے سے دُور نہیں ہوتا ـــــ ہو ہی نہیں سکتا :
جرّاح کی نشتر زنی ظُلم نہیں ـــــ اِحسان ہے : ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۸۴

بِالآخر عقل و علم سے باہر آ کر دیکھ ! ـــــ
ہر شئے (میں) اللّٰہ ہے :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۱۸۵

میرے ایک دوست نے مقالاتِ حکمت میں سے حضرت سُلطان ابراھیم آدھم قدس سرّہُ العزیز کا قصہ پڑھا، اُس نے مجھ سے فرمائش کی، کہ اسے ایک بار پھر لکھیں :

سُنیے :

کسی مطلق العنان بادشاہ کا یک دم فقیر ہو جانا غیر معمولی ہی نہیں، اہم ترین اُمور میں سے ہے ۔

حضرت ابراہیم اَدہم رحمۃ اللہ علیہ بلخ کے بادشاہ تھے۔ چالیس شہزادے آپ کے زیرِ نگیں تھے۔ اللہ سبحانہ نے انہیں اپنے لیے، بالکل ہی اپنے لیے پیدا کیا ہوا تھا ــــــ عین عالمِ شباب میں آپ سلطنت سے دست بردار ہو کر تن تنہا خالی ہاتھ فقیرانہ راہ میں جنگل کو چلے ــــــ دنیا سے متنفر ہونے کی بنا آپ کو پیش آنے والے کئی واقعات ہیں :

ایک دن آپ شکار کھیل رہے تھے کہ جنگل میں ایک آدمی کو دیکھا جو رسّیوں سے بندھا پڑا تھا۔ اتنے میں ایک کوا آیا اور عمدہ لذیذ لقمہ جیسے وہ اپنے گھر میں کھایا کرتا تھا، اپنی چونچ سے نکال کر اس کے منہ میں ڈال گیا آپ نے اسے پوچھا ــــــ اس نے کہا، کہ وہ تاجر تھا۔ ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور اسے رسیوں سے باندھ جکڑ کر یہاں پھینک گئے۔ ایک کوا اس دن سے روز آتا ہے، اور مجھے میری پسند کا کھانا کھلا جاتا ہے

ایک اور واقعہ :

ایک دن ایک جنگل میں شکار کھیلنے گئے وہاں ایک پرانا قلعہ نظر پڑا۔ اس میں داخل ہوئے تو دیکھا، ایک جگہ سے فرش کی اینٹیں اکھڑی پڑی ہیں، جب غور سے دیکھا تو وہاں ایک دفینہ تھا، وزیر کو حکم دیا ــــــ ادھر اُدھر دیکھو، کوئی بندہ ہو تو اسے بلا لاؤ، وزیر نے دیکھا، ایک بوڑھا لکڑہارا جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا تھا اسے آواز دی کہ "بابا ! ذرا ادھر آنا، بادشاہ سلامت تجھے یاد فرماتے ہیں "

یہ سنتے ہی بابا لکڑہارا وزیر کے ساتھ ہولیا اور بادشاہ کی خدمت

میں پہنچ کر آداب بجا لایا، سلطان ابراہیم ادھمؒ بولے۔ "اے بابا! یہ ایک بیش قیمت خزانہ ہے اسے اٹھا کر گھرلے جا اور مزے سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کر، تیری پشتوں تک ختم نہیں ہونے کی"!

وہ بوڑھا لکڑہارا بادشاہ سلامت کا فرمان سن کر مسکرایا، اور بولا،

"بادشاہ سلامت! جان کی امان پاؤں تو عرض کروں" ——— فرمایا، ہاں کہو!

بوڑھا لکڑہارا بولا۔ "جہاں پناہ: اس نامراد دفینے کو تو میں بچپن سے دیکھتا چلا آرہا ہوں، لیکن اسے لینا تو کہاں، میں نے آج تک دیکھنا بھی پسند نہیں کیا۔ یہاں تک کہ میں اس پر تھوکتا بھی نہیں، ایسے خزانوں کی مجھ ایسے لکڑہاروں کو نہیں، بادشاہوں کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اسے آپ ہی لے جائیں"۔

یہ سنتے ہی سلطان ابراہیم ادھمؒ کے پاؤں تلے سے گویا زمین سرک گئی، شرم کے مارے آنکھیں جھک گئیں، ندامت میں ڈوب گیا، پانی پانی ہوگیا۔ اقلیمِ قلبوت کا گنبد ہل گیا۔ درو دیوار لرزنے لگے۔

شاہی قبا وہیں کھڑے کھڑے ٹکڑے ٹکڑے گدڑی بن گئی، اور تاجِ شاہی کلاہِ فقر میں تبدیل ہوگئی، کہ ——— ایک لکڑہارا بازی لے گیا۔

مجھ کو سرِ میدان ہرا گیا! ——— ہائے ہائے!

گویا محلات تک پہنچتے پہنچتے فقر و فنا کی جملہ منازل الف تا یے طے ہوئیں! ماشاء اللہ!

آپ چلتے جاتے اور کہتے جاتے ــــــ " ایسی بادشاہت کی ایسی تیسی !
وہ تھا بادشاہ :

جب آپ تمام تعلقات و معاملات و حاجات سے کلیتً دست بردار ہو کر اور شاہی محلات کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ کر اللہ کی راہ میں نکلے، آپ کے دل میں خیال آیا۔ پانی پینے کے لیے ایک پیالہ اور سونے کے لیے ایک تکیہ ساتھ لیتے چلیں۔ چنانچہ آپ نے ایک پیالہ اور تکیہ لیا اور اپنا سفر شروع کر دیا۔ ابھی تھوڑی دور گئے تھے کہ دیکھا، ایک آدمی کھال کے کنارے بیٹھا دونوں ہاتھوں سے چلو بنا کر پانی پی رہا ہے، آپ نے پیالہ وہیں پھینک دیا۔ ذرا اور آگے گئے تو ایک آدمی کو سر کے نیچے مٹی کا ڈھیلہ رکھے سوتے دیکھا ــــ تکیہ بھی وہیں پھینک دیا۔

سورج غروب ہونے کو تھا، آپ کے دل میں خیال آیا۔ رات کہاں کٹے گی اور کیسے کاٹوں گا ؟ کہ ایک جگہ سے دھواں اُٹھتا دکھائی دیا آپ نے سمجھا، کوئی آبادی ہوگی، وہاں رہ لوں گا۔ وہاں پہنچے، تو دیکھا، ایک فقیر دھونی رمائے بیٹھا ہے۔ سلطان ابراہیم ادھمؒ قریب پہنچے، سلام کیا اور عرض کی۔ " بابا ! کیا آج کی رات، میں یہاں آپ کے پاس بسر کر سکتا ہوں؟ "
اُس فقیر نے سوچا، مجھے یہاں روز دو روٹیاں ملتی ہیں۔ اگر یہ شخص یہاں رہتا ہے تو ایک اسے دینا پڑے گی ! ــــــ جواب دیا ــــــ "جاؤ بھئی، یہاں کسی دوسرے کو رہنے کی اجازت نہیں "

یہ جواب سُن کر آپ وہاں سے چل پڑے، اور قریب ہی ایک

درخت کے نیچے ڈیرے ڈال دیے، رات ہوئی تو ایک نورانی صورت شخص شاہی دسترخوان لیے حاضر ہوا، جس پہ انواع و اقسام کے کھانے چُنے ہوئے تھے۔ آپ نے دیکھا۔ فرمایا:

مجھے آج کھانے کی مطلق ضرورت نہیں۔ البتہ جاؤ، یہ کھانا اس فقیر کو دے آؤ۔

اُدھر اس فقیر کا کھانا بھی پہنچ چکا تھا، ــــــ دو روٹی اور پیاز کا ایک گنڈا ــــــ جب یہ دونوں دسترخوان فقیر کے سامنے پہنچے تو تملا اُٹھا کہ "وہ کل کا فقیر۔ اس کے لیے یہ پُرتکلف دسترخوان، اور میں بارہ سال سے ترکِ علائق کیے بیٹھا ہوں، میرے لیے دو روٹی اور ایک گنڈا"!

ہاتف سے حکم ہوا،

اس کا کُھرپہ، کُدال اور ترنگڑ حاضر کرو، اور کہو۔ "کہ تُو نے ہمارے عشق میں یہی کچھ چھوڑا تھا، ــــــ لو اور جاؤ"

اور اُس نے بلخ و بخارا کی سلطنت! ــــــ یہ آج میرا مہمان ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے مہمان کو، جیسا کھانا یہ میری راہ میں نکلنے سے پہلے شاہی محلات میں کھاتا تھا، اس سے کم درجہ کا دُوں۔

اس سے آگے آپ کی فقیرانہ زندگی کی منزل شروع ہوئی اور آپ سلسلۂ چشتیہ کے معروف خانوادہ سے ہیں۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۸۶

حال ، ماضی کا شاہد ہے ـــــــ جو چیز ماضی میں تھی ، حال میں بھی ہے اگر حال میں نہیں تو ماضی میں بھی نہ تھی ، جس نے ماضی کو دیکھنا ہے ، حال کو دیکھے ، حال کو ماضی پہ فوقیت حاصل ہے ۔

آپ کے خاندان کے ایک چشم و چراغ ہر سال پیرانِ کلیئر شریف تشریف لاتے اور دو تین ماہ قیام فرماتے ۔ آپ کو کئی ناموں سے پکارا جاتا ۔ کوئی کہتا "بلخی بابا" ۔ کوئی کہتا "حاجی ملنگ"

پچاس سال گزرے ، آپ کی عمر سو سال کے لگ بھگ تھی ۔ گویا سوا سو سال پہلے آپ اپنے وطن بلخ بخارا کی حکومت کے ایک ممتاز ترین اہلکار تھے ۔ آپ کے ہاں دو حرم شریف تھے ـــــــ جوانی کا عالم زندگی کا بہترین سرمایہ ہوتا ہے ـــــــ جب آپ پہ اللہ کی رحمت نازل ہوئی آپ اپنے منصب سے مستعفی ہو گئے ۔ اندرونِ خانہ ازواج محترمین سے پوچھا "کہ کیا وہ انہیں اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے بخوشی اجازت دیتی ہیں؟" انہوں نے کیا کہنا تھا ۔ اپنے جملہ حقوق بخش کر فارغ فرمایا ۔ پھر آپ نے اپنے آبار کے نمونے کو زندہ فرمایا اور توکلت علی اللہ پیدل چل کر کعبۃ اللہ کے حج کو روانہ ہوئے ۔ پھر کبھی گھر نہیں لوٹے ۔

آپ بارہ سال جذب میں رہے ، بارہ سال بوریا پہنا اور بارہ سال کمبل ، جب کلیئر میں آئے مخمل میں ملبوس تھے ۔

ایک گرانڈیل سو سالہ بزرگ ، شاہانہ تمکنت کے پردوں میں مستور :

انداز ___ آبائی خسروانہ تمکنت کے مظہر ، قد ___ دراز
صورت ___ وجیہ و پُروقار ___ ، رنگت ___ سرخ و سفید
چہرے پہ ہمیشہ مسکراہٹ ___ ، نظر بھر کے دیکھنا مشکل
پیشانی پہ پُرسکون نورانیت ___ ، نگاہوں میں پُرکشش چمک
شخصیت ___ دلکش ، سراپا ___ دل نشیں
ہمیشہ کسی لگن میں مگن ۔
بیٹھتے تو ایک انداز کے ساتھ ، چلتے تو ایک وقار کے ساتھ
بولتے کم مگر پُراز حکمت ___ آواز میں دبدبہ ___
لہجہ سادہ ، مخصوص اور دلنشیں ___ تکیہ کلام ___ "اللہ بادشاہ ہے"
ان کی مجلس کا کیف ناقابلِ بیان ___ غرض جلال و جمال کا حسین امتزاج
عجز و بے نیازی کا نادر مرقع ___ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے ،
ذرّہ بھر عار نہ سمجھتے ___ اپنا لباس خود دھوتے ، اس کی مرمت
بھی خود کرتے ___ شام کو سیر پہ جاتے ___
اپنی ضرورت کے لیے بالن خود چُن لاتے ، اٹھاکر بھی خود ہی لاتے ۔
اپنے دستِ مبارک سے مٹی کی ایک چھوٹی سی انگیٹھی بناتے ، اُسی پہ کھانا
پکاتے ، اُسی پہ چائے ، ___ برتن خود دھوتے ___
شام کے وقت کوئی نہ کوئی دانشور ضرور حاضر ہوتا ، بچی ہوئی روٹی
کا ایک سوکھا ٹکڑا اُٹھا کر اس کی طرف تبرکاً پھینک دیتے ۔
ایک نے بتایا ___ کہ اسے چار سال آپ کی محبت و خدمت

کا شرف حاصل رہا۔

حاضری روز ہوتی۔

روز ایک نہ ایک فیض سے مشرف فرما کر واپس پھیرتے۔

جب وہ انہیں ملنے جاتا، رستے میں جو جو خیالات اس کے دل میں آتے ملتے ہی فرماتے: "تم بچے ہو، میری بابت کچھ مت سوچا کرو۔"

جب کبھی رات رہنے کا شرف حاصل ہوتا، پوچھتے: "تمہارے وطن میں صبح مہمان کی خاطر مدارات کس چیز سے کرتے ہیں؟" وہ جو بتاتا، اس کے لیے وہی کچھ تیار کرتے۔

ایک دن ایک آدمی سے کہنے لگے:

"تم فلاں بندے کو جانتے ہو؟"

اس نے کہا: "جی بہت اچھی طرح!"

کہا: "تو جاؤ! اس سے پوچھو، کہ تم جو میری خدمت کرتے ہو، کیوں کرتے ہو؟ کیا مطلب ہے؟"

اس آدمی نے جواب بھیجا کہ: "اس کا کوئی مطلب نہیں، مطلق نہیں۔ اُس کی اُن سے محبت اللہ کے لیے ہے۔ محض اللہ کے لیے۔"

ایک رات کسی نے اُسے بتایا: "تیرے دوست بلّی بابا کی طبیعت ملول ہے۔"

کڑکڑاتا جاڑا، رات کے نو بجے، سرد ہوا چل رہی تھی، بوندا باندی جاری تھی۔ جلدی جلدی حلوہ تیار کرایا۔ حاضرِ خدمت ہوا۔ آپ نے اسے

اس حال میں دیکھا تو بہت ناراض ہوئے ۔ "اِس وقت اِس حال میں یہ تکلیف کیوں کی ؟"

پھر انہوں نے بھی اپنی محبت کا حق ادا کر دیا ۔ اُسے نایاب تبرکات سے نوازا ، اور سوچ سوچ کر فرمایا ۔ "میں تو کسی کو خلیفہ نہیں کرتا ، البتہ تجھے تیرے مسیحا کا پتہ بتاتا ہوں ۔"

ایک دو سال بعد جب وہ ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لیے جُدا ہونے لگے تو وہ جانتے تھے کہ یہ ملاقات الوداعی ہے ۔ اُس کا بوریا اپنے کاندھوں پہ اٹھایا ۔ غالباً پہلی دفعہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے ۔ دونوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں ، دیر تک یہی کیفیت رہی ۔ بوجھل دل کے ساتھ ایک دوسرے کو الوداع کہا ۔ پھر وہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے صورتاً جُدا ہو گئے ۔ پھر آنکھیں اس جامع الصفات ہستی کی تلاش ہی میں رہیں ۔ نگاہیں اس کی ایک جھلک کو ترس گئیں ، مگر نہ پا سکیں ۔

صبا کے جھونکے آوارہ خرامی کرتے کرتے تھک گئے مگر اُس تک پہنچ نہ سکے ۔

لہریں اُبھر اُبھر کر ، اُٹھ اُٹھ کر ، پلٹ پلٹ کر دیکھتی رہیں ، مگر دیدے محروم رہیں ۔

ستارے رات بھر جاگتے رہے ۔ مگر محروم تماشا ہے ۔

کرنیں دِن بھر دشت و دَر میں ڈھونڈتی پھریں ۔ مگر بے سُود !

مہر و ماہ کی گردش وہ نقشہ دوبارہ نہ دکھا سکی ۔ لیل و نہار کا سلسلہ وہ صحبت پھر نہ جما سکا ۔

کلی ــــ بے کلی برداشت نہ کر سکی تو چٹک گئی

چشمِ نرگس شوقِ انتظار میں کھلی رہی ــــ مسلسل کھلی رہی ۔

بُلبلِ دل بیقرار ایسے ، چونچ میں گُل دبائے اُڑتی پھری ۔ اِدھر سے اُدھر ، اُدھر سے اِدھر ــ لیکن شہید ناز کی تربت تک نہ پہنچ سکی ۔

ایسے یگانۂ روزگار ــــ روز روز پیدا نہیں ہوتے ۔ کبھی کبھی اور کہیں کہیں ہوتے ہیں ۔ ہر جا نہیں :

اُن کا وُرُود ــــ فضلِ کردگار ــــ وُجود ــــ گوہر بار

عظمت ــــ سدا برقرار ــــ تذکرہ ــــ وجہ قرار

اور یاد ــــ اُجڑے دلوں کی بہار ہے : ماشاء اللہ :

صحرا کی وھندلی ہواؤ !

ان خاک نشینوں کا ــــ پُر شوق جبینوں کا

ہم عشق کے ماروں کا ــــ پلکوں کے ستاروں کا

یہ پیغام و سلام اُن تک پہنچاؤ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۸۷

بَن میں نہیں، تَن میں تلاش کر۔

جو تَن میں تلاش نہیں کر سکتا، بَن میں بھی نہیں، جو تَن میں ہے، وہی بَن میں؛ جو تَن میں نہیں، وہ بَن میں بھی نہیں۔

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ (الحدید ۴)

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ۔ (الواقعہ ۸۵)

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ (البقرہ ۱۸۶)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۱۸۸

اِدھر آ! یہاں بیٹھ! غور سے سُن! عرش تیرے تخیل سے وری الوریٰ؛ نَحْنُ أَقْرَبُ پہ نظر جما۔ اور خیال کو گھیر گھیر کر اس طرف لا!

یہ ہے جدوجہد کی امکانی انتہا! ماشاء اللہ!

سب کاموں سے مشکل کام ـــــ
خیال کو گھیر کر نَحْنُ أَقْرَبُ پہ لانا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

﴿۴۱۸۹﴾

جس خطہ پر سُورج کی شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں، اِصطلاح میں "منطقہ حارہ" کہتے ہیں۔ منطقہ حارہ کے باشندے ہی اس تپش کی تاب لا سکتے ہیں، دُوسرے طبقات کے نہیں۔

واضح ہو کہ منطقہ حارہ اور سُورج کے مابین نامعلوم کتنے لاکھ میلوں کی دُوری ہے۔ سُورج کی یہ تپش اللہ کے چند اسماء الحُسنیٰ کی جلالت کا نُور ہے جو اُس کے چہرے پر لکھے ہوئے ہیں۔

دھوپ کتنی بھی تیز ہو، کسی نہ کسی طرح برداشت کی جاسکتی ہے، لیکن سُورج کا قُرب کسی سے بھی اور کسی بھی حال میں کبھی برداشت نہیں ہو سکتا جل بل کر بھسم ہو جائے۔

دھوپ سُورج نہیں ــــــ سُورج سے جُدا بھی نہیں!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۱۹۰﴾

اِسی طرح:
عرشِ عظیم و کریم و مجید تا تحت الثّریٰ کائنات کی ہر شئے کے وجود میں۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کا نُور موجود ہے، اور کوئی پتّا، کوئی ذرّہ ایسا نہیں، جو ارادتِ ازلی کے نُور سے مخمور نہ ہو!

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۹۱

عرش، دُور اندر مستور، نَحْنُ اَقْرَبُ، حضور

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۹۲

عزمِ صمیم!

اہلِ ہمّت کا کام ہے، بچوں کا کھیل نہیں:

اربابِ عزیمت کسی ہزیمت سے بددل نہیں ہوتے، کبھی نہیں ہوتے جو ارادہ ایک بار کر لیتے ہیں، کبھی ترک نہیں کرتے: جہاں ایک بار اُٹھ جاتے ہیں، کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔

ارادہ بہت بڑی چیز ہے، دریاؤں کے رُخ موڑ دیتا ہے، فضاؤں

میں ہلچل مچا دیتا ہے، بحر و بر سے ٹکرا جاتا ہے، ہر شے پہ چھا جاتا ہے۔
نہ سمندر کو خاطر میں لاتا ہے نہ صحرا کو، نہ چٹانوں سے رُکتا ہے نہ طوفانوں سے
نہ عداوتوں سے دبتا ہے نہ رکاوٹوں سے۔

بلکہ یہ ہر اُلجھن کی سُلجھن ہے اور ہر مشکل کا حل،

اس کی قوّت ــــــ بے پایاں، حدود ــــــ بے کراں
رسائی ــــــ ہر کہیں۔

کوئی بھی شئے اس کی دسترس سے باہر نہیں۔ حریم ناز بھی نہیں۔

رموزِ کائنات کا شناسا ہے اور اسرارِ حیات سے آگاہ؛

یہ موت سے نہیں، موت اس سے لرزتی ہے۔

جب موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکراتا ہے تو زندگی مسکرانے لگتی ہے۔

کائنات وجد میں آجاتی ہے، پوری خُدائی بے خود ہو جاتی ہے۔

عرشی عرش پہ اور فرشی فرش پہ اس کی ہمّت کی داد دیتے ہیں۔

ارادہ موت ہی پہ نہیں، ہر شئے پہ غالب ہے۔ تقدیر پہ بھی، تقدیر ہے ہی مَردوں کے ارادے کا نام؛

ارادہ جب مکمل ہو جاتا ہے، مستحکم ہو جاتا ہے۔ مستحکم ہو جاتا ہے، تو ایک وجود بن جاتا ہے۔

قوی الجسم الوجود

مَردوں کا ارادہ جب ایک بار مکمل ہو جاتا ہے پھر کبھی نہیں بدلتا، ہر شئے ٹل

سکتی ہے ۔ حتیٰ کہ اجل بھی ، وقت اپنا رُخ بدل سکتا ہے ، ارادہ نہیں
حتیٰ کہ اللہ کریم اسے متبول فرماکر وہی اور اسی طرح کر دیتے ہیں ، جس کا
اور جیسا ان کا ارادہ ہوتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۹۳

أمرِ کُن فَیَکُون" ارادے ہی کی تکمیل پہ وارد ہوتا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۱۹۴

سکون :
انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت اور اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے
ایمان پہ عنایت ہوتا ہے ،
جتنا اعلیٰ ایمان ، اتنا ہی اعلیٰ سکون

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

﴿۱۹۵﴾

رضا کی مخالفت معصیت، معصیت مرض اور مرض کفارۂ گناہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۱۹۶﴾

اصرار مت کر! ـــــــ تکرار مت کر: ـــــــ

یہ مت کہہ، یہ کام میرے کرنے کا نہیں، میں اس سے زیادہ کی استعداد رکھتا ہوں۔

ہر کام، اگرچہ مردار کو گھسیٹ کر روڑی پہ پھینکنا ہو، ایک کام ہے: مالک متوجہ ہو نہ ہو، کام تجھے کبھی نظر انداز نہ کرے گا۔

کام بہترین و مقبول ترین سفارش ہے، جو کبھی رد نہیں ہوتی:

سب چوروں سے بڑا چور، کام چور ہے، کام چور مت بن:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۱۹۷﴾

شریعت کے پانچ بنا ہیں ـــــــ پانچوں امکانی

طریقت کے بھی پانچ ہی بنا ہیں ـــــــ تین امکانی ، دو غیر امکانی
ذِکر ، فِکر ، مُراقبہ ، امکانی
مُشاھدہ و فیض ـ غیر امکانی

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۱۹۸

فرش تا عرش کوئی جگہ ایسی نہیں ، جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ کسی نہ کسی تسبیح میں مشغول نہ ہو ۔ ایسے ایسے صیغہ جات میں جن کا کسی کو علم نہیں ' اپنے ربّ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ۔

ایک پُکارتا ہے اور پُکارے جارہا ہے

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

یہ کلمات اللہ کی کتاب قرآن کریم کی ایک آیت ہے ، بے شک اُس کا یہ تکرار عرشِ عظیم پر جاری رہنا ضروری ہے ، بے شک یہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا رہتا ہے ۔ بندوں کی نافرمانیوں ، بدعنوانیوں ، خطاؤں اور گناہوں سے جو غضب پیدا ہوتا ہے ، اس پُکار کی بدولت سرد پڑجاتا ہے ۔

ماشاء اللہ !

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

سُن کر کسی کا یہ کہنا : ـــــــــــــ

سُبْحَانَ رَبِّیْ ذِی الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

عین فضل ہے ۔

مَا شَآءَ اللّٰہُ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۱۹۹

مومن کی شان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف دیکھا تو فرمایا :

" بلاشبہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اور تجھے تکریم اور تعظیم بخشی ہے مگر مومن کی حرمت تم سے زیادہ ہے "

(مجمع الزوائد ، جلد اوّل ، صفحہ ۱۸)

○

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

" مومن حرمت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ سے بڑھ کر ہے "

(نوادر الاصول صفحہ ۲۱۶ فی مرتبہ روح المومن مرتبہ مدینہ منورہ)

○

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن سے بڑھ کر اور کوئی شئے مکرم نہیں!

(طبرانی / مجمع الزوائد جلد ا صفحہ ۸۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکۂ مکرمہ فتح کیا تو اس کی طرف چہرۂ انور کر کے فرمایا کہ (اے مکہ!) تو محترم ہے اور تیری حرمت کس قدر بلند ہے اور تیری خوشبو کس قدر پاکیزہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں تجھ سے زیادہ محترم مومن ہے۔

(طبرانی / مجمع الزوائد جلد ا صفحہ ۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ اے اللہ! تو نے اولادِ آدم کو دُنیا بخشی ہے، وہ اُس میں کھاتے پیتے ہیں اور لباس پہنتے ہیں اور ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، نہ ہم کھاتے ہیں اور نہ ہم دُنیا میں اس طرح کھیلتے ہیں، جس طرح وہ کھیلتے ہیں۔ لہٰذا آپ آخرت کو ہمارے لیے مختص فرما دیجیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے جسے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اُن کے صالحین کو اُن کی طرح نہیں کروں گا جنہیں میں نے کہا (کُن) تم ہو جاؤ، تو وہ ہو گئے، (یعنی فرشتے)

(طبرانی / مجمع الزوائد جلد ا ص ۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بنی آدم سے بڑھ کر کوئی مکرم نہیں ہوگا" آپ سے دریافت کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ملائکہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: "ملائکہ بھی نہیں۔ ملائکہ تو شمس و قمر کی طرح مجبور ہیں"

(طبرانی / مجمع الزوائد جلد ا صفحہ ۸۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا مومن بندہ میرے نزدیک بعض فرشتوں سے بھی محبوب ہے۔ (طبرانی / مجمع الزوائد جلد ا صفحہ ۸۲)

اور یہ روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔ جس کے الفاظ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بھی زیادہ مکرم و محترم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مومن بندے کی موت پر زیادہ بخیل ہیں تم میں سے کسی ایک کے اپنے پسندیدہ مال کی نسبت، حتیٰ کہ اس کا روح اس کے بستر پر قبض کرتے ہیں۔

(بزار / مجمع الزوائد جلد ا صفحہ ۸۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی جزا سے بہتر کوئی جزا نہیں۔ اُس کی جزا آفاق میں پائی جاتی ہے اور اُس کی جزا اس کا عمل ہے۔

(کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۶۵)

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی فراست سے بچو، کیوں کہ وہ اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے۔ (ترمذی / مقاصد الحسنۃ صفحہ ۱۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے کعبہ! تیری خوشبو کس قدر پاکیزہ ہے، اور اے حجرِ اسود! تیرا کس قدر عظیم حق ہے۔ اللہ کی قسم: ایک مُسلمان کا حق تم دونوں سے زیادہ ہے۔ (کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۱۶۴)

مومن کے ایمان کا

خلاصہ:

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ (الحدید: ۴)

"اور وہ تمہارے ساتھ ہے (خواہ) تم کہیں بھی ہو"

تقویت :

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰی (طٰہٰ۔۴۶)

فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا ہوں "

استقامت :

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (الاحقاف ۱۳)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس پر ثابت قدم رہے، پس نہ ان کے لیے خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے "

یہی ایک اثاثہ ہے جسے پاکر وہ پھولے نہیں سماتا۔ ماسوا کو کسی خاطر میں مطلق نہیں لاتا۔ کسی مقام پہ کبھی نہیں گھبراتا اور ہر خوف سے بے خوف ہو کر اپنی منزل پہ گامزن رہتا ہے ماشاءاللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۲۰۰

خصلت :

تاریخ ابن آدم چیست ؟ تذکرۂ خصلت !

انسان ہو یا حیوان ۔ خصلت ہی ہر شئے کی پہچان ہے :

باز اور کوے میں جسامت کا نہیں، خصلت ہی کا فرق ہے

خصلت ۔ زندگی کی پہچان ہے، جان ہے اور آن ۔

ہر مقام خصلت ہی کا مقام ہے اور ہر شان خصلت ہی کی شان !

اگر خصلت نہیں، گویا کچھ بھی نہیں ۔

خصلت ایک شہر ہے، کبھی اکیلی نہیں رہتی ۔ نہ ہی اکیلا پن اسے زیب دیتا ہے ۔ اپنا ایک شہر بسا کر بسا کرتی ہے ۔ ایک بار قائم ہو کر پھر باطل نہیں ہوتی :

یہ زُبدۃُ العلم بھی ہے، قویُ العمل بھی ۔

زندگی ایک میدان ہے ۔ خصلت میر میدان ! ہر میدان خصلت ہی کے ہاتھ رہا ۔

ہر جھنڈا خصلت ہی نے بلند رکھا، کبھی گرنے نہ دیا :

ہر فتح نے خصلت ہی کے قدم چومے :

ہر کامیابی خصلت ہی کی تلاش میں رہی ۔ اسے جہاں پایا اس سے واصل ہو گئی ۔

یہ وہ ہتھیار ہے جس کا وار کبھی خالی نہ گیا۔ وہ دریا ہے جس کا رُخ کسی سے بھی موڑا نہ گیا۔ وہ سیلاب ہے جسے کوئی روک کبھی روک نہ سکی
وہ چوٹی ہے جسے کوئی سر نہ کر سکا؛
وہ پہاڑ ہے جسے کوئی اپنی جگہ سے ہلا نہ سکا؛
دَیر و حرم میں اسی کے ترانے گونجے۔ ہر جگہ جا پہنچی۔ حتیٰ کہ حریمِ ناز تک بھی؛
فتح و نصرت اور تائید و حمایت جب بھی نازل ہوئی خصلت پہ ہوئی۔
خِلعت پہ نہیں، خصلت پہ:
خصلت، ہر شئے پہ غالب رہی، حتیٰ کہ موت پہ بھی، ہر شئے مٹ گئی، خصلت کبھی نہ مٹ سکی۔
اپنے حامل کو بھی زندۂ جاوید بنا گئی۔
اہلِ خصلت دُنیا سے اُٹھ گئے۔ ان کے جسم پیوندِ خاک ہو گئے قبروں میں پڑے پڑے صدیاں گزر گئیں۔ مگر
اُن کا تذکرہ باقی، احترام قائم، عظمت برقرار، مثال موجود، اور فیض سدا جاری رہا۔
ان کی صُورت اوجھل ہو گئی، خصلت اوجھل نہ ہو سکی؛ گردشِ لیل و نہار خصلت کی اس خصلت کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی۔ اور۔ اے جانِ من!
افراد کا نہ اقوام کا، مال کا نہ اسباب کا، صرف خصائل کا تذکرہ

باقی رہتا ہے۔
خصلت صرف باقی ہی نہیں رہتی، آنے والوں کی رہنمائی بھی کیا کرتی ہے
خصلت کی عظمت دیکھ!
نبوّت بھی مخصوص خصائل ہی سے عبارت ہے اور خصائلِ نبوّت،
ہر خصلت کی کسوٹی ہیں۔
جو خصلت اس معیار پر پوری اُترے مقبول، ورنہ مردود:
کوئی مقبول خصلت اپنا ــــ نِرا دَولا نہ پا:
دَولے میں ہر شئے رُل جاتی ہے:
کوئی عمدہ خصلت اپنا، جہاں سے بھی ملے حاصل کر! ورنہ یہ زندگی
کسی دفتر میں قابلِ قبول نہیں۔
بے شک آدمیت و انسانیت و بشریت کی عظمت کا راز ــــ
خصلت ہے۔
ہر شئے فانی ــــ خصلت باقی
باقیات الصالحات! ماشآءَ اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۰۱

دُنیائے دُوں کی فرہنگ ختم ہو تو ہو ــــ میرے مولائے کریم رؤف رحیم

طٰہٰ، یٰسٓ، طٰسٓ، حٰمٓ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و سیرت
کسی کے بھی احاطۂ تحریر میں کما حقہٗ نہیں آسکتی ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۲۰۲

نبوت کی شان و سیرت تو کجا ۔ میرے آقا، میرے مولا، میرے
دلبر، میرے جانی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ایک موئے مبارک

کی برکات کی تشریح محال ہے ۔

فصاحت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے **پسینہ مبارک** کے
فضائل پہ پہنچ کر دم توڑ دیتی ہے ۔

○

حضرت ابو حفص عمر بن الحسین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب رونق المجالس
میں روایت کرتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک تاجر تھا جو بہت مالدار تھا ۔ اُس کا
انتقال ہوا، اُس کے دو بیٹے تھے ۔ میراث میں اُس کا مال آدھا آدھا
تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بال مبارک بھی

موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال پر بڑے بھائی نے کہا کہ اس کر آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مُوئے مُبارک کو کاٹا نہیں جاسکتا بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور سارا مال میرے حصّے میں لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہوگیا بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں مُوئے مُبارک لے لیے۔ وہ ان کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھتا۔ بار بار نکالتا اور ان کی زیارت کیا کرتا اور دُرود شریف پڑھتا۔

تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہوگیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو مُسلمان میں سے بعض نے اسے خواب میں دیکھا۔ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی خواب میں زیارت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو اس قبر کے پاس بیٹھ جائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنی حاجت کی دُعا مانگے۔ پھر لوگ اُس کی قبر کا قصد کرتے تھے۔ حتّٰی کہ بات یہاں تک پہنچ گئی کہ ہر وہ سوار جو اُس کی قبر کے پاس سے گزرتا تھا، وہ (احتراماً) اپنی سواری سے اُتر پڑتا تھا اور پیدل چلتا تھا۔ (القول البدیع صفحہ ۹۷/۹۶)

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الفَضْلِ العَظِیم

۴۲۰۳

حاضر و ناظر تو ایک بہت ہی معمولی بات ہے

سلوک کی منزل میں

شیخ کا قدم قدم پر راہنمائی فرمانا (نظر آئے نہ آئے) حاضر و ناظر نہیں تو کیا ہے؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۰۴

کون و مکان کی کوئی بھی شے ایسی نہیں، جس میں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور نہ ہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا۔ اے جبریلؑ: تمہاری عمر کتنی ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ حضورؐ! مجھے کچھ خبر نہیں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں۔

"ان فی الحجاب الرابع نجمًا یطلع فی کل سبعین الف سنۃ مرۃ رأیتہ اثنین و سبعین الف مرۃ"

"چوتھے حجاب میں ایک ستارہ ستر ہزار برس کے بعد چمکتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار دفعہ چمکتے دیکھا ہے"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا:

وَعِزَّةِ رَبِّیْ اَنَا ذَالِکَ الْکَوْکَبُ

"مجھے قسم ہے اپنے ربّ کی، وہ ستارا میں ہی ہوں"

(تفسیر رُوح البیان جلد اوّل)

عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ مجھ کو خبر دیجئے کہ سب چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اے جابرؓ! اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبیؐ کا نورؐ اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ نورؐ قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا۔ اور اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا نہ فرشتہ تھا نہ آسمان تھا۔ نہ زمین تھی نہ سُورج تھا۔ نہ چاند تھا نہ جنّ تھے اور نہ انسانؑ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نورؐ کے چار حصے کیے ایک حصے سے قلم پیدا کیا دُوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے حصے کو چار جُزوں میں تقسیم کیا۔ پھر پہلے حصے سے عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو پیدا کیا۔ دوُسرے سے کرُسی کو تیسرے سے باقی ملائکہ

کو، پھر چوتھے جُز کو چار حصّوں میں تقسیم کیا، پس پہلے حصّے سے آسمانوں کو پیدا کیا۔ دُوسرے سے زمینوں کو، تیسرے سے جنّت کو اور چوتھے سے دوزخ کو۔ پھر چوتھے حصّے کو چار حصّوں میں تقسیم کیا۔ پہلے حصّے سے مومنوں کی آنکھوں کے نُور کو پیدا کیا، دُوسرے سے ان کے دل کے نُور کو جس سے مُراد اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اور تیسرے حصّے سے ان کا نُور اُنس پیدا کیا اور وہ توحید ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(الانوار المحمدیہ من مواہب اللدنیۃ، مصری صفحہ ۹ از امام قسطلانیؒ)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۲۰۵

کشف الارواح :

ایک عام آدمی عام رُوح سے ہمکلام ہونے کا مجاز ہے۔
یا حضرت! اگر طریقت سے کشف الارواح کا باب بھی نکال دیا جائے فرمائیں کیا باقی رہ جاتا ہے؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۴۲۰۶

ہر شے اپنی حد ہی کے اندر محفوظ ہے
یہاں تک کہ شیر بھی

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۰۷

فہم دانش کا نچوڑ ہے
حرص جب دانش پہ چھا جاتی ہے فہم کو دھندلا جاتی ہے
اور بندہ کسی نہ کسی غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۰۸

بدُوں ارادتِ الٰہی کسی کو کسی پہ کوئی قدرت و تصرف حاصل نہیں یہاں
تک کہ شیر کو بھیڑ پہ بھی نہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۰۹

غُلام :

قُربِ کا جو شرف غلام کو حاصل ہوتا ہے، کسی دُوسرے کو نہیں۔ غلام ہر وقت مالک کے حضور حاضر رہتا ہے۔ اندرُونِ خانہ بلا جھجک اور بلا اجازت بار بار غُلام ہی آ جا سکتا ہے، کوئی دُوسرا نہیں۔ غُلام کو مالک کا قُرب تام حاصل ہوتا ہے اور غُلام کا انتخاب ازلی ہوتا ہے۔ اَبدی بھی۔ مر کر بھی مالک سے جُدا نہیں ہوتا۔

غُلام اپنے مالک کے کسی بھی راز کو کبھی فاش نہیں کرتا، اگرچہ بوٹی بوٹی کر دی جائے۔ اور مالک کی عزّت پر جان کی بازی لگانا اس کا حج ہوتا ہے۔

ماشاء اللہ!

مالک اپنے غُلام کی ہر شے کا وکیل و کفیل و نصیر ہوتا ہے، کسی بھی معاملہ میں کسی غیر کا محتاج ہونے نہیں دیتا۔ غُلام کی عزّت مالک ہی کی عزّت متصوّر ہوتی ہے۔

غُلام کی زندگی مالک کی داستان کا ایک باب ہوتی ہے۔ ایسے غُلام کا ملنا نایاب نہیں تو آسان بھی نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۱۰

غلام کو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ کبھی فارغ ہوتا ہے۔

درنہ اے جانِ من ! تجھے کیا بتاؤں ؛

قرب کے خمار میں مخمور ہوکر یکدم بھڑک اُٹھے۔ غلام کے مزاج میں مالک کی حمایت کا جنون جلوہ گر ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۲۱۱

غُلام جب بکتا ہے، حقیر و رذیل و ذلیل و کمین ہوتا ہے اس کی کوئی بھی چیز اچھی نہیں کہلاتی۔ نہ عقل نہ خواہش، نہ رنگ نہ ڈھنگ جیسے معدن میں جنسِ خام۔ جو کئی آلائشوں سے آلودہ ہوتی ہے۔

غُلام جب خریدا جاتا ہے، تمام معائب سے اس کا دامن آلودہ ہوتا ہے۔ اگر اسے فسق و فجور کا مرتع کہیں تو بے جا نہیں، مالک کی محبت اور اس کے ماحول کا اثر اس کا رنگ بدل دیتا ہے۔ عقل اور خواہشات میں انقلابی تبدیلی آجاتی ہے۔ جنسِ خام میں چمک اور دمک پیدا ہو جاتی ہے۔ آلائشیں ایک ایک کر کے دامن سے چھٹنے لگتی ہیں۔ اُس کا کردار شفاف بن جاتا ہے، جیسے ماہر جواہر تراش کے ہاتھوں نگینہ؛

آہستہ آہستہ غلام اپنے مالک کی صفات کا پرتو بن جاتا ہے۔ مالک کی عظمت وکرم اور جود و سخا کے سارے انداز غلام میں جھلکنے لگتے ہیں۔ ہوتے ہوتے وہ غلام مالک کا آئینہ بن جاتا ہے جس میں مالک کی ایک ایک صفت کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ مالک کا عفو و درگزر اس میں احساسِ ندامت پیدا کر دیتا ہے اور وہ شرما کر خرافات و واہیات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اسے ہر لمحہ یہی فکر دامن گیر رہتی ہے کہ اس کی کسی حرکت کے باعث کوئی اس کے مالک کی طرف انگلی نہ اٹھائے۔ اور یوں مالک کے کردار کی عظمت اس کو جمیع رذائل و خبائث سے متنفر و بیزار کر کے راستباز اور پاکباز بنا دیتی ہے۔

یہاں تک کہ وہ غلام اپنے مالک کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اب اُس کی پسند۔ مالک کی رضا اور اُس کی خواہش مالک کی عطا بن جاتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۱۲

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فارسی کے مشہور شاعر اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہو گزرے ہیں۔ اپنے اشعار میں اپنے تئیں

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام لکھتے۔
ایک رات خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"میرا غلام تو بلال رضی اللہ عنہ ہے"
اس کے بعد آپ نے اپنے تئیں کبھی غلام نہ لکھا۔
غلامے از غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۱۳

محبت کے تو ہم لائق ہی نہیں، غلامی کے بھی نہیں۔ در کا غبار بننے کے بھی نہیں۔
البتہ کوچے کی گرد بننے کے اُمیدوار ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۱۴

اتحاد:

اتحادِ ملت کی جان ہے۔ دل جب اتحاد کے معنی سمجھ کر اس کی

اہمیت وضرورت کو محسوس کرلیتا ہے تو وہ ذاتیات کی دیواریں منہدم کرکے ایک مرکز پر متحد ہونے کے لیے بیقرار ہو جاتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۲۱۵

جب کوئی اپنے حیلہ وقوت سے عاجز آکر اور ہر طرف وجانب سے ناامید ہو کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے گویا پھر اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۲۱۶

اسی طرح جب کوئی مکروب اپنے رب کو عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ کہہ کر پکارتا ہے اللہ کے الیٰ پناہ گزین ہو جاتا ہے گویا ایک مضبوط قلعہ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۲۱۷

بے شک، اے کون و مکان کے خالق و مالک:
تیری عزت و عظمت، ملوکیت اور قدرت کے سامنے کائنات کی ہر شئے بے بس، بے کس، عاجز و ذلیل و سرنگوں ہے اور مطیع ہے کسی کو بھی دم مارنے کی جرأت نہیں، یہاں تک کہ جبرئیل کو بھی نہیں ہے:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۲۱۸

خسارہ:

وقت، عزت، اختیار اور مال کا بے جا استعمال خسارہ ہے۔
کسی بھی شئے کا بے جا استعمال کسی کے بھی نزدیک مستحسن نہیں مذموم ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۲۱۹

یہ جسم اللہ کی امانت۔ تیر آتا زی اور تو اس کا راکب ہے، اس کے

حقوق پُورے کر، کسی حق سے محروم مت رکھ۔ اسے کھلا، پلا، نہلا دُھلا! پھر اس پر زین کس، کنڈیالہ دے، سوار ہو، ایڑی لگا۔ بھانویں مشرق سے مغرب تک جا، اسے کوئی انکار نہیں۔

سفر دُور ۔۔۔۔ وقت کوتاہ

اپنی منزل پہ گامزن رہ، کسی اور طرف باگ مت موڑ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۲۰

کسی مرغزار کو دیکھ کر مت للچا، یہ سفر ہے سیاحت نہیں۔ ایک نہیں انیک مرغزار ہیں، آنکھیں بند کر کے اپنی راہ پہ چلا چل!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۲۱

شر مخلوق ہے، اپنا کوئی وجود و اختیار نہیں رکھتی، حکم کی محکوم اور بمنزلہ خُدائی پولیس ہے۔ سرکش کی گوشمالی پہ مامور ہوتی ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۲۲

میں نے اپنے ایک دوست کے بیٹے سے پوچھا: "تیری شادی ہوگئی؟"
بولا، "جی ہاں!"
"ہمیں کسی نے بتایا ہی نہیں۔ کب ہوئی؟ کہاں ہوئی؟"
بولا، "اپنے فن سے!" ماشاء اللہ:
"اپنے فن کا کوئی نمونہ ہمیں بھی دکھا۔"
جب دیکھا، عقل دنگ رہ گئی۔ گویا دورِ حاضر کا مانی نہیں تو اس کا شاگرد ضرور ہے۔ اور یہ فن کی محویت کا ایک حال ہے: فن کار اپنے فن میں محو ہی نہیں، مستغرق ہوتا ہے۔ ماسوا سے مطلق دلچسپی نہیں رکھتا۔ اپنی ہی دُھن میں مُنہمک رہتا ہے۔ اگر ایسے نہ ہوتا، فنکار کیسے کہلاتا؟

اور فن تشنۂ تکمیل رہتا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۲۳

قرآنِ کریم اور سُنّتِ مُطہرہ

پہ

مُتّحد ہو

بعض باتیں فتویٰ میں جائز اور تقویٰ میں منع ہوتی ہیں۔ کسی پہ "حکم" غالب ہوتا ہے اور کسی پہ "محبّت"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۲۴

ایک قبر پہ:

اب تو نے یہاں سے اُٹھ کر باہر نہیں نکلنا۔ قیامت تک پچھتانا ہی پچھتانا ہے، ۔یُوں کیوں کیا اور یُوں کیوں نہ کیا۔

کاش زندوں کو مُردوں کے اس حشر کا پتہ ہو۔ مُردے قبروں میں کسی عمل پہ قدرت نہیں رکھتے۔ جو کچھ دُنیا میں کر کے آئے ہیں۔ اپنے ہی کیے کا بدلہ پاتے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی غور نہیں کیا کہ،

قبروں میں گنجان درخت ہوتے ہیں لیکن درختوں پہ پرندے نہیں ہوتے مُردوں کے عذاب کی آہ و فغاں سے گھبرا کر اُڑ جاتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۲۵

پڑھ کر بخش !
اُن کی طرف سے خیرات کر :
یقیناً اُن کو پہنچے گا ۔
بخشش کی اُمید ہے ۔
مَاشَاءَ اللّٰہ !

اے او جانے والے نوجوان !

اگر تجھے اُن سے کوئی ہمدردی ہے، اُن کی دہائی کا کوئی احساس ہے ۔ اپنے نامۂ اعمال کی حسنات میں سے کچھ نہ کچھ اپنے اُن بھائیوں پر جو انتہائی مایوسی کے عالم میں خوفناک عذاب میں مُبتلا ہیں نچھاور کر دے ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کا

کرم مکمل اور وہ کریم بے مثال ہیں

تیرے اس ایثار کو کبھی رد نہیں فرمائیں گے ۔ قبول فرما کر عذاب اُٹھالیں تو اُن کے لیے کونسی بات ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۴۲۲﴾

حُسن ــــــ مُحتاجِ مُحبّت

عشق ــــــ بنائے مُحبّت

قرآن حکیم ــــــ کتابِ مُحبّت

دین ــــــ نصابِ مُحبّت

ایمان ــــــ اقرارِ مُحبّت

شریعت ــــــ حرفِ مُحبّت

طریقت ــــــ لفظِ مُحبّت

حقیقت ــــــ جملہ مُحبّت

مَعرفت ــــــ مضمونِ مُحبّت　اور

فقر ــــــ عنوانِ مُحبّت ہے

ف :

شریعت محبّت کا حرف ۔ طریقت ، محبت کا لفظ حقیقت

محبّت کا جُملہ اور معرفت محبّت کا مکمل مضمون ہے ۔
ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۲۷

حُسن کرم کی جان ہے ۔ کرم بے نیاز ہے ، حُسن عشق کے بغیر اور کرم حُسن کے بغیر بے جان ، بے روح ۔ حُسن و عشق کے درمیان ایک حجاب ہے ۔ وہ حجاب کرم کی بے نیازی کا ایک راز ہے ۔ اور وہی راز مقصودِ کائنات کا منظر ہے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۴۲۲۸
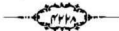
ہمنشیں :

بُرا نہ مان ! " کرامات " کے خول سے نکل ، خود ساختہ القابات وخطابات کے خمار سے باہر آ ۔ زیادہ نہیں نہ سہی ۔ اپنے آباء کے نظامِ سلوک اور معیارِ سلوک کو منصّۂ شہود پہ لا ۔ اُن پہ خرد نازاں ۔ اِن پہ انگشت

بدنداں بلکہ سر بگریباں، ماتم کناں، سراپا فغاں ۔ اِن میں اُن کی ایک بھی ادا نہیں، کھانا نہ پینا ۔ پہننا نہ رہنا، اٹھنا نہ بیٹھنا ۔ وہ کھاتے ۔ مگر ایسا نہیں اور اتنا نہیں، سوتے ۔ مگر کم، بولتے ۔ مگر احتیاط سے ۔ کماتے، مگر ضرورت کے لیے ۔ پہنتے، مگر سادہ ۔ چلتے، مگر عاجزی سے ۔ بیٹھتے مگر وقار کے ساتھ، کوئی غیر معمولی حرکات نہ کرتے ۔ ان کی حرکات عام انسانوں کی سی، مگر سوچ ۔ نافع الخلائق ۔ اُن کے کام اللہ کے کام ہوتے اور تیرے سب اپنے ۔

خانقاہی نظام کی روئیداد کا عالم بڑے بڑوں کو متحیر کر دیتا ۔ اندر داخل ہوتے ہی بالمشافہ کلام کرتے، کوئی پردہ نہ رکھتے ۔ کسی کو کلام کی نہ جرأت ہوتی نہ گنجائش ۔ سوال کے ساتھ معقول جواب پاکر سائل کو موقعہ ہی پر مطمئن کر دیتے ۔ ایک اجتماع میں میر محفل نے ایک صاحب سے فرمایا: "تم بیٹھ جاؤ، تمہاری سادگی ہمیں پسند ہے" ماشاء اللہ!

دُنیا ہوتی ۔ مگر اندر نہیں، باہر ۔ دست بستہ، باریابی کی منتظر کبھی اندر داخل نہ ہونے دیتے ؛ ہوتی تو مالکہ بن کر نہیں، لونڈی بن کر جہاں کھڑا کر دیا جاتا وہیں کھڑے رہتے ۔ اپنے مقام سے کبھی نہ ہٹتے اگر کسی بات پہ اڑ جاتے، اَڑ جاتے ۔ کبھی نہ ٹلتے، کر کے رہتے، اگرچہ پُرزے پُرزے ہو جاتے ۔ ایک کے ہو کر ماسوا سے بے نیاز رہتے ۔ کسی میر و سلطان سے کوئی واسطہ مطلق نہ رکھتے ۔ امارت کو کسی خاطر میں نہ لاتے توکلت علی اللہ ایک ہی حال میں زندگی گزار کر چل دیتے ۔

غَیریت طریقت کا اہم ترین اور انسانیت کا مشکل ترین مقام ہے۔
جب تک اسے وجود سے دُور نہ کر لیتے جدوجہد جاری رکھتے۔ حتیٰ کہ بال سپید ہوں۔ جب تک سانس کی ڈور ملتی رہتی، تگ ودو جاری رہتی جب تک غیریت کے پردوں کو چاک نہ کر دیتے، کبھی نہ بیٹھتے جسم الوجود سے غیریت کے وجود کی دھجیاں اُڑا دیتے۔

اگر تو نے اپنے وجود کو غیریت سے پاک نہ کیا گویا کچھ بھی نہ کیا۔ جس حال میں آیا، اسی میں گیا اور غیریت کا خاتمہ بازیچۂ اطفال نہیں۔

کسی کا یہ سمجھنا۔ کہ "ہر فعل کا حقیقی فاعل اللہ ہے اور بدوں ارادتِ الٰہی کوئی ذرّہ ایک جگہ سے اُڑ کر دوسری جگہ نہیں جا سکتا"

اگرچہ حق ہے، مگر مشکل ترین مقام ہے اور بعض اوقات عجیب ترین جسم الوجود غیریت سے پاک ہوا تو اعتراضات ختم۔ شکایات ختم، اور ماشاء اللہ فتنات بھی ختم۔

یہ دھونی بُجھ گئی ہے، اسے پھر سے رما۔ یہ آگ سرد پڑ چکی ہے اسے پھر سے دہکا۔ یہ شعلہ کب سے بُجھ چکا اسے پھر سے بھڑکا۔ اے نیند کے ماتے، ہوش میں آ۔ آنکھیں کھول، بیداری کو نیند پہ ترجیح دے رات کو جاگنا سلوک الی اللہ کی امتیازی خصلت تھی، جو بستر باندھ کر رُخصت ہوئی اسے واپس لا۔ اس کے بغیر یہ پیراہن بالکل نہیں سجتا تیرے باغ کی بہار پہ خزاں چھا چکی، نہ کہیں شگوفے نظر آتے ہیں نہ پتے۔ نہ غنچوں میں چٹک ہے نہ پھولوں میں مہک۔ نہ رنگوں میں دمک ہے،

نہ شاخوں میں لہک — نہ طوطی شیریں بیان کا نغمہ سنائی دیتا ہے۔ نہ بلبل ہزار داستان کا نالہ — ایک ہُو کا عالم طاری ہے۔ تو ہی بتا، کیا اسے چمن کہنا مناسب ہے ؟ ہرگز نہیں ! یہ چمن نہیں، ایک خشک مرغزار ہے۔

یہ مت کہہ کہ بُلبل گُل سے غافل ہو چکی — وہ تو خوشبو کی تلاش میں بوستان میں آئی، مگر مہک نہ پا کر آہ و فغاں کرتی ہوئی لوٹ گئی۔ اسی طرح طوطی — آموں کی خواہش میں آئی مگر شاخیں سنسان دیکھ کر باہر نکل گئی۔ گھنا سایہ ہی نہ رہا تو کوئل کی کُوک کہاں سُنائی دے اور کیوں سُنائی دے۔ سَرو ہی نہ ہوں تو قمریوں کی حق سرّہٗ کی دھومیں کہاں مچیں — ؟

تیرے گلستان میں سب کچھ ہے مگر محض نام کا — کام کا نہیں — اور نام بلا کام ناتمام — کام سے نام — کام نہیں، نام نہیں — کام سے نام کی بقا — نام بلا کام کب تک اور کس کام کا ؟ — تیرا یہ اُداس گلستان تیرے بند میکدے کی داستان سناتا ہے۔ تیرا میکدہ اے ہمنشیں ! اِس آواز کو ایک مدت سے ترس رہا ہے ؎

پیرِ مغاں کو دو خبر، کھول دے میکدے کے در
مست گھروں سے چل دیے ابرِ بہار دیکھ کر

تیری صبوحی میں تلچھٹ تک باقی نہیں — پیمانہ جو میخانہ کا سرمایۂ ناز تھا ایک مدت سے اپنے حالِ زار پہ رو رہا ہے ! رِند العطش ! العطش پکار رہے ہیں، مگر تو سمجھ رہا ہے کہ جام چل رہا ہے۔ پی جا رہی ہے،

اور پلائی جارہی ہے۔

ارے کسی نے کب پی! پی ہوتی تو یہ حال ہوتا ؛ دھوم مچ جاتی ساقی مستانہ وار جھوم جھوم کر ساغر انڈیلتا۔ جام پہ جام لنڈھائے جاتے۔ رندوں پہ وجد طاری ہوتا۔ رنگ بندھ جاتا۔ مرفوع القلم حال کا ورود ہوتا ! اگر پی ہوتی، ساقی سے یگانہ اور ہر دو عالم سے بے خبر اور بیگانہ ہوتے محض رقص و سرود ہی نہیں برکات کا نزول ہوتا۔ یہاں تک کہ بھیڑ بکری چرانے والے اور گھسیارے سب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے ہوئے چلتے۔ تحت الثریٰ تا ثریا ہر شے کو شیشے کی طرح پاتے۔

اور اے ہمنشیں! یہ شاعری و افسانہ نگاری نہیں۔ حقیقت ہے :

اسے " واہ واہ " میں نہ اڑا۔ غور سے سُن! یہ وقت کی پکار ہے۔ یہ کان تیرے میکدے میں رندانہ نعروں کے منتظر ہیں اور آنکھیں۔ تیرے گلستان میں رنگِ بہار کی متلاشی۔ اور اسی طرح یہ وادی جس سے مدت ہوئی تو نکل چکا ادھر کا رستہ ہی بھول چکا۔ شدت سے تیری واپسی کی منتظر ہے۔ اُٹھ اللہ کا برکت والا نام لے کر القابات و خطابات کے سحر کو توڑ کرامات " کا بوجھ سر سے اُتار، "مقامات" کے خمار سے نکل "محدودیت" کی خواب گاہ سے باہر آ۔ الفقر فخری کا عمامہ زیبِ سر کر۔

وتبتل الیہ تبتیلا کا خرقہ پہن، اور ایسے پہن کہ پھر جیتے جی کبھی نہ اُترے!

یہ حال بھی کوئی حال ہے ؟

اس حال میں کیا ہماری شخصیت اور کیا ہمارے مدارج ؟
ایک اللہ کے بندے نے عین عالمِ شباب میں اپنی ماں سے پوچھا کہ :
" اگر وہ مرجائے تو وہ کیا کرے گی ؟ "
ماں بھی ماشاءاللہ بڑی خدارسیدہ تھیں۔ بولیں :
" میں نے کیا کرنا ہے، رو دھو کر چُپ ہو جاؤں گی "
آپ نے کہا :
" تو پھر اماں جی ! سمجھ لو کہ تمہارا بیٹا آج سے مرگیا۔ ایک انجانی کشش میرے دل کو یہاں سے چلے جانے پہ مجبور کر رہی ہے "
ماں نے کہا :
" میں تمہارا راستہ نہیں روکوں گی۔ میری طرف سے تمہیں اجازت ہے "
البتہ مسکراتے ہوئے کہا ۔۔ " آؤ گے کب ؟ "
عرض کی ۔۔ " اگر مجھے واپسی کا حکم ہی نہ ملا تو ؟ "
یہ سن کر ماں نے بیٹے کو برضا و رغبت دُعائیں دے کر رخصت کیا۔ آپ سیدھے دہلی میں حضرت ذری زربفت **سُلطان نظام الدین محبُوبِ الٰہی** رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے آپ اس وقت درس دے رہے تھے۔ نووارد تھوڑی دیر رکا۔ سوچ سوچ کر بولا :
" گر ایں شخصیت است ، ما ہم شخصیم "
(اگر فقیری یہی ہے تو پھر ہم بھی فقیر ہیں)

اُدھر سلطان نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی جوہر شناس اور خارا شگاف نگاہ اس نووارد کی طرف اُٹھی۔ دیکھتے ہی فرمایا :

"سیم رخ ہے۔ مگر کاش اس کا موتی میرے پاس نہیں"۔

اس کے بعد وہ اپنے مسیحا کے پاس جا پہنچے۔

شمس (رومی سے) "یہ کیا کرتے ہو؟"

رومیؒ : "یہ کام تم نہیں جانتے"!

(شمسؒ نے ایک نگاہ ڈالی، سب کچھ جل گیا)

رومیؒ : "یہ کیا؟"

شمسؒ : "یہ کام تم نہیں جانتے"!

یہ تھا تیرا تذکرہ، جسے گڈریئے تک جانتے، اور تیرا کچھ بھی نہیں اُن کا تذکرہ اللہ اپنے بندوں کی زبانوں پہ جاری فرماتا اور پھر ہمیشہ جاری رہتا۔

اور ہمارے تذکرے ـ بے جان، ناقص، خود ساختہ، بوڑھے اوراق نشیں، کھٹے بیر کی طرح، نہ کھانے کے قابل نہ منڈی میں بکانے کے،

سات آٹھ سو سال کی چند داستانیں "پدرم سلطان بود" بنی ہوئی ہیں اور ہماری زندگی کی جدوجہد اسی ایک محور کے گرد گھوم رہی ہے، اپنے منصب کا احترام کرا اور اپنی نسبت کے ناموس کا اکرام :

مباحثہ و مناظرہ و تنقید۔

تیرے دنیا بھر پر چھائے ہوئے وقار اور مانی ہوئی عظمت کو لے

دے گیا۔ وہ پہلی سی ہیبت جاتی رہی، گویا کبھی تھی ہی نہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۲۹

دین، ملک کا محافظ اور قوم کا راہبر ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۳۰

غالبؔ بہادر شاہ ظفر کے ہمراہ شاہی باغ میں ٹہل رہے ہیں۔ آموں کا موسم ہے۔ پیڑ آموں سے لدے پھندے ہیں۔ غالب ٹہلتے جاتے ہیں اور متجسس نظروں سے آموں کی طرف دیکھتے جاتے ہیں۔ بہادر شاہ ظفر اُن کے اِس تجسس کو بھانپتے ہوئے پوچھتے ہیں:

"حضرت کیا دیکھ رہے ہیں؟"

بولے:

"جہاں پناہ: کہتے ہیں ہر میوہ پہ کھانے والے کا نام ہوتا ہے، دیکھ رہا ہوں، کسی آم پہ میرا نام بھی ہے؟"

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۳۱

خیر و شر، عزت و ذلت، ثواب و عذاب، جنت و دوزخ
مِنَ اللہ

اور اہلِ ذکر:
محو الی اللہ، مستغنی ما سوی اللہ، ما شاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۳۲

"ارے شکرے: آج اِدھر کدھر؟"

"جی کیا بتاؤں، کئی دن سے نشہ نہیں ملا۔ بدن ٹوٹ رہا ہے۔ لڑکھڑا رہا ہے۔ نہ کچھ دکھائی دیتا ہے نہ سجھائی۔ سب سے مانگا، کسی نے دیا ہی نہیں۔ اتنے بے مروت نکلے کہ کیا کہوں! سوچا چوری کر لیتے ہیں داؤ ہی نہیں لگا۔ واہ ری قسمت۔ سنا تھا یہاں خون بکتا ہے؟"

"تو تم خون بیچنے آئے ہو"؟

"ہاں ، اور کیا کروں ، تو ہی بتا اور کدھر جاؤں ، ان سے سو روپے کی بوتل طے ہو چکا ہے"

"مگر خون تو بڑی قیمتی شئے ہے ۔ ایک نشے کی خاطر تم اس کا سودا کر رہے ہو"؟

"خون ، ، خون کا کیا ہے ، پھر بن جائے گا ، مگر نشہ جیون ساتھی ہے ۔ اس کی خاطر خون تو کیا میں جان دے سکتا ہوں ، تم کیا جانو نشے کی بہار ؟ میں جب نشے میں ہوتا ہوں تو اندر نگر کی سبز پری مجھے جھولا جھلاتی ہے ، میری بلائیں لیتی ہے ، میرے واری صدقے جاتی ہے ، مجھے لوریاں دیتی ہے ۔ تم ان کی خواب آور اور سکون بخش تھپکیوں کو کیا جانو"؟

"اور جب نشہ نہ ملے تو" ؟

"آنکھوں کے سامنے تتلیاں ناچتی ہیں ۔ دماغ کو چکر آتے ہیں ہاتھ پاؤں حرکت سے رک جاتے ہیں ۔ جوڑ جوڑ الگ نظر آتا ہے ، بس کیا بتاؤں ، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے ، بس ایک کالی چادر تنی نظر آتی ہے "۔

"اچھا تو تم نے خوب راہ نکالی نشہ پورا کرنے کی "!

"ابھی میں ایک کیا ۔ آپ نے ہسپتالوں کے گرد منڈلاتے ہوئے پوستیوں کے گروہ نہیں دیکھے ، سب کا یہی وطیرہ ہے "!

"وہ اپنے تمہارے ساتھ کئی اور پرستی تھے، وہ کدھر گئے؟ کئی دنوں سے نظر نہیں آئے"!
"وہ سارے کراچی پہنچ گئے"
"کیوں؟"
"وہاں بھاؤ اچھا ہے"!
گویا نشئی نے خون دیا، پیسے لیے اور نشہ پورا کر لیا۔ پھر تو یہ معمول بن گیا کہ جب خمار ٹوٹا، بلڈ بنک میں آدھمکے۔
ایسا خون بھلا کس کام کا؟ ایسے خون میں تندرستی کا کوئی جوہر نہیں ہوتا۔

مریض کے لواحقین پیسے دے کر جو خون خریدتے ہیں

نافع نہیں، زہر قاتل ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم

۴۲۳
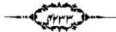
بندہ جب اپنے حیلہ و قوت کی حقیقت سے واقف ہو جاتا ہے دونوں سے برطرف ہو جاتا ہے:
بے شک اللہ ہی کا حیلہ اور اللہ ہی کی قوت غالب ہے

بندہ، کہتا ہے، کرتا نہیں۔ جانتا ہے، مانتا نہیں۔
کہ اس کا حیلہ ناتمام اور قوّت خام ہے۔
اللہ سے اللہ ہی کا حیلہ اور قوّت حاصل کر۔ حیلہ اور قوّت اللہ ہی کی
ذاتِ باری کو لائق و سزاوار ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۳۴

سفر کتنا بھی طویل ہو، طے ہو جاتا ہے۔
کام کتنا بھی زیادہ ہو، ختم ہو جاتا ہے۔
ہر شے کی حد ہے،
ذکر کی کوئی حد نہیں ——— اور ——— اہلِ ذکر کبھی فارغ نہیں ہوتے
مَر کر بھی نہیں، قبر میں بھی نہیں:

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۴۲۳۵

بحرِ فقر کا سفر یقین کی کشتی پر بیٹھ کر طے ہوتا ہے
اَللہ حافظی اللہ ناصری

اللہ حاضری اللہ ناظری
اللہ معی فاللہ خیراً حافظا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۳۶

مُشقّت مزدور کو تھکاتی ہے
اہلِ ذکر کبھی نہیں تھکتے : ماشاء اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۳۷

ہمارا یہ حال زبون ہے، جیسے ڈھول کا پول
کافر کو بھی سنائیں، رام رام جپنے لگے !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۴۲۳۸

ہر کام و کلام سے قبل اپنی عمر و منصب کو مدِ نظر رکھ !

دانشور بھی بھلا کبھی ایسی باتیں کرتے ہیں ؟ ایسی حرکات تو بالکل ہی نہیں کرتے ، نہ ہی ان کو زیب دیتی ہے ، ایسی حرکات جہلا کی ہیں ۔ دانشمندوں کی نہیں !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

۴۲۳۹

اِتّحاد دین کی بُنیاد

حیا دین کی جان

عَزم دین کی رُوح

اور

اِستقامت دین کی پرواز ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیم

یَا حَیُّ یَا قَیُّوم

۴۲۴۰

جیٹھ ہاڑ کی تپش میں تپی ہوئی زمین
شعلے برساتا آسمان
لُو کے تھپیڑوں سے نڈھال جاندار
شفیق شفیق کرتے پرندے
ویرانے کے ایک مدت سے حجرہ نشین مینڈک
بے پناہ گرمی سے جُھلستی کھیتیاں
سطحِ سمندر پہ تیرتے بے تاب صدف
مدت سے منہ کھولے ابرِ رحمت کے منتظر
بارش کی بُوند بُوند کو ترستی نگاہیں
سب ساون کی گھنگھور گھٹاؤں کے منتظر
لو — انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں،
دُور اُفق سے بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نمودار ہوا
اُٹھا — اُبھرا — پھیلا اور
کالی گھٹا کی صورت میں جھوم کر آگے بڑھا
آن کی آن میں آسمان پہ چھا گیا۔
لو بارش برسنے لگی
چھما چھم بُوندیں گرنے لگیں
ایک تار بندھ گیا

پَل بھر میں جل تھل ہوگیا
جدھر دیکھو۔ پانی ہی پانی
بچے خوشی سے بے خود ہوگئے
لنگوٹ کس کر مینہ میں قلابازیاں لگانے لگے
پرندے بھی پانی میں اُتر چھینٹے اڑانے لگے
مینڈک زور زور سے ٹرّانے لگے۔
مسرت کے ترانے گانے لگے
درختوں کے پتے دُھل گئے
شاخوں کا حسن نکھر آیا
ہر چیز پہ تازگی چھاگئی
عالم پہ ایک بہار آگئی
ساون کی گھنگھور گھٹاؤں کا سماں
اس موسم کی بہترین بہار ہے
پانی سے لدے بادل
مستی سے جھومتی کالی گھٹائیں
کالی گھٹا کو چیرتی سفید بگلوں کی قطاریں
پرندوں کی وجد آفریں ملہاریں
بادلوں کا رک رک چلنا
ہوا کے دوش پر کبھی گرنا کبھی اُبھرنا

کبھی بڑھنا ، کبھی رُکنا
کبھی ہلکی پھوار — کبھی موسلا دھار
گرجنا کم ، برسنا زیادہ
سبزے کا لہلہانا
کلیوں کا مسکرانا
بہتے جھرنوں کا شور
مستی میں ناچتے مور
طغیانیوں کا زور
دُھلی ہوائیں
نکھری فضائیں
سبزے کی نمو سے عقل دنگ
ہر طرف کیف کا رنگ
چرند ، پرند ، حیوان ، انسان ، سبھی مخمور ، مسرور
البتہ گدھ مجبور — جوں کی توں پژمردہ ۔ افسردہ ، سوکھی شاخ پہ بیٹھی سوچتی ۔ پر بھیگ گئے ، اُڑنا مشکل ، شکار پہ کیسے پہنچوں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۴۲۴۱﴾

ایک رِند سے پوچھا ۔ " اوئے تیری بھی کوئی آخری تمنا تھی " ؟

بولا " ہاں " ! ۔۔ " ذرا بتاؤ تو سہی وہ کیا تھی " ؟

" یہی کہ میری سرِ بازار چھترال ہوتی ، اور وہ دیکھتے ہوتے !

دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے ، ششدر رہ جاتے

اور میں خوشی کے مارے مرجاتا " !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

﴿۴۲۴۲﴾

کون سا وہ وار ہے جسے خاموشی کی ڈھال نہیں روک سکتی ؟

جس ہتھیار کے وار کو کوئی ڈھال نہیں روک سکتی ، خاموشی ہے !

خناس اور شیطان کے ہر وار کو خاموشی اور صرف خاموشی روک سکتی ہے ۔ دلیل نہیں !

خاموشی اگر تام ہو ۔۔ مخزن البرکات

ماشاء اللہ !!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

یاحیّ یاقیّوم

۴۲۴۳

گنہ گاروں کے لیے مژدۂ جاں فزا

عذابِ قبر سے بچانے کے بارے میں ایک تشنگی بجھانے والی حدیث آئی ہے جسے حضرت ابُو موسیٰ مدینیؒ اپنی کتاب "ترغیب و ترہیب" میں عذابِ قبر کی وضاحت کے لیے لائے ہیں۔

حضرت خرج بن فضالہ ہلال ابو جبلہؒ سے وہ سعید بن مسیبؒ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ کے ایک چبوترے پر جمع تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر فرمایا "کہ کل رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ ملک الموت اس کی رُوح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس پہنچے ہیں۔ لیکن ماں باپ کی اطاعت آ کر ملک الموت کو اس سے ہٹا دیتی ہے"

• ایک اُمتی کو دیکھا کہ شیطانوں نے اُسے بوکھلا رکھا ہے، لیکن ذکر اللہ آ کر تمام شیطان اس سے بھگا دیتا ہے"

ایک اُمتی کو دیکھا کہ اسے عذاب کے فرشتوں نے وحشی بنا رکھا ہے لیکن اس کی نماز آ کر اُسے ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیتی ہے"

"ایک اُمتی کو دیکھا کہ پیاس سے بیتاب ہے، جس حوض کے پاس جاتا ہے

دُھتکار دیا جاتا ہے اور بھگا دیا جاتا ہے لیکن رمضان المبارک کے روزے آکر اُسے خوب سیر ہو کر پانی پلاتے ہیں ۔"

"میں نے دیکھا انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں، اور ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ جس حلقے میں جاتا ہے دھکّے دے دے کر بھگا دیا جاتا ہے لیکن اُس کا غسلِ جنابت اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس لا کر بٹھا دیتا ہے ۔"

" ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کے چاروں طرف اور اُوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے وہ اس میں حیران و سراسیمہ ہے لیکن اس کا حج اور عمرہ آکر اسے اندھیرے سے نکال کر اُجالے میں پہنچا دیتا ہے ۔"

" ایک اُمتی کو دیکھا وہ آگ کے شعلوں اور انگاروں سے بچنا چاہ رہا ہے ۔ اتنے میں اس کا صدقہ آکر اس کے اور آگ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس کے سَر پر سایہ بھی کر لیتا ہے ۔"

" ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ مومنوں سے بات کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اس سے بات نہیں کرتا لیکن اس کی صلہ رحمی آکر کہتی ہے : مسلمانو! یہ صلہ رحمی میں پیش پیش رہتا تھا اس سے بولو چالو ۔ آخر مسلمان اس سے باتیں کرنے لگ جاتے ہیں اور مصافحہ بھی کرتے ہیں ۔"

" ایک اُمتی کو دیکھا کہ اسے جہنّم کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا ہے لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آکر اُسے ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیتا ہے اور رحمت کے فرشتوں میں داخل کر دیتا ہے ۔"

"ایک اُمتی کو دیکھا کہ دو زانو بیٹھا ہے اور اس کے اور اللہ کے درمیان پردہ حائل ہے لیکن اُس کا حُسنِ خلق آتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ کے پاس لے جاتا ہے۔"

"ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کا اعمال نامہ اس کی بائیں طرف جاتا ہے لیکن اس کے پاس خوفِ الٰہی آکر اعمالنامہ لے کر دائیں طرف رکھ دیتا ہے"

"ایک اُمتی کو دیکھا، اس کی تول ہلکی ہو گئی ہے لیکن اس کے پاس کمسن فوت ہونے والے بچّے آجاتے ہیں اور اس (کے تول) کا وزن بھاری کر دیتے ہیں۔"

"ایک اُمتی کو دیکھا کہ جہنّم کے کنارے کھڑا ہے لیکن اس کے پاس اُمید آجاتی ہے اور اسے وہاں سے ہٹا لیتی ہے اور وہ چلا جاتا ہے۔"

"ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ آگ میں گھر گیا ہے لیکن آنسو کا وہ قطرہ آتا ہے جو اللہ کے خوف سے گرا تھا اور اسے جہنّم سے نکال لیتا ہے"

"ایک اُمتی کو دیکھا کہ پلصراط پر کھڑا ہے اور اس طرح کانپ رہا ہے جیسے آندھی میں کھجور کا تنکا ہلتا ہے لیکن اس کا اللہ کے ساتھ حُسنِ ظن آکر اس کی کپکپاہٹ کو دُور کر دیتا ہے۔"

"ایک اُمتی کو دیکھا کہ پلصراط پر گھسٹ رہا ہے، کبھی گھسٹتا ہے کبھی لٹک جاتا ہے لیکن اس کی نماز آکر اسے اس کے پیروں پر کھڑا کر دیتی ہے اور اسے بچا لیتی ہے۔"

" اور ایک اُمتی کو دیکھا کہ جنّت کے دروازوں پہ پہنچ جاتا ہے مگر دروازے بند ہو جاتے ہیں لیکن کلمۂ توحید آ کر دروازے کھلوا کر اسے جنّت میں داخل کرا دیتا ہے "

حافظ ابو موسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعلیٰ درجے کی حسن ہے۔ اسے سعید بن مسیبؒ، عمر بن ذرؒ اور علی بن زیدؒ روایت کرتے ہیں۔ انہی جیسی حدیثوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ نبیوںؑ کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں لیکن یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پہ ہے۔۔۔ یہ خواب ان خوابوں کی طرح نہیں جو تعبیر کی رہین منّت ہوتے ہیں۔ مثلاً آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ یہ بھی دیکھا کہ گائے ذبح کی گئی۔ اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے یہ تعبیر لی کہ اُحد میں مسلمانوں کو شکست ہوگی۔

نیز آپ نے دیکھا کہ آپ عُتبہ بن رافعؓ کے گھر میں ہیں۔ اسی طرح سمرہ، علی اور ابو امامہ والی صحیح روایتوں میں آپ کے ایک طویل خواب کا بیان ہے جس میں برزخ میں عذاب دیے جانے والوں کی سزاؤں کا ذکر ہے۔

غرضیکہ اس قسم کے خواب تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں مگر اس خواب میں عذابوں کے ساتھ ان عملوں کا بھی بیان ہے جو صاحبِ عمل کو عذاب سے چھڑا دیتے ہیں۔

ہلال ابو جبلہؒ مدنی ہیں اور اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔

انہیں ابن ابی حاتمؒ نے ان کے باپؒ سے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حاکم ابو احمدؒ اور حاکم ابو عبداللہؒ نے ابو جبلہ کو مُسلم سے نقل کر کے بلا ھا کے ذکر کیا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابُو جبلہ سے فرج بن فضالہ بیان کرتے ہیں یہ درمیانہ درجہ کے راوی ہیں۔ نہ تو قوی ہیں نہ متروک، اور ان سے ابُو الخطیب بشر بن عبد الولید فقیہ بیان کرتے ہیں جن کے اچھے خیالات اور اچھی راہ تھی۔

میں نے شیخ الاسلامؒ سے اس حدیث کی عظمت سُنی۔ آپؒ نے فرمایا:—

سُنّت کے اُصول اسی کی گواہی دیتے ہیں۔ اور یہ بہترین حدیثوں میں سے ہے "

(کتاب الرّوح صفحہ ۱۰۷ - ۱۰۸)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۴۲۴
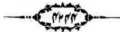
اقتباساتِ تذکرۂ ارم :

یہ کہہ کر

مرگ نے مرغزار پہ
ایک اچٹتی نظر ڈالی
ایک عجیب بے نیازی سے
اس کے سبزہ زار کو
بار بار دیکھا
جذبات نے انگڑائی لی
سینے میں تلاطم
وفورِ جذب سے بے خود
مستانہ وار آگے بڑھا
کبھی رکتا، کبھی بڑھتا
کبھی اِدھر دیکھتا کبھی اُدھر
خوشی کی امید میں
انجانے خوف کے ساتھ
دھڑکتے ہوئے دل ــــ
اور ــــ
بے قرار نگاہوں کے ساتھ
جسم کو جھنجھوڑا
مادری خصلت
جو مُدت مدید سے سو چکی تھی

فطری جذبات
جو ایک عرصے سے دب چکے تھے
دفعتہً جاگ اُٹھے
روایتی پھرتی ایک دم عود کر آئی
نس نس میں بجلیاں کوند اٹھیں
جسم کو جھنجھوڑا
ایک جست لگائی
چوکڑی بھری
کھلی ہواؤں نے
آزاد فضاؤں نے
اس کے استقبال کو
اپنی آغوش وا کر دی
اس کے نتھنے پھڑکنے لگے
دل کی دھڑکن اور تیز ہوئی
جسم میں بے پناہ قوت اُمڈ آئی
رُوح جھوم اٹھی ــــ اور
وہ گنگناتا ہوا ، دندناتا ہوا
کلانچیں بھرتا ــ اٹکھیلیاں کرتا
چھلانگیں لگاتا ، فاصلوں کو روندتا

اپنی ڈار کی تلاش میں
صحرا کی دھندلی ہواؤں، اور
وسیع وعریض فضاؤں میں
نظروں سے اوجھل ہوگیا

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْم

٤٢٤٥

رات ڈھلنے لگی
ستاروں کی آنکھیں بوجھل ہوگئیں
چاند کا چہرہ پھیکا پڑنے لگا
کہکشاں کا رنگ اڑنے لگا
محفلِ شب برہم ہونے لگی
تاریکی کے پردے چاک ہونے لگے
آمدِ صبح کا غلغلہ بلند ہوا
نقارے پر چوٹ پڑی
کتابِ کائنات کا باب بدلنے لگا
صحرا کی فضا میں ارتعاش ہوا
سناٹے کی کوکھ سے

نغمۂ زلیست کے سُر پھوٹنے لگے
فسُونِ شب ٹوٹنے لگا
نسیم محوِ خرام ہوئی
بُوئے گل کی پیامبر بنی
بُلبل مضطربانہ پہلو بدلنے لگی
والہانہ آگے بڑھی
پیامِ سحر سُنا
سینے سے لگایا ۔ اور
غُنچوں کو سُنانے لپکی
شبنم سے ان کا مُنہ دھلایا
حُسن کو نکھارا
گدگدایا
پیامِ سحر پا کر وہ مُسکرا دیے
کھل اُٹھے
سبزے نے انگڑائی لی
جُھوم جُھوم اُٹھا
لہلہانے لگا
پتے سرگوشیاں کرنے لگے
شاخیں سر دُھننے لگیں ۔

درخت وجد میں جھومنے لگے
دُور ___ اُفق سے
سپیدۂ سحر نے
تاریکی کے پردوں کو چیر کر
کرۂ ارض کو جھانکا
رات کا راج ختم ہوا
مرغ نے پروں کو پھڑپھڑایا اور
نمودِ سحر کا اعلان کیا
قمریاں حمد سرا ہوئیں
حق سرّہٗ کا ورد الاپنے لگیں
پرندوں نے پر پھڑپھڑائے
گھونسلوں سے باہر نکل آئے
شاخوں پر بیٹھ کر نغمے گانے لگے
چہچہانے لگے
ان کی رنگا رنگ چہچہاہٹ نے
خاموش جنگل کو
ایک پُر ترنم وادی بنا دیا
مسافر نے کروٹ لی
آنکھیں ملیں ___ اور

اُٹھ بیٹھا
درخت کے نیچے تازی تھا
اپنے سوار کو دیکھ کر ہنہنایا
سُم زمین پر پٹخے
گویا اس کا استقبال کیا
مسافر اس کی طرف لپکا
اسے چمکارا
تھپتھپایا
زین کسی
سوار ہوا
باگ تھامی
ایڑ لگائی
اور دریا کے کنارے چل پڑا
چلا جا رہا ہے
اور کہے جا رہا ہے
یہ دُنیا
اس کے دلفریب مناظر
دلچسپ مشاغل ـــــ اور
دلبستہ محافل

اس کی پرکیف ہوائیں
مخمور فضائیں
دلکش ادائیں
خوش کن صدائیں
لمحاتی
عارضی
فانی
ناپائیدار
چند روزہ
فریب و سراب
تعلق باللہ میں حائل و حجاب
جو ان میں اُلجھا
اُلجھ گیا
کٹ گیا
لُٹ گیا
برباد ہوا
نامراد ہوا
جو اس کے جادو سے بچ نکلا
بچ گیا۔

با مراد ہوا ۔ شاد ہوا
بلبل نے کہا ۔ مرحبا
چڑیاں بولیں ۔ تو نے سچ کہا
ہم تو کب سے چلّا رہی ہیں
کوئی سنتا ہی نہیں
لہروں نے سر ہلا ہلا کر تائید کی ۔ کہ
اے مسافر! تو نے جو کہا، حق ہے
خود ہمارے وجود کی فنا و بقا
اس کی گواہ ہے
بہتے پانی میں
کنارے پہ لگے درختوں کے
بنتے مٹتے عکس
برسوں سے
یہی کہانی دہرا رہے ہیں
اللہ تبارک و تعالیٰ ربّ السمٰوٰت والارض نے
اپنی ذاتِ اقدس کو
مخلوق کی نظروں سے
پاک پردوں میں
مستور فرمایا ہوا ہے

اِسی طرح
یہ حقیقت بھی محجوب ہے
ورنہ اگر کوئی
ازل و ابد کی چوٹی پہ کھڑے ہو کر
طائرانہ نظر ڈالے
تو اُس پہ یہ راز
پوری وضاحت سے منکشف ہو، کہ
اِس دنیائے دوں میں
کوئی کسی کا کچھ نہیں لگتا
نہ انگ نہ ساک
کائنات کے خالق و مالک نے
ارادت ازلی کے ماتحت
ہر شئے کو منظوم و مربوط — اور
محوِ عمل کیا ہوا ہے
بزمِ کونین کی نمائش و زیبائش کو
قائم و برقرار رکھنے کے لیے
"مطلب" پیدا فرمایا
اور "مطلب" ہی کے لیے اے جانِ من!
اپنی یہ کھیل رچائی ہوئی ہے

ہر کسی کو ہر کسی سے مطلب ہے
کوئی نہ کوئی ضرور ہے
البتہ مُردے سے نہیں
بندہ جب مر جاتا ہے
جُملہ علائق سے منقطع ہو جاتا ہے
اور کسی کو بھی اُس سے
کوئی مطلب باقی نہیں رہتا
جونہی بے مطلب ہوا
یہ کلمات سننے میں آتے ہیں :
" جلدی کرو ! اقربا کو خبر دو !
جو دُور ہیں ان کی انتظار مت کرو
پانی گرم کرو
غسّال کو بلاؤ
نہلاؤ، کفن پہناؤ
جلدی کرو، وقت جا رہا ہے
جنازہ پڑھاؤ، اور . . . . . "
اور پھر نہ پہنچنے والوں کا انتظار بھی نہیں کیا جاتا !
اُسے قبر میں دبا کے جلدی سے گھروں کو لوٹ آتے ہیں !
کیوں کہ اب اس سے کوئی مطلب نہیں رہ جاتا !

اب وہ کسی کام کا نہیں ہوتا
اگر ان کا کوئی کام اس کے ہاتھ ہوتا
اگر وہ ان کا کوئی بھی مطلب پورا کر سکتا
وہ اس سے یہ سلوک ہر گز نہ کرتے
کیسا سلوک؟ ___

___ یہی کہ اپنے محسن کو ایک بار گھر سے رخصت کر کے اُسے پھر بھول ہی گئے، کبھی بھول کر بھی یاد نہ کیا۔ اس کی محنت سے حاصل کی ہوئی دولت تو لے لی مگر کسی نے بیچارے کی سار تک نہ لی، کہ کس ابتلا میں مبتلا اور کس حال میں بے حال ہے!

سب کو پتہ ہے کہ مُردے کو خیرات کا ثواب پہنچتا ہے، مگر خیرات میں کیا دیا؟ ___ چنے کے دانوں پر ختم، ایک پرانا لحاف، موٹا کھیس اور پھٹا پرانا لباس دے کر یہ سمجھے، کہ اس کی ساری محنت، خدمت اور قربانی کا حق ادا کر دیا ___

ایسی طوطا چشم بے وفا، اہل و عیال کے فکر میں کھو کر اپنی راہ تک گم کر لی ___ جو سودا لینے آیا تھا، لیا ہی نہیں، جو سودا لیا، کسی بھی کام کا نہیں ___ ایسے سودے کی ایسی تیسی۔

گویا انتہائی حسرت و ندامت و خجالت سے کفِ افسوس ملتا ہوا، بکھرے بال، اُڑی رنگت اور اترا چہرہ لیے بازی ہار کر خالی ہاتھ واپس وطن لوٹا: فاعتبروا یا اولی الابصار۔ الحمد للحی الغیور فالله خیر الرازقین

۴۲۴۶

الا اُخبرکم ما الحسنات

اے ہمنشیں! کیا میں تجھے خبر نہ دوں کہ نیکی کیا ہے؟
ہر وہ چیز جو نافع الخلائق ہو، اور ضمیر تصدیق کرے، نیکی ہے۔

بہترین نیکی:
تیرا اللہ کی راہ میں نکلنا ہے — اگرچہ کتنی ہی قلیل مدت کے لیے ہو
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کسی بندے کا صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں جانا دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔"

نیز فرمایا:
"جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہو جائیں، انہیں دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔"

بیشک اللہ کی راہ میں اللہ کے دینِ اسلام کی تبلیغ کے لیے نکلنا...
ابھی یہ تذکرہ یہیں تک پہنچا تھا، بیان جاری تھا کہ ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا —

ایک انڈا جو کسی مرغی نے پروں کے نیچے سے نکال کر باہر پھینک دیا تھا، سڑ گیا تھا۔ وہاں سے اتنا قریب تھا کہ اس تک یہ آواز صاف پہنچ رہی تھی۔ اس گندے انڈے میں زندگی کلبلانے لگی

بچہ بن گیا۔ انڈا پھٹا۔ یکایک بچہ باہر نکل آیا اور پروں کو سوانے لگا
ماشاءاللہ! اللہ کی راہ کا تو بچہ سے کو کیا پتہ تھا، نہ ہی اسے یہ علم تھا کہ کہاں
جانا ہے اور کیا کرنا ہے، البتہ بازوؤں کو تیزی سے ہلانے لگا۔ پروں
کو پھڑپھڑانے لگا، اور بڑی بیتابی سے اِدھر اُدھر دوڑنے لگا جیسے کہ
اللہ کی راہ میں نکلنے کو بہت ہی بے چین ہے۔

سُن کر تے تھے، کہ تذکرہ ارم میں اتنی تاثیر ہے کہ اگر کوئی گندا انڈا
بھی اسے سُن لے، اس میں بچہ بن جائے ___ گویا کسی نے سچ کہا:

کلام جاری رکھتے ہوئے کہا ___ پس کیا حال ہوگا اس کا۔ جو دنیا و ما
فیہا کی ہر شے کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر اور واپس لوٹ کر دنیا میں آنے
کی ساری امیدیں توڑ کر اللہ کی راہ میں نکلا۔ یہ سُن کر انڈے سے نکلنے
والا بچہ آپے سے باہر ہوا ایک عجیب نشے میں سرشار ہو کر کسی نامعلوم
سمت میں اڑ گیا۔ پھر اس کا کسی کو پتہ نہ چلا کہ کہاں گیا۔ سفر ڈھونڈتا رہا۔
بہت کوشش کی کہ اس کا کہیں کھوج ملے، مگر نہ معلوم وہ فضا کی وسعتوں
میں کہاں کھو گیا۔ متلاشی تھک ہار کر بیٹھ رہے۔ وہ نظروں سے اوجھل ہوا
ڈھونڈنے والوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی۔ کوہ و دمن، دشت و صحرا۔ بحر و بر
کا چپہ چپہ چھان مارا۔ ملنا تو کجا اس کا سُراغ تک نہ ملا۔

ماشاءاللہ

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم

۴۲۴۷

اللہ کی راہ میں نکلنے سے کیا مراد ہے ؟ وضاحت کریں !
اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اللہ کی مخلوق تک پہنچانے کا اصطلاحی نام اللہ کی راہ میں نکلنا ہے۔

نہ ساز و سامان کا پابند، نہ اوقات کار میں محدود، نہ اجر و ثواب کا طالب نہ تحسین و نفرین سے متاثر، مصلے کی پشت پر ہو یا گھوڑے کی پشت پر، ہاتھ میں قلم ہو یا تلوار ؛
ہر کسی تک اس پیغام کو پہنچانے کے لیے جد و جہد کے میدان میں اتر نا ۔ گویا اللہ کی راہ میں نکلنا ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۲۴۸

مومن کی فراست ٭ ٭ اللہ کا نور
عزیمت ٭ ٭ ٭ جبل طور
استقامت ٭ ٭ ٭ غیر محصور
مومن کو کبھی کوئی دھوکا نہیں دے سکتا کبھی بھی نہیں !
اس کے عزم کی راہیں اللہ کی تجلی سے منور ۔ اور
اس کی استقامت پہاڑ کی طرح غیر متزلزل ہے ۔

وقتی طوفان
پہاڑ کی سطح کو گرد آلود تو کر سکتے ہیں
جُھکا نہیں سکتے!
اللہ کی رحمت کی بارش اس گرد کو دھو ڈالتی ہے، تو
پہاڑ کے حُسن میں اور نکھار آجاتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نور کا دریا پیدا فرمایا ہے، جس کے اِرد گِرد نورانی ملائکہ نور کے پہاڑ پر اپنے ہاتھوں میں نور کے مٹکے لیے یہ تسبیح بیان کرتے ہیں۔

سُبحَانَ ذِی المُلکِ وَالمَلَکُوتِ ط سُبحَانَ
پاک ہے ملک اور ملکوت والی ذات پاک ہے
ذِی العِزَّۃِ وَالجَبَرُوتِ ط سُبحَانَ الحَیِّ
عزت اور جبروت والی ذات پاک ہے وہ ذات
الَّذِی لَا یَمُوتُ ط سَبُّوحٌ قُدُّوسٌ
جو زندہ ہے جسے موت نہیں وہ سبوح ہے پاک ہے
رَبُّ المَلٰئِکَۃِ وَالرُّوحِ ط
پروردگار ہے ملائکہ اور روح کا۔

پس جس شخص نے روزانہ ایک بار یا مہینے میں ایک بار، یا سال میں ایک بار یا ساری عمر میں ایک بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ خواہ سمندر کے جھاگ یا وسیع میدان کی ریت کے برابر ہوں۔ خواہ وہ شخص جہاد سے بھاگ آنے کا مجرم ہو۔

(دیلمی / کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ شمار ۳۸۵۲ / کتاب العمل بالسنة المعروف ترتیب شریف جلد چہارم ص ۱۱۹-۱۱۸)

حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر روز ایک مرتبہ پڑھا:۔

سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ ط سُبْحَانَ الْحَيِّ

پاک ہے اللہ　قائم　ہمیشگی والا　پاک　وہ جو　حی　و

الْقَيُّوْمِ ط سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ ط

قیوم ہے　پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے اس کے لیے موت نہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ط سُبُّوْحٌ

پاک ہے اللہ　عظیم عظمت والا　اور اسی کی تعریف ہے　وہ سبوح ہے

قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط سُبْحَانَ

قدوس ہے　پروردگار ہے ملائکہ اور روح کا　پاک ہے

الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى ط

بلند تر ذات　پاکی اور بلندی اسی کے لیے ہے

تو وہ شخص موت سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا یا کسی اور کو دکھایا جائیگا۔ (کنز العمال جلد اوّل ص ۲۰۵ شمار ۳۸۹۸ / ترتیب شریف جلد چہارم ص ۱۲۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِہٖ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے کہ جس کی عظمت کے آگے ہر چیز عاجز ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِہٖ

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس کی عزت کے سامنے سب چیزیں ذلیل ہیں

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِہٖ

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس کی حکومت کے سامنے ہر شے جھکی ہوئی ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِہٖ

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے مطیع کر رکھا ہے۔

اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز (رحمت و بخشش) طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکی لکھتے ہیں، اور اس کے ہزار درجے بلند کرتے ہیں۔ اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت تک استغفار طلب کرنے کے لیے مقرر فرما دیتے ہیں۔
(ترتیب شریف جلد چہارم صد ۱۲۲ / طبرانی فی الکبیر / ابن عساکر رحمہ / کنز العمال جلد اوّل، صد ۲۰۵ شمار ۳۸۹۱)

امروز سعید و مسعود یک شنبہ ۱۰ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۳ھ

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
المهاجر الی اللہ و المتوکل علی اللہ العظیم